پاکستان میں
اردو کے ترقیاتی ادارے

مُرتبہ

پروفیسر ایوب صابر

مقتدرہ قومی زبان ۰ اسلام آباد

۱۹۸۵ء

پاکِستان میں اُردو کے ترقیاتی ادارے

سلسلہ مطبوعات :
مقتدرہ : ۴۰
دارالتصنیف : ۲۱

○

طبع اول : ستمبر ۱۹۸۵ء

تعداد : ایک ہزار

قیمت : مجلد : ۸۰ روپے
غیر مجلد : ۶۵ روپے

طابع : ایس - ایم اظہر رضوی
اظہر سنز پرنٹرز ،
۱۰۸ - لٹن روڈ ، لاہور

ناشر : ڈاکٹر وحید قریشی
(صدر نشین)
مقتدرہ قومی زبان
مکان نمبر ۱۰ ، گلی نمبر ۳۲ ،
سیکٹر ایف ۸/۱ ،
اسلام آباد -

○

پاکستان میں
اردو کے ترقیاتی ادارے

مرتبہ

پروفیسر ایوب صابر

مقتدرہ قومی زبان ◎ اسلام آباد

۱۹۸۵ء

عرضِ ناشر

مقتدرہ کے متفرق منصوبوں میں شامل ہے کہ قومی زبان کے مختلف امور کا تحقیقی جائزہ لیا جائے کہ اردو کی ترقی اور ترویج میں مختلف اداروں ، انجمنوں اور سوسائٹیوں نے کیا کردار ادا کیا ہے ؟ پاکستان بھر میں ان کی تعداد کیا ہے اور ان کی ہیئت ترکیبی کیا ہے ؟ پاکستان کے ایسے اداروں کا ایک جائزہ پیش کیا جا رہا ہے ، جو علم ، تحقیق ، ترجمے اور ادب کے میدان میں کسی نہ کسی طرح اردو کی خدمت کر رہے ہیں - اس میں اردو کی عمومی ، ادبی ، علمی اور ثقافتی انجمنوں کو شامل نہیں کیا گیا - جنھیں انشاء اللہ علیحدہ کتاب کی صورت میں پیش کیا جائے گا -

---

اظہارِ تشکر

کتاب کے لیے جہاں متعدد اداروں سے مراسلت کے ذریعے معلومات حاصل کی گئیں، وہاں بعض اداروں سے مستند معلومات جا کر بھی حاصل کی گئیں۔ بعض اداروں کے بارے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی اور پروفیسر صابر کلوروی نے لوازمہ فراہم کیا۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے متعلق معلومات پروفیسر رحیم بخش شاہین نے مہیا کیں۔ پروفیسر امین الدین فیصل آباد گئے اور زرعی یونیورسٹی پر کچھ مطبوعہ مواد لے آئے۔ مقتدرہ قومی زبان کے عطش درانی صاحب مسلسل تعاون کرتے رہے۔ سب سے بڑھ کر جناب ڈاکٹر وحید قریشی کی حوصلہ افزائی، شفقت اور رہنمائی اس کتاب کی تکمیل کا باعث بنی۔ میں ان سب احباب کا شکر گزار ہوں۔

۲۳ جون ۱۹۸۵ء

ایوب صابر
۲۰۳ کیہال، ایبٹ آباد

رہنمائے ادارہ جات

(اداروں کے موجودہ سربراہ ، ان کے پتے اور ٹیلیفون نمبر)

اسلام آباد

۱ ۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی ، ڈائریکٹر جنرل : ڈاکٹر شیر محمد زمان ، شاہ فیصل مسجد پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵ ، اسلام آباد ۔ فون : ۸۵۰۷۵۱ - ۵ ۔

۲ ۔ ادارہ ثقافتِ پاکستان ، ڈائریکٹر جنرل : ڈاکٹر خالد سعید بٹ ، مکان نمبر ۴ ، گلی نمبر ۱۱ ، ایف ۷/۲ ، اسلام آباد ۔ فون : ۸۲۲۹۳۲ ۔

۳ ۔ اسلامی نظریاتی کونسل ، چیئرمین : ۔ ۔ ۔ ، سیکرٹری : محمد سمیع اللہ ، ۱۲ ۔ بازار روڈ، جی ۶/۴ اسلام آباد ۔ فون : ۸۲۰۸۶۹/۸۲۷۰۳۴/ ۸۲۶۴۵۵ ۔

۴ ۔ اکادمی ادبیاتِ پاکستان، چیئرمین : ڈاکٹر شفیق الرحمان ، ڈائریکٹر جنرل : غلام ربانی آگرو، ۳۶ سکول روڈ، ایف ۸/۴ ، اسلام آباد ۔ چیئرمین : ۸۵۲۴۹۷ ، ڈائریکٹر جنرل : ۸۵۲۵۱۶ ۔

۵ ۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز ، چیئرمین : پروفیسر خورشید احمد ، مکان نمبر ۳ ، گلی نمبر ۵۶ ۔ شالیمار ۶/۴ ، اسلام آباد ۔ فون : ۸۲۴۹۳۰ ۔

۶ ۔ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی ، وائس چانسلر : ڈاکٹر جی ۔ اے الانہ ، اسلام آباد ۔ فون ۷۵ - ۸۵۴۳۷۱ ۔

۷ - قومی ادارہ برائے تاریخی وثقافتی تحقیق، ڈائریکٹر: ڈاکٹر وحید الزمان، مکان نمبر ٦ ، گلی نمبر ٣١ - ایف ٨/١ ، اسلام آباد - فون : ٨٥١٨٢٥ - ٨٥١٥١٦ -

٨ - قومی طبی کونسل ، رجسٹرار : محمد دین خان ، مکان نمبر ٣٦ ، بازار روڈ ، جی ٦/٣ بالمقابل کورڈ مارکیٹ ، اسلام آباد - فون :

٩ - قومی ہجری کونسل ، چیئرمین : اے کے بروہی، سیکرٹری : ڈاکٹر معزالدین - ٢٠ مسجد روڈ ، ایف ٦/٣ ، اسلام آباد - فون : ٨٢٩٢٨١ - ٨١٢٦٣٩ -

١٠ - مرکز تحقیقات فارسی ، مدیر : ڈاکٹر اکبر ثبوت ، مکان نمبر ٢٥، گلی نمبر ٢٧ ، ایف ٦/٢ ، اسلام آباد - فون : ٨٢٠٨٨٠ -

١١ - مقتدرہ قومی زبان ، صدر نشین : ڈاکٹر وحید قریشی ، مکان نمبر ١٠، گلی نمبر ٣٢ ، ایف ٨/١ ، اسلام آباد - فون : ٨٥٣٣٨٢/٨٥١٣٧٧ ٨٥٢٢٢٢ -

١٢ - نیشنل بک فاؤنڈیشن ، مینیجنگ ڈائریکٹر : محمد محسن ، مکان نمبر ١ ، گلی نمبر ٨٥ ، اتاترک اوینو ، جی ٦/٣ ، اسلام آباد - فون : ٧ - ٢٦٠٠٦ -

١٣ - نیشنل بک کونسل پاکستان ، حفیظ اختر (عارضی چارج) ١٣ ، المرکز ، ایف ٨ ، اسلام آباد - فون : ٨٥٣٥٨١ -

بہاولپور

١ - اردو اکیڈمی بہاولپور ، معتمد عمومی ، سید مسعود حسن شہاب ، ٣٣ - سی ، ماڈل ٹاؤن اے ، بہاولپور ، فون : ٢٣٨١ -

پشاور

١ - اباسین آرٹس کونسل ، ڈائریکٹر : قاضی غلام سرور ، سیکرٹری محسن احسان ، نزد عجائب گھر پشاور صدر - فون : ٧٣٣٣١ -

۲ - ادارہ مصنفین پاکستان ، جنرل سیکرٹری : سید رسول رسا ، پوسٹ بکس نمبر ۶۹۷ ، صدر روڈ ، پشاور چھاؤنی ، فون :

۳ - پشتو اکیڈمی ، ڈائریکٹر : پروفیسر محمد نواز طائر - پشاور یونیورسٹی کیمپس ، پشاور ، فون : ۴۱۰۰۹ -

حیدر آباد

۱ - ادارہ سندھیات ، ڈائریکٹر : مہتاب راشدی ، سندھ یونیورسٹی ، جام شورو ، سندھ - فون : ۲۷۱۱۷ -

۲ - سندھی ادبی بورڈ ، صدر : علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی ، سیکرٹری : محمد حسین ترک ، پوسٹ بکس نمبر ۱۲ ، حیدر آباد سندھ - فون : ۷۱۱۷۶ -

۳ - شاہ ولی اللہ اکیڈمی ، علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی ، فون :

فیصل آباد

۱ - زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ، وائس چانسلر : ایم ممتاز علی ، زرعی یونیورسٹی ، فیصل آباد - فون : ۲۳۲۶۴ -

کراچی

۱ - آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس، سیکرٹری : سید الطاف علی بریلوی، نزد سرسید گرلز کالج ، ناظم آباد ، کراچی - فون : ۶۱۱۱۹۶ -

۲ - انجمن ترقی اردو پاکستان ، صدر : قدرت اللہ شہاب ، سیکرٹری : جمیل الدین عالی ، بابائے اردو روڈ کراچی ۱ - فون : ۲۱۷۱۳۷ -

۳ - ادارہ یادگارِ غالب ، صدر : بیگم مجید ملک ، معتمدِ عمومی مختار زمن ، پوسٹ بکس ۲۲۶۸ ، ناظم آباد کراچی ۱۸ - فون :

۴ - اردو لغت بورڈ ، صدر نشین : محمد اظفر ، مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر فرمان فتحپوری ، ایس ٹی ۱۸ - اے ، گلشنِ اقبال ، آف یونیورسٹی روڈ کراچی ، فون : ۴۶۸۸۸۷/۴۶۶۶۸۷ -

۵ - بہادر یار جنگ اکادمی ، معتمد اعزازی : محمد وحید الدین خان ، ۶۴ اے ، سراج الدولہ روڈ ، بہادر آباد ، کراچی ۵ - فون : ۴۱۹۵۰۶ -

۶ - پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی ، معتمد عمومی : ڈاکٹر معین الحق ، ۳۰ - ڈاکٹر معین الحق روڈ ، نیو کراچی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی - فون : ۴۱۰۸۴۷ -

۷ - سائنٹفک سوسائٹی پاکستان ، معتمدِ عمومی : میجر آفتاب حسن ، کراچی یونیورسٹی کیمپس کراچی ۳۲ ، فون : ۴۶۳۱۴۴/ ۴۶۰۷۴۹ -

۸ - شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ ، جامعہ کراچی ، ناظم : طارق محمود ، جامعہ کراچی - فون : ۹۸-۴۱۹۲۹۱ -

۹ - قائد اعظم اکادمی ، ڈائریکٹر : پروفیسر شریف المجاہد ، ۲۹۷ ایم اے جناح روڈ ، کراچی ۵ - فون : ۷۱۸۱۸۳/۵۱۲۴۲۲ -

۱۰ - وفاق گورنمنٹ اردو سائنس کالج ، پرنسپل : پروفیسر ہارون الرشید نجمی ، شاہراہِ جامعہ کراچی - فون : ۴۶۶۲۰۴ -

۱۱ - وفاق گورنمنٹ اردو کالج ، پرنسپل : پروفیسر محمد خلیل اللہ ، بابائے اردو روڈ کراچی ۱ - فون : ۲۱۷۰۷۴/۲۱۰۲۶۴ -

۱۲ - ہمدرد فاؤنڈیشن ، صدر : حکیم محمد سعید ، ہمدرد مرکز ، ناظم آباد کراچی ۵ - فون : ۵-۶۱۶۰۰۱ -

کوئٹہ

۱ - بلوچی اکیڈمی ، جنرل سیکرٹری : گلزار خان مری ، پٹیل روڈ ، کوئٹہ - فون : ۷۳۰۶۵ -

لاہور

۱ - ادارہ تالیف و ترجمہ جامعہ پنجاب ، ناظم : ڈاکٹر سید عبداللہ ، اولڈ کیمپس پنجاب یونیورسٹی لاہور - فون : ۵۴۳۵۴ -

۲ - ادارہ تعلیم و تحقیق جامعہ پنجاب، ڈائریکٹر: ڈاکٹر منیرالدین چغتائی، نیو کیمپس جامعہ پنجاب ، لاہور - فون : ۸۵۴۳۶۸ -

۳ - ادارہ تعلیمی تحقیق ، ڈائریکٹر : نصیر الدین ہمایوں ، ۸ اے ، ذیلدار پارک ، اچھرہ ، لاہور - فون : ۴۱۱۰۸۹ -

۴ - ادارہ ثقافتِ اسلامیہ ، اکیڈمک ڈائریکٹر : سراج منیر ، سیکرٹری : ملک فیض بخش ، کلب روڈ لاہور - فون : ۵۳۹۰۸ -

۵ - ادارہ معارفِ اسلامی - ڈائریکٹر : خلیل احمد حامدی ، منصورہ ، ملتان روڈ ، لاہور - فون : ۳۳-۳۲-۴۳۰ -

۶ - اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ ، مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر سید عبداللہ ، اولڈ یونیورسٹی کیمپس لاہور - فون : ۵۳۳۵۳ -

۷ - اردو سائنس بورڈ ، ڈائریکٹر جنرل : اشفاق احمد ، ۲۹۹ اپر مال روڈ، لاہور - فون : ۸۲۲۹۱۹/۸۸۱۰۶۷ -

۸ - اقبال اکادمی پاکستان ، ڈائریکٹر : پروفیسر مرزا محمد منور ، ۱۱۶ میکلوڈ روڈ ، لاہور - فون : ۵۷۲۱۴ -

۹ - انجمن حمایتِ اسلام ، صدر : میاں امیرالدین ، ریلوے روڈ ، لاہور - فون : ۶۷۷۹۵ -

۱۰ - بزمِ اقبال لاہور ، معتمدِ اعزازی ، احمد ندیم قاسمی ، کلب روڈ ، لاہور - فون : ۵۴۹۹۵ -

۱۱ - پنجاب آرٹس کونسل ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر : بیگم شہناز ارشد ، ۱۷ ڈیورنڈ روڈ ، لاہور - فون : ۳۰۳۷۷۹ -

۱۲ - پنجابی ادبی اکیڈمی ، صدر : ڈاکٹر محمد باقر ، ۱۳ جی ماڈل ٹاؤن ، لاہور ۱۴ - فون : ۸۵۰۶۰۸ -

۱۳ - ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان ، ڈائریکٹر: ڈاکٹر عبدالشکور احسن ، کلب روڈ ، لاہور - فون : ۶۵۹۰۷ -

۱۴ - علماء اکیڈمی ، قائم مقام ڈائریکٹر : شیخ سعید اقبال شامی ، حضوری باغ نزد بادشاہی مسجد ، لاہور - فون : ۵۵۸۳۵ -

۱۵ - مجلسِ ترقی ادب ، ناظم : احمد ندیم قاسمی ، کلب روڈ ، لاہور - فون : ۶۳۲۶۲/۵۳۹۹۵ -

۱۶ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی ، معتمد : ڈاکٹر سید عبداللہ ، اردو نگر ، ملتان روڈ لاہور - فون : ۶۵۳۷۹/۵۳۳۵۳ -

---

ترتیب

صفحہ

باب اول

ترقی اردو کے بنیادی ادارے

صفحہ

باب دوم

ترقی اردو کے بعض اہم ادارے

صفحہ

باب سوم

ترقی اردو کے بعض متفرق ادارے

باب چہارم

صوبائی/ریاستی حکومتیں ، وفاقی وزارتیں اور ڈویژن

صفحہ

باب اول

ترقی اردو کے بنیادی ادارے

۱ - انجمن ترقی اردو : پاکستان

اردو سے عربی فارسی الفاظ نکال کر اسے ناگری رسم الخط میں لکھا گیا تو موجودہ ہندی وجود میں آئی جو بھارت کی قومی زبان ہے - ۱۸۷۱ء میں انگریزوں نے بہار میں ہندی نافذ کی - اس سے پہلے بنگالی کے لیے ناگری رسم الخط اختیار کیا جا چکا تھا - مسلمانوں کو تشویش لاحق ہوئی - سر سید احمد خان نے ۱۸۷۳ء میں الہ آباد میں جلسہ کیا اور مرکزی مجلس تحفظ اردو قائم کی - مسلمانوں کی مزاحمت کے باعث ناگری رسم الخط کی مزید ترویج کچھ مؤخر ہو گئی لیکن سر سید کے انتقال کے دو برس بعد صوبہ متحدہ کے گورنر میکڈونلڈ نے عدالتوں میں اردو کے ساتھ ساتھ ہندی کو بھی نافذ کر دیا - نواب محسن الملک نے جو علی گڑھ کالج کے سیکرٹری تھے مجلس تحفظ اردو کے ذریعے زبردست مزاحمت کی اور ان کی تحریک پورے صوبہ میں پھیل گئی - گورنر علی گڑھ پہنچا اور دھمکی دی کہ اگر کالج کے سیکرٹری نے اپنی تحریک جاری رکھی تو کالج کی سرکاری امداد بند کر دی جائے گی - کالج کو بچانے کے لیے محسن الملک تحفظِ اردو کی مہم سے دست بردار ہو گئے - لیکن زبان کا مسئلہ بھی اہم تھا - چنانچہ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا شعبہ علمیہ قائم کیا گیا اور اس کا نام ''انجمن ترقی اردو'' رکھا گیا - ہندی کی ترویج کو روکنا مسلمانوں کے بس سے باہر تھا ، البتہ اردو زبان و ادب کی ترقی و فروغ کو انھوں نے اپنا مقصد اور نصب العین بنا لیا -

۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۱ء تک مولانا شبلی نعمانی ، مولانا حبیب الرحمان خان شیروانی اور مولوی عزیز مرزا یکے بعد دیگرے انجمن کے سیکرٹری مقرر ہوئے - اس دوران صرف سات کتابیں شائع ہوئیں اور کوئی بڑا کام نہ ہو سکا - ۱۹۱۲ء میں مولوی عبدالحق کو انجمن کا سیکرٹری بنایا گیا - وہ انجمن کو علی گڑھ سے حیدر آباد لے گئے - ریاست حیدر آباد

مسلم تہذیب کا گڑھ تھی ۔ دفاتر کی زبان اردو تھی ۔ جامعہ عثمانیہ بنی تو تمام علوم و فنون کے لیے ذریعہ تعلیم کے طور پر اردو ہی کو اختیار کیا گیا ۔ نصابی ضرورتیں پوری کرنے کے لیے تصنیف و تالیف و ترجمہ کا کام بڑے پیمانے پر ہوا ۔ یہ کام انجمن ترقی اردو نے سر انجام دیا ۔ کانفرنس سے انجمن کا روایتی تعلق کمزور ہوتا گیا اور انجمن ترقی اردو نے اب ایک خود مختار اور بڑے ادارے کی حیثیت اختیار کر لی ۔ عطیات اور کتابوں کی فروخت سے آمدنی بھی بڑھتی گئی اور عظیم تر منصوبوں پر کام ہونے لگا ۔

انجمن ترقی اردو کے لیے ریاست حیدر آباد کا ماحول اور تو ہر لحاظ سے مناسب تھا لیکن ملکی اہمیت کی انجمن مرکز سے دور تھی ۔ نئے سیاسی حالات کا تقاضہ یہی تھا کہ انجمن کا صدر دفتر دہلی میں ہو چنانچہ ۱۹۳۸ء میں انجمن اورنگ آباد سے دہلی منتقل ہو گئی ۔ دہلی کے دس سالہ قیام کے دوران انجمن کو ایک نئے محاذ پر مقابلہ کرنا پڑا ۔ ۱۹۳۶ء میں ناگ پور میں ''ہندی ساہتیہ سمیلن'' کے زیر اہتمام ہندوستان بھر کی زبانوں کا ادبی اجتماع منعقد ہوا تھا ۔ اس اجتماع میں گاندھی نے پہلی مرتبہ ''ہندوستانی '' کے بجائے ''ہندی ہندوستانی'' کی اصطلاح استعمال کی ۔ مولوی عبدالحق اس اجلاس میں شریک تھے ۔ ان کے بقول جب گاندھی سے کہا گیا کہ نیشنل کانگریس کی قرارداد میں صرف ''ہندوستانی'' کو ملک کی زبان تجویز کیا گیا ہے جو ناگری یا فارسی کسی خط میں بھی تحریر کی جائے تو کہنے لگے ''وہ ریزولیشن میں نے ہی بنایا تھا'' اور جب کہا گیا کہ اس وقت ''ہندوستانی'' کے معنی کسی نے یہ نہیں سمجھے تھے ۔ جواب دیا کہ اب میں نے بتا دیے ۔ اب سمجھ لیجیے[1] ۔ ۱۹۳۷ء میں کانگرسی وزارتیں قائم ہوئیں تو گاندھی نے واردھا سکیم کا منصوبہ پیش کیا اور صوبہ متوسط میں ''ودیا مندر سکیم'' شروع کی گئی جس کے تحت صرف ہندی کی تدریس مقصود تھی ۔ مولوی عبدالحق نے اردو کے تحفظ اور بقا کے لیے انتھک جدوجہد کی لیکن ۱۹۲۹ء تک اس سکیم پر عمل ہوتا رہا تا آنکہ کانگرسی وزارتیں ٹوٹ گئیں ۔

---

۱ ۔ پنجاہ سالہ تاریخ انجمن ترقی اردو مرتبہ سید ہاشمی فرید آبادی : ص ۶۲ ۔

ہندوؤں نے طے کر لیا تھا کہ آزاد ہندوستان کی قومی زبان صرف ہندی ہوگی ۔ ان کی تمام دراز دستیوں کا واحد علاج پاکستان کا قیام تھا ۔ چنانچہ جب تحریک پاکستان نے زور پکڑا تو گاندی جی نے ہندی کے بجائے ''ہندوستانی'' کا پرچار شروع کر دیا ۔ لیکن در پردہ ہندی کی حمایت جاری رکھی ۔

آزادی کے بعد ہندوؤں نے انجمن ترقی اردو کے دفتر پر حملہ کیا اور تباہی مچا دی ۔ مولوی عبدالحق دہلی سے باہر تھے اس لیے بچ گئے ۔ انجمن کی عمارت پر بھارت انشورنس کمپنی نے قبضہ جما لیا اور بھارتی حکومت نے دفتر سر بمہر کر دیا ۔ علی گڑھ سے انجمن کا اثاثہ ایک صندوق میں اورنگ آباد منتقل ہوا تھا ۔ اورنگ آباد سے بیسیوں صندوقوں میں انجمن کی کتابیں اور مولوی عبدالحق کا ذاتی کتب خانہ دہلی میں منتقل ہوا تھا لیکن آزادی کے بعد مولوی عبدالحق خالی ہاتھ پاکستان پہنچے ۔

کراچی پاکستان کا پہلا دارالحکومت تھا چنانچہ انجمن ترقی اردو کا مرکزی دفتر کراچی ہی میں قائم کیا گیا ۔ مولوی عبدالحق بدستور سیکرٹری رہے ۔ صدارت کے عہدے پر شیخ عبدالقادر فائز ہوئے ۔ ان کی وفات کے بعد صدارت کے فرائض بھی مولوی عبدالحق کے سپرد کیے گئے ۔ بابائے اردو ۱۹۶۱ء میں فوت ہوئے ۔ ان کی رحلت کے بعد مغربی پاکستان کے سابق گورنر اختر حسین انجمن کے صدر اور جمیل الدین عالی سیکرٹری مقرر ہوئے ۔ جناب اختر حسین کی رحلت کے بعد ۱۹۸۳ء سے قدرت اللہ شہاب انجمن کے صدر ہیں ۔

آج پاکستان میں اردو زبان و ادب کی ترقی اور اردو کے نفاذ کے لیے متعدد اہم ادارے سرگرم ہیں اور انجمن ترقی اردو کو قافلہ سالار کی حیثیت حاصل نہیں ہے لیکن یہ حیثیت اسے نصف صدی تک حاصل رہی ۔ اردو کی بقا ، تحفظ ، ترقی ، فروغ اور نفاذ کے سبھی پہلو انجمن کے پیش نظر رہے اور جس کام کو متعدد ادارے اب آگے بڑھا رہے ہیں وہ تنہا انجمن سر انجام دیتی رہی ۔ انجمن نے قدیم اردو ادب کی تلاش ، اس کی محققانہ تدوین اور اشاعت سے اردو زبان کی عمر میں صدیوں

کا اضافہ کیا ۔ اردو قواعد اور لغات پر بنیادی کام کیا ۔ فلکیات ، جغرافیہ عمرانیات ، طبیعیات ، کیمیا اور بنکاری کی علمی اصطلاحات شائع کیں ۔ فرہنگ اصطلاحات پیشہ وراں آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی ۔ اردو کی لسانی تاریخ پر کام ہوا ۔ عالمی ادب ، علاقائی ادب اور جملہ علوم و فنون کے تراجم انجمن کا عظیم کارنامہ ہے ۔ متعدد جلدوں میں ''قاموس الکتب'' کی ترتیب و اشاعت انجمن کا ایک اور عظیم کارنامہ ہے ۔ یہ کام ابھی جاری ہے ۔ تنقید ، تاریخ ، عمرانیات ، جدید سائنس و فلسفہ ، معاشیات ، تعلیم ، مذہب ، قانون اور ادبیات عالیہ کے سلسلے میں انجمن کی تصنیفات ، تالیفات نے اردو زبان کو باثروت بنا دیا ۔ انجمن نے دارالمطالعے ، کتب خانے اور تدریسی ادارے قائم کیے ۔ انجمن کا کتب خانہ خاص تیس ہزار کتابوں ، چالیس ہزار رسائل اور تین ہزار مخطوطات پر مشتمل ہے[1] ۔ یہ کتب خانہ تحقیقی مقاصد کے لیے ہے ۔ کتب خانہ عام میں بارہ ہزار کتابیں ہیں ۔ انجمن کی معیاری مطبوعات کی تعداد ساڑھے چار سو سے اوپر ہے[2] ۔

متعدد معیاری رسائل کا اجرا انجمن ترقی اردو کا ایک اور اہم کارنامہ ہے ۔ سہ ماہی اردو ۱۹۲۱ء میں اورنگ آباد سے جاری ہوا ۔ دہلی میں بھی شائع ہوتا رہا اور اب کراچی سے شائع ہو رہا ہے ۔ زبان اور ادب پر اس رسالے میں مستند اور وقیع مضامین شائع ہوتے ہیں ۔ سہ ماہی سائنس اورنگ آباد ، دہلی اور حیدر آباد سے شائع ہوتا رہا ۔ ۱۹۵۲ء سے ۱۹۵۵ء تک کراچی سے شائع ہوا اور پھر بند ہو گیا ۔ اسی طرح سہ ماہی ''تاریخ و سیاست'' اور ''معاشیات'' کئی برسوں تک جاری رہ کر بند ہو گئے ۔ پندرہ روزہ ''ہماری زبان'' دہلی سے جاری کیا گیا تھا ۔ وہ اب بھی دہلی سے شائع ہوتا ہے ۔ اس کی جگہ کراچی سے ہفت روزہ ''قومی زبان'' جاری ہوا ۔ بعد میں یہ رسالہ پندرہ روزہ اور پھر ماہانہ ہو گیا ۔ یہ رسالہ پہلے اردو زبان کا خبر نامہ تھا اب بلند پایہ علمی ، ادبی ، تنقیدی اور تحقیقی جریدہ ہے ۔ اس میں جملہ علوم و فنون پر موضوع وار اشاریہ بھی مدت سے شائع ہو رہا ہے ۔

---

۱ ۔ ماہنامہ اخبار اردو اکتوبر ۱۹۸۳ء : ص ۹ ۔

۲ ۔ فہرست مطبوعات ضمیمہ نمبر ۱ میں ملاحظہ کیجیے ۔

۲ - اردو دائرہ معارف اسلامیہ

اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب کا ایک عظیم علمی کارنامہ ہے - ڈاکٹر مولوی محمد شفیع نے ۱۹۴۰ء میں ، جب وہ اورینٹل کالج کے پرنسپل تھے ، دائرہ معارف اسلامی کی تدوین کا خیال ظاہر کیا تھا - لیکن اسلامی تاریخ ، فنون ، سوانح ، ادب ، مذہب اور علوم سے متعلق اتنا بڑا منصوبہ شاید قیام پاکستان کا منتظر تھا - ۱۹۴۸ء میں جب ڈاکٹر عمر حیات ملک پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر تھے ، دائرہ معارف اسلامیہ کی تجویز منظور ہو گئی - اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک مجلس قائم کی گئی جس کے صدر ڈاکٹر عمر حیات ملک اور کنویز ڈاکٹر سید عبداللہ تھے - ان کے علاوہ مجلس میں ۲۴ ارکان تھے - جسٹس ایس اے رحمان ، میاں شبیر احمد ، مولوی محمد شفیع ، ڈاکٹر محمد دین تاثیر ، ڈاکٹر مولوی عبدالحق ، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم ، ڈاکٹر رضی الدین صدیقی اور سر شیخ عبدالقادر جیسے مشاہیر مجلس میں شامل تھے -

اس مجلس نے منصوبے کا ہر پہلو سے جائزہ لیا - دنیا کے ممتاز ماہرین سے صلاح مشورہ بھی کیا - بالآخر طے کیا گیا کہ لائیڈن والے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کا ترمیم و اضافہ کے ساتھ ترجمہ کیا جائے - ترکی میں دائرہ معارف لکھنے والے مدیروں نے یہی طریقہ اختیار کیا تھا - مصر میں عربی انسائیکلوپیڈیا مرتب کرنے والے بھی اسی اصول پر عمل پیرا تھے -

لائیڈن ہالینڈ کا علمی مرکز ہے - انسائکلوپیڈیا آف اسلام نامور مستشرقین کی ایک بڑی جماعت نے ۳۰ برس کی کاوشوں سے مکمل کیا - اسے انگریزی کے علاوہ فرانسیسی اور جرمن میں بھی شائع کیا گیا - اسلامی علوم و ثقافت کے سلسلے میں یہ انسائیکلو پیڈیا حوالے کی تمام دوسری مغربی کتابوں سے بہتر ہے - چونکہ یہ عظیم کتاب مغربی

علم و فضل کی پیداوار ہے اس لیے اس میں مغربی نظریات کی جھلک قدرتی سی بات ہے۔ چنانچہ مجلس دائرہ معارف نے جہاں یہ فیصلہ کیا کہ دائرہ معارف اسلامیہ کی بنیاد لائیڈن والے انسائیکلوپیڈیا کو بنایا جائے وہیں یہ بھی طے کیا کہ غیر منصفانہ آرا کو درست کیا جائے۔ اسلام کی مقدس ہستیوں کے متعلق جو مقالات ہیں ان پر نظرثانی کی جائے یا انھیں از سر نو لکھوایا جائے۔ اسی طرح اسلامی تصورات سے بحث کرنے والے مقالات میں بھی اچھی خاصی تبدیلی کی جائے یا انھیں از سر نو لکھوایا جائے اور اردو دائرہ معارف میں ان مقالات کا اضافہ کیا جائے جو انگریزی انسائیکلو پیڈیا میں موجود نہیں ہیں۔

ان بنیادی فیصلوں کے بعد شعبہ دائرہ معارف اسلامیہ (اردو) ۱۹۵۰ء میں قائم کیا گیا۔ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع اس کے پہلے صدر اور مولوی ظفر اقبال پہلے معتمد مقرر ہوئے۔ ۱۵ ارکان پر مشتمل مجلس ادارت تشکیل دی گئی۔ روزمرہ کے معاملات طے کرنے کے لیے ایک پانچ رکنی مجلس عاملہ مقرر ہوئی۔ جو مولوی محمد شفیع، ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم، پروفیسر علاؤ الدین صدیقی، ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ اور ڈاکٹر سید عبداللہ پر مشتمل تھی۔ یونیورسٹی لائبریری کے ایک حصے میں دفتر قائم کر کے کام شروع کر دیا گیا۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کا ترجمہ ۵۰ ہزار فل سکیپ صفحات پر ہوا۔ نظرثانی کے بعد ایک جلد شائع ہو چکی تھی کہ ڈاکٹر مولوی محمد شفیع ۱۹۶۳ء میں وفات پا گئے۔ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۶۶ء تک ڈاکٹر وحید مرزا صدر شعبہ رہے۔ اس کے بعد صدر شعبہ اور مدیر اعلیٰ کے طور پر ڈاکٹر سید عبداللہ کا تقرر ہوا۔ تاحال وہ اسی حیثیت سے کام کر رہے ہیں اور بیشتر کام انھی کی نگرانی میں پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام (لائیڈن) چار جلدوں اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کی ۲۲ جلدیں ہیں۔ بیسویں جلد ۱۹۸۴ء میں شائع ہوئی۔ لائیڈن والے انسائیکلوپیڈیا میں اشاریہ شامل نہیں۔ یہ کمی اس کے نامور مصنفین نے بھی محسوس کی۔ اردو دائرہ معارف میں اشاریہ شامل کیا گیا ہے۔ ابتدا میں اس پر بھی غور کیا گیا تھا کہ کتاب کی ترتیب مضمون وار ہو یا حروف تہجی کے

مطابق ، جیسے لغت میں ہوتی ہے - اسلامی روایت مضمون وار ترتیب کی ہے - اس میں ایک علم کے بارے میں پوری معلومات یکجا مل جاتی ہیں - یورپ کی زندہ زبانوں میں انسائیکلوپیڈیا حروف تہجی کی ترتیب سے مدون کیے گئے ہیں - اردو دائرہ معارف کی ترتیب اردو حروف تہجی کے مطابق ہے لیکن اشاریہ شامل ہو جانے کے باعث کسی ایک علم کے بارے میں پوری معلومات کو یکجا کیا جا سکتا ہے - اس طرح اردو دائرہ معارف اسلامیہ حوالے کی ایک مفید تر کتاب بن گئی ہے -

اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں نئے مقالات خاصی بڑی تعداد میں ہیں - ترمیمیں اور اضافے اسلامی تصورات اور اسلامی سوانحی کتب کی روشنی میں کیے گئے ہیں - اسلام کی اہم شخصیات اور عقائد سے متعلق مقالات یا تو نئے سرے سے لکھوائے گئے ہیں یا ان میں خاصی تبدیلی کی گئی ہے - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں خصوصی مقالہ مرتب کر کے شامل کیا گیا ہے - پاکستان اور اسلامی ہند سے متعلق اہم موضوعات اور ممتاز شخصیتوں پر نئے مقالات شامل کیے گئے ہیں - ترکی انسائیکلو پیڈیا سے ترکی کے بارے میں اہم مقالات براہ راست ترجمہ کر کے شامل کیے گئے ہیں - اسی طرح عربی متن سے بھی براہ راست استفادہ کیا گیا ہے - ایران ، انڈونیشیا اور دوسرے اسلامی ممالک پر خاص توجہ صرف کی گئی ہے - اسلامی زبانوں اور پاکستانی زبانوں کے ادب پر بھی نئے مقالات شامل کیے گئے ہیں - تاریخی نوعیت کے مقالات میں تازہ ترین معلومات شامل کی گئی ہیں - ممتاز مستشرقین کے بارے میں بھی مقالات کا اضافہ کیا گیا ہے - اس طرح دائرہ معارف اسلامیہ مغرب کے نامور مستشرقین اور مشرق کے فاضل محققین کی مشترکہ کاوشوں کا شاہکار بن گیا ہے - اس میں وسعت نظر اور تبحر علمی دونوں موجود ہیں -

مشرق و مغرب کے نامور صاحبانِ علم نے اردو دائرہ معارف اسلامیہ کو خراج تحسین پیش کیا ہے - صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے بھی دائرہ معارف کی تعریف کی ہے - اردو دائرہ معارف اسلامیہ دانش گاہ پنجاب ہی کے لیے نہیں پاکستان کے لیے بھی سرمایہ افتخار ہے - پاکستان کی طرف سے یہ عالم اسلام کے لیے ایک گراں قدر

تحفہ بھی ہے خصوصاً اس لیے کہ ترکی اور عربی انسائیکلوپیڈیائیں تکمیل کی منزل تک نہیں پہنچ پائے۔ جدید دائرہ معارف اسلامیہ کی تکمیل کا اعزاز پاکستان کو حاصل ہو رہا ہے۔

اردو بلا شبہ برصغیر کی تمام زبانوں میں سب سے زیادہ باثروت زبان ہے۔ لیکن یہ دعویٰ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے بغیر صحیح نہ ہوتا۔ دائرہ معارف کے باعث اردو کی ثروت و فضیلت میں یقیناً بڑا اضافہ ہوا ہے اور برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں کے لیے، اردو جن کی مشترک زبان ہے، عالم اسلام، اسلامی عقائد و تصورات اور اسلامی علوم و فنون کے بارے میں مستند معلومات کا ذخیرہ میسر آ گیا ہے۔

مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ بھی زیر ترتیب ہے۔ اس کی ایک جلد ہوگی۔ چار عنوانات اللہ، محمد، قرآن مجید اور اسلام آغاز کتاب میں درج کیے گئے ہیں۔ باقی عنوانات حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق ہوں گے۔ یہ کتاب تقریباً سات سو عنوانات اور تقریباً اتنے ہی صفحات پر مشتمل ہوگی[1]۔

۱۔ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے بارے میں وقتاً فوقتاً شائع کیے گئے دس کتابچے اس مضمون کا ماخذ ہیں۔

۳ - اردو ڈکشنری بورڈ

ترقی اردو بورڈ ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے حکومتِ پاکستان نے ۱۹۵۸ء میں قائم کیا تھا - اس کے دو مقاصد تھے - پہلا مقصد یہ تھا کہ لسانیاتی اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آکسفورڈ ڈکشنری (کلاں) کے نمونے پر اردو کی ایک جامع لغت تیار کی جائے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ ایسے مزید اقدامات کیے جائیں جو اردو زبان و ادب کی ترقی کے لیے مفید ثابت ہوں - مارچ ۱۹۸۲ء سے بورڈ کا نام "اردو ڈکشنری بورڈ" ہے اور اس کا دائرۂ کار مذکورہ جامع لغت کے علاوہ مختلف نوعیت کی اردو لغات تیار کرنا ہے -

اردو ڈکشنری بورڈ "اردو لغت" کی اب تک چھ جلدیں شائع کر چکا ہے - ساتویں جلد زیر طبع ہے - سارے الفاظ جن کے کارڈ چالیس لاکھ سے زیادہ ہیں مکمل ہو چکے ہیں اور نظرِ ثانی کا کام جاری ہے - یہ بات پاکستانی قوم کے لیے یقیناً باعثِ فخر ہے کہ انگریزی کے علاوہ دنیا کی کسی دوسری زبان میں اس طرح کی لغت شائع نہیں ہوئی - صدر مملکت بھارت کے دورے پر گئے تو اردو لغت کی شائع شدہ جلدیں تحفۂ پاکستان کے طور پر ہندوستان اپنے ساتھ لے گئے اور بھارتی وزیراعظم کو پیش کیں -

اردو ڈکشنری بورڈ مجلسِ اعلیٰ ، مجلس انتظامی اور عملۂ ادارت پر مشتمل ہے - دفتری عملہ اور شعبہ طباعت ان کے علاوہ ہے - مجلسِ اعلیٰ علمی مجلس ہے اور مجلس نظما کی قائم مقام ہے - اس مجلس کے صدر ، سیکرٹری اور تمام ارکان کو وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان تین سال کے لیے مقرر کرتی ہے - مجلسِ اعلیٰ کے صدر ۱۹۵۸ء سے ۱۹۷۴ء تک ڈاکٹر ممتاز حسن مرحوم تھے - ۱۹۷۵ء میں محمد ہادی حسین صدر بنائے گئے - مجلسِ اعلیٰ کے ارکان ملک کے نامور صاحبانِ علم ہیں - ڈاکٹر

مولوی عبدالحق ، ڈاکٹر محمد شہید اللہ ، جوش ملیح آبادی ، پروفیسر حمید احمد خان ، پروفیسر محمد طاہر فاروقی ، جناب مجید ملک ، جناب حفیظ ہوشیار پوری اور پروفیسر وقار عظیم جو اب اس دنیا میں نہیں ہیں مجلس اعلیٰ کے رکن رہے ہیں - ڈاکٹر ابواللیث صدیقی ، ڈاکٹر سید عبداللہ ، ڈاکٹر ابوالخیر کشفی ، جناب شان الحق حقی ، جناب قدرت اللہ شہاب ، جناب جمیل الدین عالی ، جناب محمد ہادی حسین ، جناب رازق الخیری ، جناب عترت حسین زبیری ، ڈاکٹر سید حسام الدین راشدی ، جناب فضل احمد کریم فضلی ، اور سید ہاشم رضا بھی مجلس اعلیٰ کے رکن رہے ہیں - ان میں سے بعض صاحبان تاحال مجلس کے رکن ہیں -

مجلس انتظامی مجلس اعلیٰ کے ارکان میں سے منتخب ہوتی ہے - ۱۹۷۷ء میں اس کے جو ارکان منتخب ہوئے تھے وہ حسب ذیل ہیں :

۱ - جناب محمد ہادی حسین - - - صدر

۲ - ڈاکٹر سید حسام الدین راشدی - - - رکن

۳ - سید ہاشم رضا - - - رکن

۴ - ڈاکٹر ابوالخیر کشفی - - - رکن

۵ - ڈاکٹر ابواللیث صدیقی - - - معتمد

ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی جگہ اب ڈاکٹر فرمان فتحپوری مجلس انتظامی اور مجلس اعلیٰ کے معتمد ہیں - اس منصب پر ابتدا میں ایک سال تک عبدالحفیظ کاردار اورکم و بیش سترہ سال تک جناب شان الحق حقی فائز رہے ہیں -

لغت کے مدیر اعلیٰ ۱۹۵۹ء سے ۱۹۶۱ء تک ڈاکٹر مولوی عبدالحق تھے - ۱۹۷۶ء میں اس عہدے پر ڈاکٹر ابواللیث صدیقی فائز ہوئے - فروری ۱۹۸۵ء میں انھیں سبکدوش کر کے ڈاکٹر فرمان فتح پوری کو مدیر اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے -

جوش ملیح آبادی مرحوم نے مشیر ادبی اور مدیر لغت کی حیثیت سے کئی برس کام کیا - ڈاکٹر شوکت سبزواری مرحوم مدیر اول کے

منصب پر ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۲ء تک فائز رہے - ۱۹۷۳ء سے جناب نسیم امروہوی مدیر اول کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں - مدیروں کے نام حسب ذیل ہیں :

۱ - جناب ہاشمی فرید آبادی	:	۱۹۵۹-۱۹۶۰ء
۲ - ڈاکٹر شوکت سبزواری	:	۱۹۵۹-۱۹۶۴ء
۳ - ڈاکٹر محمد شہیداللہ	:	۱۹۵۹-۱۹۶۱ء
۴ - جناب نسیم امروہوی	:	۱۹۶۴-۱۹۷۲ء
۵ - اختر حسین رائے پوری (مدیر اعزازی)	:	۱۹۷۳-۱۹۷۶ء
۶ - جناب عبدالخلیق نقوی	:	۱۹۷۷ء سے[1]

مختلف اوقات میں نائب مدیر، معاون مدیر اور نائب معاون کی حیثیت سے جن صاحبان نے کام کیا ہے ان کی تعداد چالیس سے زائد ہے - مجلس ادارت کے علاوہ ایک مجلس مشاورت بھی ہے جس میں یونیورسٹیوں کے اردو شعبوں کے سربراہ اور دوسری علمی ادبی شخصیات شامل ہیں - بورڈ نے منتخب ادیبوں اور نقادوں کی مدد سے ماہرین علوم کی ایک فہرست تیار کی ہے تاکہ لغت کی اگلی جلدوں کی نظر ثانی ، تبصرے ، مشورے اور تنقیح کے لیے ان کی استعداد سے فائدہ اٹھایا جائے -

لغت کی تدوین کے لیے اردو ادب کو تین ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے - پہلا دور دکنی ادب پر مشتمل ہے جو ولی دکن پر ختم ہوجاتا ہے - دوسرا دور غالب پر ختم ہوتا ہے اور تیسرے دور میں غالب اور اس کے ہم عصروں سے لے کر آج تک کے مصنفین شامل ہیں - مستعمل الفاظ کے علاوہ متروک الفاظ کو بھی جو کم از کم دو کتابوں میں استعمال ہوئے ہوں لغت میں شامل کیا گیا ہے - ابتداء سے موجودہ دور تک ہر لفظ کے

---

۱ - نمونہ اردو لغت (یہ کتابچہ پہلی جلد کی افتتاحی تقریب کے سلسلے میں شائع کیا گیا - اس میں ترقی اردو بورڈ اور اردو لغت کا تعارف شامل ہے -

معنوی ارتقاء کو واضح کیا گیا ہے - ہر دور کے مستند شاعر یا مصنف سے بطور مثال قول نقل کیا گیا ہے - ہر لفظ کے اصلی ماخذ اور اس کے مفہوم کے ہر پہلو کی وضاحت کی گئی ہے - جدید الفاظ کو شامل کیا گیا ہے - ہر لفظ کے صحیح تلفظ اور اس کی تذکیرو تانیث کی نشاندہی کی گئی ہے اور قواعد میں اس کی حیثیت کی تصریح کی گئی ہے - الفاظ کے علاوہ ان کے تحتی الفاظ ، محاورات ، ضرب الامثال اور کہاوتوں کا اندراج بھی کیا گیا ہے -

بورڈ کے رفقائے علمی کے تصرف میں ایک اعلیٰ درجے کی لائبریری ہے - اس کے بغیر یہ عظیم الشان منصوبہ پایہ تکمیل کو نہ پہنچ سکتا - شروع میں اسناد کی فراہمی کا کام بورڈ کے تنخواہ دار عملے نے کیا - بعد میں بیرونی محققین کو بھی کام میں شریک کیا گیا - ایسے صاحبان کی تعداد ڈھائی سو سے زیادہ ہے - بورڈ کی اپنی خوبصورت عمارت ہے جو گلشن اقبال کراچی میں واقع ہے - ۱۹۷٦ء سے بورڈ اردو لغت چھاپ رہا ہے - ۱۹۸۲ء میں اس کا واحد مقصد ہی اردو لغات کی تدوین ہے لیکن ۱۹۷٦ء سے پہلے بورڈ نے کچھ کتابیں بھی شائع کیں - ان کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیئے - بورڈ کا سہ ماہی مجلہ ''اردو نامہ'' شائع ہوتا تھا جو ۱۹۷۷ء میں اقبال نمبر نکالنے کے بعد بند کر دیا گیا -

اندازہ ہے کہ اردو لغت بیس جلدوں میں پایہ تکمیل کو پہنچے گی - Shorter Oxford Dictionary کی طرح ایک ایسی مختصر اردو لغت کی تدوین کا کام بھی شروع کر دیا گیا ہے جو دو جلدوں میں مکمل ہوگی -

۴ - مجلس ترقی ادب لاہور

مجلس ترقی ادب کا نام ابتدا میں ''ترجمہ'' تھا - اسے محکمہ تعلیم پنجاب نے ۱۹۵۰ء میں قائم کیا تھا - اس وقت مجلس کا کام فقط یہ تھا کہ مشرق و مغرب کی بلند پایہ علمی کتابیں منتخب کر کے ان کے اردو ترجمے کرائے اور انہیں شائع کرے - ۱۹۵۸ء میں حکومت مغربی پاکستان نے مجلس کی تشکیل‌نو کی - اس کا نام ''مجلس ترقی ادب لاہور'' رکھا گیا - اغراض و مقاصد کا نئے سرے سے تعین ہوا . حکومت مغربی پاکستان کے وزیر تعلیم مجلس کے صدر اور جسٹس ایس اے رحمان نائب صدر مقرر ہوئے - ارکان میں وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی ، مشیر تعلیم حکومت مغربی پاکستان ، سیکرٹری تعلیم ، سیکرٹری مالیات ، کمشنر لاہور اور ناظم تعلیمات لاہور کے علاوہ شیخ محمد اکرام ، سید وقار عظیم ، حکیم احمد شجاع اور ڈاکٹر سید عبداللہ شامل تھے - مجلس کے پہلے ناظم سید امتیاز علی تاج تھے - جو اپنی وفات (۱۹۷۰ء) تک مجلس ترقی ادب کے روح رواں رہے -

تشکیل نو کے بعد مجلس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل قرار پائے[۱] :

۱ - کلاسیکی ادب شائع کرنے کا مناسب اہتمام -

۲ - بلند پایہ ادب کی اشاعت -

۳ - غیر زبانوں کی معیاری کتب کا ترجمہ کرا کے شائع کرنا -

۴ - ہر سال بہترین ادبی مطبوعات کے مصنفین کو انعام دینا -

۵ - رسائل کے بہترین مطبوعہ مضامین اور منظومات پر انعام دینا -

انعامات دینے کا سلسلہ بعد میں بند کر دیا گیا - البتہ پہلے تین

---

۱ - مجلس ترقی ادب لاہور : تعارف اور خدمات از امتیاز علی تاج ، ص ۲ -

مقاصد کے لیے مجلس سرگرمی سے کام کرتی رہی ۔ ان مقاصد کی روشنی میں دیکھا جائے تو مجلس کی خدمات نہایت شاندار ہیں ۔

کلاسیکی ادب کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں مجلس نے فورٹ ولیم کالج اور انجمن ترقی اردو کی اصلاحات سے استفادہ کرنے کے علاوہ مزید اصلاحات بھی کیں ۔ ترتیب اور املا کے اصول مقرر کیے اور علامات کا تعین کیا ۔ مصنفین کے سوانحی مقدمے پوری چھان بین کے بعد لکھے گئے ۔ کتابیں خوبصورت ٹائپ میں طبع کرائی گئیں اور ان کی مناسب قیمت رکھی گئی ۔ پروف ریڈنگ اور اشاریہ سازی کی طرف توجہ دی گئی ۔ بلند پایہ ادب کی اشاعت اور دوسری زبانوں کی معیاری کتب کے ترجموں کے علاوہ عام فہم علمی کتابوں کے ترجمے بھی شائع کیے گئے ۔ ایسی کتابوں کے لفظی ترجمے کے بجائے اصل مفہوم کو بے ساختہ زبان میں بیان کرنے کو ترجیح دی گئی ۔

تشکیل نو کے بعد کام کی رفتار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ۔ ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء کے آخر تک بائیس کتابیں شائع ہوئی تھیں ۔ اگلے ۱۵ برسوں میں ۲۴۱ کتابیں شائع ہوئیں ۔ مجلس نے مقالات سر سید ۱۶ جلدوں میں شائع کیے ۔ مکتوبات سر سید ، خطبات سر سید اور سر سید کا سفر نامہ پنجاب سمیت ۱۹ جلدیں بن جاتی ہیں ۔ مجلس نے حافظ محمود شیرانی کے مقالات آٹھ جلدوں میں اور مولوی محمد شفیع کے مقالات پانچ جلدوں میں شائع کیے ۔ یہ پورا سرمایہ بڑی اہمیت کا حامل ہے ۔ عہد سر سید کے دوسرے مصنفین کے شاہکار بھی شائع کیے گئے ۔ اساتذہ کے دیوان اور کلیات مرتب کر کے ، مفید مقدموں کے ساتھ اہتمام سے شائع کیے گئے ۔ فورٹ ولیم کالج کے مصنفین کی تصانیف روایتی اہتمام سے شائع کی گئیں ۔

مجلس نے جو کتابیں شائع کیں خواہ وہ تصنیفات ہیں ، ترجمہ ہیں یا مرتب کی گئی ہیں سب کی سب موضوع کی اہمیت ، تحقیق و تصنیف کے معیار اور ترتیب و حواشی کی خوبیوں کے اعتبار سے مجلس ترقی ادب کے کارنامے ہیں ۔ مجلس کی کتابیں تقریباً ہر موضوع پر موجود ہیں ۔ سیاست ، تعلیم ، فلسفہ ، سائنس ، ادب ، تنقید ، ڈراما ، سوانح ، تاریخ ،

معاشیات ، سفر نامہ ، اخلاقیات ، قواعد ، نفسیات اور مذہب ، کوئی موضوع ایسا نہیں جس پر مجلس کی معیاری کتابیں موجود نہ ہوں۔ فہرست مطبوعات ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجئے۔

مجلس ترقی ادب کے زیر اہتمام ایک سہ ماہی رسالہ "صحیفہ" شائع ہوتا ہے اس کے اجرا کا فیصلہ ۱۹۵۳ء میں کیا گیا تھا۔ سید عابد علی عابد اس کے پہلے مدیر تھے جو ۱۹۶۷ء تک علمی و تحقیقی مقالات کے ساتھ ساتھ غزلیں ، نظمیں ، افسانے ، ڈرامے اور طنزیہ و مزاحیہ ادب شائع کرتے رہے۔ ۱۹۶۷ء میں ڈاکٹر وحید قریشی "صحیفہ" کے مدیر مقرر ہوئے۔ ان کے دور میں رسالے کا مزاج ادبی سے زیادہ تحقیقی ہو گیا۔ صحیفہ نے متعدد نمبر شائع کیے جن میں عابد نمبر ، تاج نمبر ، غالب نمبر ، اقبال نمبر اور قائد اعظم نمبر شامل ہیں۔

سید امتیاز علی تاج کے بعد پروفیسر حمید احمد خان مجلس کے ناظم مقرر ہوئے۔ ۱۹۷۴ء سے احمد ندیم قاسمی ناظم ہیں۔ "صحیفہ" کے پہلے مدیر سید عابد علی عابد تھے ان کے بعد ڈاکٹر وحید قریشی نے ادارت سنبھالی اور اب احمد ندیم قاسمی اس کے مدیر ہیں۔ یہ تمام صاحبان علم و ادب کے درخشاں ستارے ہیں اور اپنا اپنا منفرد مقام رکھتے ہیں۔

مجلس کو ابتدا میں ایک لاکھ روپے کی امداد سے قایم کیا گیا تھا۔ کچھ مدت کے لیے اسے پچاس پچاس ہزار روپے ملتے رہے۔ محکمہ تعلیم مغربی پاکستان نے اس کی تشکیل نو کی تو امداد دو لاکھ روپے ہو گئی۔ ۱۹۷۵ء سے مجلس پھر حکومت پنجاب کی مالی امداد سے چل رہی ہے۔ اب اس کا تعلق محکمہ اطلاعات حکومت پنجاب سے ہے۔

ایک خط کے جواب میں ناظم مجلس نے حسب ذیل قابل ذکر معلومات فراہم کی ہیں[1] :

۱۔ مجلس اب تک کم و بیش چار سو کتابیں شائع کر چکی ہے۔

۱۔ جناب احمد ندیم قاسمی کا مکتوب راقم الحروف کے نام مورخہ ۲ فروری 1985ء

۲ - حکومت پنجاب کی طرف سے ۱۹۸۳ء تک دو لاکھ روپے سالانہ امداد ملتی رہی - اب یہ گرانٹ چار لاکھ روپے سالانہ کر دی گئی ہے - کتابوں کی فروخت سے کم و بیش ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ آمدنی ہو جاتی ہے -

۳ - مجلس کی لائبریری میں اس وقت کم و بیش بارہ ہزار کتابیں موجود ہیں -

۴ - مجلس کا انتظامی بورڈ گورنر پنجاب کی طرف سے ہر تین سال کے لیے نامزد ہوتا ہے - سیکرٹری اطلاعات اس کے چیئرمین ہیں - اس کے علاوہ چار سرکاری اور بارہ غیر سرکاری ارکان بھی نامزد ہو چکے ہیں -

---

۵ - اردو سائنس بورڈ

مرحوم صدر محمد ایوب خان نے ایک تعلیمی کمیشن تعلیمی میدان میں اصلاحات کے لیے قائم کیا تھا - اس نے ایک ایسے بورڈ کے قیام کی تجویز پیش کی جو اردو کی ترقی کے لیے کام کرے - چنانچہ وزارت تعلیم کی ایک قرار داد کے مطابق ۲۴ مئی ۱۹۶۲ء کو مرکزی اردو بورڈ لاہور میں قائم کیا گیا - ۱۹ افراد پر مشتمل ایک مجلس نظما بنائی گئی اور اس مجلس کے چیئرمین اور ڈائریکٹر اور چھ ارکان پر مشتمل ایک انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی - بورڈ کے سرپرست صدر مملکت خود بنے - مجلس نظما کا صدر جسٹس ایس اے رحمان کو مقرر کیا گیا اور کرنل مجید ملک بورڈ کے ڈائریکٹر بنائے گئے - ڈائریکٹر کو مجلس نظما اور انتظامی کمیٹی کے سیکرٹری کے طور پر بھی کام کرنا تھا -

بورڈ کے تین مقاصد تھے :

۱ - اردو زبان کی توسیع اور ترقی تا کہ نوشت و قواعد اور بول چال کے اعتبار سے یہ پاکستان کی قومی زبان بن سکے -

۲ - اردو کی ان کمیوں کو دور کرنا جو سائنس اور ٹیکنالوجی کے دائرے میں پائی جاتی ہیں تا کہ یہ زبان اعلیٰ تعلیم و تدریس کا ذریعہ بن سکے -

۳ - اردو کے دوسرے اداروں سے اشتراک اور تقسیم کار کے اصول پر اردو کی ترقی کے لیے باہمی تعاون[1] -

اردو کے متعدد ترقیاتی ادارے ایک ہی طرح کے کاموں میں مصروف رہے ہیں چنانچہ جہاں ترقی اردو بورڈ کا نام بدل کر اردو ڈکشنری بورڈ رکھا گیا تا کہ یہ ادارہ تمام تر توجہ اردو لغات پر مرکوز رکھے

---

۱ - روداد ۷۷-۱۹۷۶ء ، مرکزی اردو بورڈ لاہور ص ۲

اسی طرح مرکزی اردو بورڈ کا نام ''اردو سائنس بورڈ'' رکھ دیا گیا۔ اس طرح اس بورڈ کا دائرہ کار بھی متعین کر دیا گیا۔

کرنل مجید ملک کے بعد بورڈ کے ڈائریکٹر ا۔ د اظہر مقرر ہوئے۔ دو سال کے بعد وہ ریٹائر ہو گئے۔ کچھ عرصہ محمد حنیف رامے نے قائم مقام ڈائریکٹر کی حیثیت سے کام کیا اور ۱۹۶۷ء سے جناب اشفاق احمد بورڈ کے ڈائریکٹر ہیں۔ بورڈ کے چیئرمین اب جناب قدرت اللہ شہاب ہیں۔ بورڈ کے تین مدیر ہیں۔

۱ - پیر حسام الدین راشدی
۲ - جناب ممتاز مفتی
۳ - جناب خیال بخاری

پشاور اور حیدر آباد میں عرصے سے بورڈ کی شاخیں کام کر رہی ہیں۔ ان شاخوں میں کتب خانے ہیں جہاں سے مطالعے کے لیے کتابیں جاری کی جاتی ہیں۔ دارالمطالعے اور ہال بھی ہیں جن سے مقامی ادیب فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اردو ٹائپ رائٹر کے کلیدی تختے، تعلیم بالغاں کے نصاب اور اردو مختصر نویسی کی تربیت کے سلسلے میں بورڈ کی خدمات اہم ہیں لیکن بورڈ کی سب سے زیادہ توجہ کتابوں کی اشاعت پر ہے۔

بورڈ کی مطبوعات کی تعداد ڈیڑھ پونے دو سو تک پہنچ چکی ہے[1]۔ ان میں اکثریت ایسی کتابوں کی ہے جو سائنسی اور فنی مضامین پر مبنی ہیں۔ بورڈ ان کمیوں کو دور کرنے کی کوشش میں سرگرم ہے جو اردو زبان کے مکمل، پختہ اور سائنسی زبان بننے کے سلسلے میں حائل ہیں۔ سائنسی اور تکنیکی موضوعات کے علاوہ بورڈ نے لغات اور حوالے کی کتابیں، درسی کتابیں، صحافت، تاریخ، تمدن اور قواعد پر بھی کتابیں شائع کی ہیں۔ مختلف علاقوں میں اردو کی ترویج و ترقی سے متعلق بھی بورڈ نے کتابیں شائع کی ہیں۔

نفس مضمون کے تعین کے بعد، جو مختلف کمیٹیاں کرتی ہیں، بورڈ تجربہ کار اور اپنے مضمون پر دسترس رکھنے والے ماہرین سے مسودے

---

۱ - مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجئے۔

تیار کرواتا ہے - ماہرین ایسے منتخب کیے جاتے ہیں جو اردو زبان و بیان پر بھی قدرت رکھتے ہوں - ایسے مسودوں پر نظر ثانی ہوتی ہے - جہاں تصاویر اور خاکے ضروری ہوتے ہیں وہاں ماہر آرٹسٹوں کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں - کاغذ ، طباعت اور جلد بندی کے معیار کا خیال بھی رکھا جاتا ہے - چنانچہ کتابی مقابلوں میں بورڈ کی شائع کردہ ۲۱ کتابیں انعام حاصل کر چکی ہیں - کوئی اور سرکاری یا غیر سرکاری ادارہ اس سلسلے میں بورڈ کا ہم پلہ نہیں ہے -

اردو زبان پاکستان کے تمام علاقوں میں بولی اور سمجھی جا سکتی ہے ایک ایسا دعویٰ ہے جسے بورڈ نے سائنسی معیار پر پرکھا ہے - تربیت یافتہ نوجوان ، ٹیپ ریکارڈر لے کر ، دو ماہ تک ملک کے کونے کونے میں پھرے اور اردو کے ایسے نمونے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے جو پنجاب ، سندھ ، بلوچستان اور سرحد کے دیہات اور قصبات میں بولی اور سمجھی جاتی ہے - ان لوگوں کی بولی ہوئی اردو کو ٹیپ سے کاغذ پر منتقل کیا گیا اور ان کی گفتگو میں آنے والے ذخیرۂ الفاظ کی تدریجی فرہنگیں تیار کی گئیں[1] - ان فرہنگوں کی مدد سے معمولی پڑھے لکھے لوگوں اور تعلیم بالغاں کے لیے نصابی کتب تیار کی گئیں -

بورڈ کا ایک رجوعی کتب خانہ ہے جس میں حوالے کی کتابیں ، اردو کی نئی اور پرانی لغات اور سائنسی کتب رکھی گئی ہیں - پاکستان کی قومی تاریخ اور سائنسی علوم پر ہر تازہ کتاب کو خرید کر لائبریری کی زینت بنایا جاتا ہے - بورڈ کا دفتر پہلے گلبرگ لاہور میں تھا - اب بورڈ کی اپنی خوبصورت عمارت ہے جو اپر مال پر واقع ہے -

---

۱ - پاکستان میں اردو کا مسئلہ مرتبہ ڈاکٹر عبداللہ ، ص ۲۱۵

٦ - شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ : جامعہ کراچی

کراچی یونیورسٹی میں اردو کو ابتدا ہی سے متبادل ذریعۂ تعلیم بنا لیا گیا[۱] - چنانچہ طلبہ کی درسی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ۱۹۵۷ء میں شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ قائم کیا گیا - میجر آفتاب حسن ، جن کی تجویز پر یہ شعبہ قائم کیا گیا تھا اس کے اعزازی ناظم مقرر ہوئے - تین برسوں تک ضروری عملہ نہ ہونے کی وجہ سے زیادہ کام نہ ہو سکا - ۱۹۶۰ء میں ، یونیورسٹی کے اپنے کیمپس میں منتقل ہونے کے ساتھ ، شعبے کی تنظیم نو ہوئی - اعزازی ناظم کی اسامی کل وقتی بنائی گئی - مددگار ناظم اور دوسرا عملہ مقرر کیا گیا - آگے چل کر اسامیوں کی کل تعداد بیس تک پہنچ گئی - آج کل ناظم کی اسامی خالی پڑی ہے اور نائب ناظم ، علی عارف رضوی ، کام چلا رہے ہیں -

شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کے مقاصد حسب ذیل ہیں :

۱ - مختلف علوم و فنون کی جو اصلاحات وضع کی جا چکی ہیں ان کو جمع کرنا ، ان میں مناسب ترمیم کرنا اور نئی اصلاحات وضع کرنا - ان اصلاحات پر مشتمل فرہنگوں کی تدوین و اشاعت اور منفرد فرہنگوں کی اشاعت کے بعد ایک جامع فرہنگ اصلاحاتِ علوم و فنون کی اشاعت جو اساتذہ کے علاوہ مترجمین اور مصنفین کی ضروریات کو پورا کر سکے -

۲ - طلبہ کے لیے جملہ مضامین میں درسی اور غیر درسی کتابیں اور مطالعے کے لیے منتخب مواد تصنیف یا تالیف یا ترجمہ کرا کے شائع کرنا -

---

۱ - شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ جامعہ کراچی کی ایک رپورٹ پر جو ۱۹۷۸ء میں مرتب ہوئی اس مضمون کے بیشتر اندراجات اس پر مبنی ہیں -

۳ - انگریزی اور دوسری غیر ملکی زبانوں کے شہ پاروں کو اردو میں منتقل کرنا اور اردو کی ادبیات عالیہ کا انگریزی اور دیگر بیرونی زبانوں میں حسب ضرورت و وسائل ترجمہ کرانا -

اصطلاحات کے سلسلے میں شعبے نے جو طریق کار اختیار کیا وہ یہ ہے کہ اصطلاحات پر دہلی کالج سے لے کر جامعہ عثمانیہ اور انجمن ترقی اردو تک جتنا مواد موجود ہے اس کو اکٹھا کیا جائے - علم و فن اور زبان کے ماہرین کی مدد سے اس ذخیرہ کو پرکھا جائے - جو پرانی اردو اصطلاحیں صحیح اور کار آمد ہیں انھیں برقرار رکھا جائے اور علوم و فنون کی ترقی کے ساتھ ساتھ انگریزی اور دوسری غیر ملکی زبانوں کی جو اصطلاحیں آتی چلی جا رہی ہیں ان کے اردو مترادفات وضع ہوتے رہیں -

یہ کام منظم طریقے سے انجام دیا گیا - ہر علم یا فن یا چند متعلقہ علوم کی الگ الگ مجالس اصطلاحات قائم کی گئیں - ہر مجلس عموماً یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ، چند تجربہ کار اساتذہ اور ایک ماہر زبان پر مشتمل ہوتی تھی اور ہفتہ میں ان کی کم از کم ایک نشست ہوتی تھی - حسب ذیل علوم و فنون کی مجالس قائم کی گئیں :

۱ - تاریخ و سیاست و عمرانیات	۲ - فلسفہ
۳ - معاشیات و تجارت	۴ - نفسیات
۵ - ارضیات	۶ - جغرافیہ
۷ - طبیعیات	۸ - ریاضیات
۹ - شماریات	۱۰ - نباتیات
۱۱ - حیوانیات	۱۲ - خورد حیاتیات
۱۳ - کیمیاء و صنائع کیمیا	۱۴ - طب بشمول فصلیات
۱۵ - علم الادویہ	۱۶ - قانون
۱۷ - علم کتب خانہ	۱۸ - فن تدریس
۱۹ - حیاتی کیمیا	

مجالس اصطلاحات کی منظور شدہ اصطلاحیں شعبے کے مجلہ "جریدہ" میں شائع ہوتی ہیں - بیشتر مجالس نے اپنا کام مکمل کر لیا ہے - اور شعبے کے پاس مختلف علوم و فنون کی ڈیڑھ لاکھ اصطلاحیں جمع ہو چکی

ہیں - یہ تمام اصطلاحات اب تک فرہنگوں کی شکل میں طبع نہیں ہو سکیں البتہ ایک درجن کے قریب فرہنگیں شائع کی جا چکی ہیں[1] -

اصطلاحات کی فرہنگوں میں انگریزی اصطلاحات کے اردو مترادفات درج کیے جاتے ہیں - شعبے نے باقاعدہ لغات مرتب کرنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا ہے - لغات میں اصطلاحات کے ساتھ ان کی وضاحت و تشریح بھی ہوتی ہے -

شعبے نے درسی اور حوالہ جاتی کتابیں بھی شائع کی ہیں - ان کتابوں میں اصطلاحات کے سلسلے میں یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے کہ متن میں جو اردو اصطلاح استعمال ہو اس کا انگریزی مترادف پاورق میں درج کر دیا جائے تا کہ طلبا اردو اور انگریزی دونوں اصطلاحات سے واقف رہیں کتاب کے آخر میں بھی یہ اصطلاحات بالعموم ایک فہرست کی صورت میں یکجا کر دی جاتی ہیں -

شعبے کا ایک اور اہم کام سلسلہ درسیہ ہے - ایک درس پارہ (لیکچر) ایک درسی کتاب کا ایک عنوان ہوتا ہے - ہر درس پارہ علیحدہ علیحدہ سائیکلو سٹائیل ہوتا رہا[2] - متعلقہ اسناد کی نظرثانی کے بعد ان درس پاروں کو کتابی شکل دینا ممکن تھی - ۱۹۶۳ء کے اوائل میں یونیورسٹی نے فیصلہ کیا تھا کہ ۱۹۶۳-۶۴ء کے تعلیمی سال میں بی اے ، بی ایس سی کی سطح سے بتدریج آغاز کرتے ہوئے ۱۹۶۷-۶۸ء تک ایم اے ، ایم ایس سی کی سطح تک اردو کو لازمی ذریعۂ تعلیم قرار دیا جائے - چنانچہ طلبہ کی درسی ضرورت کی اہمیت کے پیش نظر شعبے نے درسی اور حوالہ جاتی کتابوں کے علاوہ درس پارے فراہم کرنے کا آغاز کر دیا تھا لیکن افسوس ہے کہ "نا معلوم" وجوہ کی بنا پر یونیورسٹی اپنے فیصلے کو عملی جامہ نہ پہنا سکی - شعبے کا کام بہر حال جاری رہا اور سینکڑوں درس پارے اب تک سائیکلو سٹائیل ہو چکے ہیں -

ادبیات عالیہ کے سلسلے میں زیادہ پیش رفت نہ ہو سکی - اس کی وجہ مالی وسائل کی کمی اور درسی ضروریات کی مقدم اہمیت تھی -

---

۱ - ضمیمہ نمبر ۱ میں فہرست مطبوعات ملاحظہ کیجئے -

۲ - درس پاروں کی فہرست ضمیمہ نمبر دو میں ملاحظہ کیجئے -

چنانچہ صرف سیاسیات و عمرانیات پر ابن ابی الربیع کی تصنیف "سلوک المالک فی تدبیر الممالک"، روسؤ کی کتاب "سوشل کنٹریکٹ" اور میکیاولی کی "پرنس" کے ترجمے شائع ہو سکے -

یونیورسٹی شعبے کے لیے کم و بیش سوا لاکھ روپے کی رقم مختص کرتی ہے - کتابوں سے بھی آمدنی ہوتی ہے - شعبے کے کام کو تین صیغوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے - صیغہ مطبوعات (ادارت و طباعت)، صیغہ امور انتظامی اور صیغۂ فروخت کتب - شعبہ اپنی کتابیں براہ راست فروخت کرتا ہے تاکہ طلبہ کو کم قیمتوں پر کتابیں فراہم ہوتی رہیں -

---

۷ - وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی

اردو کالج کے بانی بابائے اردو مولوی عبدالحق تھے - ۱۹۴۹ء میں یہ ادارہ انجمن ترقی اردو کی عمارت میں قائم کیا گیا تھا - اس کا الحاق پہلے سندھ یونیورسٹی کے ساتھ ہوا اور اب جامعہ کراچی کے ساتھ ہے - ۱۹۵۰ء میں تجارت کی تدریس شروع کی گئی - ۱۹۵۳ء میں شعبۂ قانون کا اضافہ ہوا اور ۱۹۵۴ء میں شعبۂ سائنس کا اجرا ہوا - ابتدا جغرافیہ اور ریاضی سے ہوئی - رفتہ رفتہ نباتات، حیوانیات، کیمیا، طبیعیات اور ارضیات کا اضافہ کیا گیا - اردو کالج میں جملہ مضامین کی تدریس قومی زبان اردو میں ہوتی ہے -

مولوی عبدالحق ۱۹۶۱ء میں فوت ہو گئے - ان کے جانشین اختر حسین تھے - انہوں نے بھی اردو کالج کے لیے اپنی صلاحیتیں صرف کیں - سائنسی تعلیم کی ضرورت و اہمیت کے پیش نظر ادارۂ ترقیات کراچی سے شاہراہ جامعہ پر ۲۰ ایکڑ اراضی حاصل کی گئی - وہاں جزوی طور پر عمارت بنی تو شعبۂ سائنس نئی عمارت میں منتقل کر دیا گیا - اب وہ وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج ہے جہاں تین ہزار سے زائد طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں - وفاقی گورنمنٹ اردو کالج میں طلبہ کی تعداد چار ہزار سے زیادہ ہے -

۱۹۷۲ء میں جب ملک بھر میں تعلیمی اداروں کو قومیایا گیا تو اردو کالج حکومت سندھ کی تحویل میں آ گیا - لیکن کالج کی اہمیت کے پیش نظر ۱۹۷۵ء میں وفاقی حکومت نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا - ایک مجلس نظما قائم کی گئی جس کے چیئرمین وفاقی وزیر تعلیم ہیں - دوسرے صاحبان کے علاوہ وفاقی سیکرٹری تعلیم، صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، وائس چانسلر جامعہ کراچی، سیکرٹری تعلیم حکومت سندھ، رئیس بلدیہ عظمیٰ کراچی اور پرنسپل وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج مجلس نظما میں شامل ہیں - وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کے پرنسپل مجلس نظما کے سیکرٹری ہیں -

میجر آفتاب حسن اردو کالج کے پرنسپل رہے ہیں - آج کل کالج کے پرنسپل پروفیسر محمد خلیل اللہ ہیں - ان کی کوششوں سے کالج میں ایم اے اور ایل ایل ایم کی کلاسوں کا اجرا ہوا - ملک بھر میں صرف جامعہ پنجاب میں ایل ایل ایم کی تدریس ہوتی تھی - قیام پاکستان کے بعد چند برسوں تک یہ سلسلہ جاری رہا - چونکہ اس دوران میں کوئی طالب علم کامیابی حاصل نہ کر سکا اس لیے یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا - قانون کی اعلیٰ تعلیم کی اس کمی کو اردو کالج نے پورا کیا - اردو کالج میں ایل ایل ایم کا نصاب لنڈن یونیورسٹی کے ایل ایل ایم کے نصاب سے زیادہ بہتر اور جامع ہے[1] - ایل ایل ایم میں طلبا کی امتیازی کامیابی اردو کالج کا ایک اعزاز ہے - اس سلسلے میں روزنامہ مشرق ، جنگ ، جسارت ، مارننگ نیوز ، ڈان ، امن ، ڈیلی نیوز اور حریت نے اپنے اپنے اداریوں میں اردو کالج کو خراج تحسین پیش کیا ہے[2] -

اردو کالج کے سوا کراچی کے سارے کالجوں میں تعلیمی زبان انگریزی ہے لیکن چھپن کالجوں میں تعلیم پانے والے ۹۵ فیصد طلبہ اپنے امتحانی پرچوں کے جواب اردو میں تحریر کرتے ہیں - سائنس اور تجارت کے شعبوں میں بھی ایسے طلبہ کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے[3] - یہ رحجان اردو کالج اور اس کے مقاصد کی کامیابی کا ثبوت ہے -

اردو کالج کا "شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ" قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے - شعبے کی فہرست مطبوعات ضمیمہ نمبر ایک میں شامل کی گئی ہے - شعبے نے طلبا کی ضرورت کے پیش نظر متعدد علمی مجلے بھی جاری کیے ہیں - کالج کا رسالہ "برگ گل" اپنی ایک علمی روایت رکھتا ہے - اب تک اس کے حسب ذیل نمبر شائع ہوئے ہیں :

---

۱ - تفصیلات کے لیے دیکھیے پروفیسر محمد خلیل اللہ کی پریس کانفرنس مطبوعہ "برگ گل" جوہر نمبر ص ۶۱ تا ۶۲

۲ - تفصیلات کے لیے ملاحظہ کیجئے 'پیش نامہ' وفاقی گورنمنٹ اردو کالج صفحات ۳۰ سے ۴۸

۳ - بحوالہ کوائف اردو کالج ، برگ گل اقبال نمبر ص ۵۱۳

۱ - بابائے اردو نمبر　　　۲ - سر سید نمبر
۳ - تعلیمی پالیسی نمبر　　　۴ - قائد اعظم نمبر
۵ - اقبال نمبر　　　۶ - جوہر نمبر

ان میں سے سر سید نمبر ، تعلیمی پالیسی نمبر ، قائد اعظم نمبر اور اقبال نمبر جامعہ کراچی کے ایم اے اور ایم ایڈ کے نصاب میں شامل ہیں -

اردو کالج کی عمارت کے متصل میونسپل کارپوریشن کلب واقع تھا - زمین اور عمارت کی قیمت ڈیڑھ دو کروڑ روپے سے زیادہ ہے - صدر مملکت جنرل محمد ضیاءالحق کے حکم کے مطابق یہ کلب اردو کالج کو دے دیا گیا ہے - اور اب اردو کالج کی توسیع کا کام ہو رہا ہے -

اردو کالج کے طلبہ انگریزی کتب سے استفادہ بھی کرتے ہیں - کالج کے کتب خانے میں اردو انگریزی دونوں زبانوں میں درسی اور حوالہ جات کے لیے تقریباً ۳۵ ہزار کتب موجود ہیں[1] -

وفاقی گورنمنٹ اردو کالج اور وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج میں فنون اور سائنس کی اعلیٰ تعلیم نہایت کامیابی کے ساتھ اردو میں دی جا رہی ہے - عمارات کا مسئلہ بھی حل ہو رہا ہے - یہ ادارے اب اردو یونیورسٹی بننے کے مرحلے پر ہیں - ملک کے ماہرین تعلیم اور قومی اخبارات اردو یونیورسٹی کی تائید و حمایت کر چکے ہیں - چھٹے پنجسالہ منصوبے میں کسی نئی یونیورسٹی کی گنجائش نہیں ہے لیکن ایسا لگتا ہے کہ بابائے اردو مولوی عبدالحق کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہو کر رہے گا -

---

۱ - مکتوب پروفیسر محمد خلیل اللہ مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۸۵ء -

۸ - وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج

اردو کالج کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ ملک بھر سے طلبا آ کر علوم، فنون ، سائنس ، تجارت ، قانون اور طب و حکمت کی اعلیٰ تعلیم قومی زبان میں حاصل کریں - کالج ۱۹۴۹ء میں قائم ہوا - ۱۹۵۰ء میں تجارت اور ۱۹۵۳ء میں قانون کی تدریس شروع ہوئی - ۱۹۵۴ء میں شعبۂ سائنس کی ابتدا ہوئی - پہلے جغرافیہ اور ریاضی اور رفتہ رفتہ نباتیات ، حیوانیات ، کیمیا ، طبیعیات اور ارضیات کی کلاسیں شروع کی گئیں - طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لیے کالج کی عمارت تنگ ہوگئی چنانچہ گلشنِ اقبال میں بیس ایکڑ اراضی حاصل کی گئی - ۱۹۶۴ء میں صدرِ مملکت نے نئی عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا - اردو کالج کا شعبۂ سائنس ۱۹۶۹ء میں نامکمل عمارت میں منتقل کر دیا گیا[1] - اب ایک خوبصورت عمارت بن چکی ہے اگرچہ تعمیر و توسیع کا کام جاری ہے -

۱۹۷۲ء میں نجی تعلیمی ادارے قومیائے گئے تو اردو کالج صوبائی حکومت کی تحویل میں آ گیا - حکومتِ سندھ نے اردو کالج کو تقسیم کر کے فنون ، تجارت اور قانون پر مشتمل گورنمنٹ اردو کالج بنا دیا جو بدستور بابائے اردو روڈ پر واقع ہے ، اور اردو کالج کے شعبۂ سائنس کو ایک علیحدہ کالج کا درجہ دے دیا جو گلشن اقبال میں نئی عمارت میں واقع ہے - اردو سائنس کالج کی افادیت اور قومی اہمیت کے پیشِ نظر ۱۹۷۵ء میں وفاقی حکومت نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا - ایک مجلسِ نظما تشکیل دی گئی جس کے چیئرمین وفاقی وزیرِ تعلیم ہیں - وفاقی حکومت کی تحویل میں آنے کے بعد کالج ایک شاندار دور میں داخل ہوگیا -

اردو سائنس کالج میں ایم ایس سی کی سطح پر جغرافیہ ، ریاضی ، حیوانیات ، طبیعیات اور ارضیات کی تدریس ہو رہی ہے - نباتیات اور کیمیا کی تدریس بھی شروع کی جا رہی ہے - کالج کے تجربہ خانوں میں جدید

---

۱ - رسالہ کائنات "جشن سیمیں نمبر" ص ۳۲ -

سائنسی سامان موجود ہے۔ متعدد شعبوں کے عجائب خانے قابل دید ہیں۔ مولوی عبدالحق یادگاری کتب خانہ کی چار منزلہ عمارت زیرِ تعمیر ہے۔ کتب خانے میں سائنس کی پندرہ ہزار کتابیں موجود ہیں[1]۔

کالج کے شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ اب تک الجبرا، طبیعیات، کیمیا، حیوانیات، جغرافیہ اور ارضیات پر بیسیوں کتابیں شائع کر چکا ہے جو درس گاہوں کے نصاب میں شامل ہیں[2]۔ یہ شعبہ اردو میں سائنس کی نصابی کتابوں کی کمی دور کرنے کے لیے سرگرمی سے کام کر رہا ہے۔ اس شعبے کے تحت کالج کا سالانہ جریدہ "کائنات" شائع ہوتا ہے۔ "کائنات" کے خصوصی شماروں میں البیرونی نمبر، ابن ہیثم نمبر، قائد اعظم نمبر، علامہ اقبال نمبر، جشنِ سیمیں نمبر، توانائی نمبر اور رحمت اللعلمین نمبر شامل ہیں۔ تمام نمبر اعلیٰ معیار کے ہیں۔ معیار اور ضخامت میں رحمت اللعلمین نمبر سب سے بڑھ کر ہے۔

شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا ایک اور کارنامہ سہ ماہی جریدہ "تحقیق" کا اجرا ہے۔ یہ جریدہ ممتاز سائنس دانوں اور ماہرین تعلیم کے سائنسی مقالوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ مجلس مشاورت میں پاکستان کے عالمی شہرت کے سائنس دان شامل ہیں۔ یہ جریدہ اردو میں سائنسی تعلیم کی ترویج کے لیے بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

اردو سائنس کالج کی بزم ادب کے زیر اہتمام ایک ادبی جریدہ "تخلیق" بھی شائع ہوتا ہے۔ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی، ڈاکٹر سید عبداللہ، ڈاکٹر جمیل جالبی اور ڈاکٹر وحید قریشی جیسے مشاہیر اس کی مجلس مشاورت میں شامل ہیں۔ اساتذہ اور طلبہ کے علاوہ ملک کے نامور اہلِ قلم اس کے لیے لکھتے ہیں۔ ایک ماہانہ رسالہ "نوائے اردو" بھی شائع ہوتا ہے جس میں کالج کے طلبا و طالبات کے مضامین شامل کیے جاتے ہیں۔

وفاق گورنمنٹ اردو سائنس کالج پاکستان میں قومی زبان اردو میں سائنسی تعلیم کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ ایف ایس سی سے لے کر ایم ایس سی

۱۔ پیش نامہ وفاق گورنمنٹ اردو سائنس کالج، ص ۷۔
۲۔ مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے۔

تک تمام مضامین اردو میں پڑھائے جاتے ہیں ۔ کالج کے نتائج شاندار ہوتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ طلبہ کے ذہن علوم کی گہرائیوں تک پہنچ رہے ہیں ۔ طلبہ زندگی اور جذبے سے معمور ہیں ۔ کھیلوں کے مقابلوں میں شریک ہوتے ہیں تو چمپین بن کر لوٹتے ہیں تقریری مقابلوں اور مباحثوں میں حصہ لیتے ہیں تو نشانات ظفر حاصل کرتے ہیں ۔ اردو کی سربلندی ، پاکستان کی سربلندی اور اسلام کی سربلندی وہ مقصد ہے جو اساتذہ کے پیش نظر بھی ہے اور طلبہ کے بھی ۔

اردو سائنس کالج ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے ۔ کالج کیمپس کا تعمیراتی منصوبہ تقریباً ۷ کروڑ روپے کی لاگت کا ہے ۔ منصوبہ یہ ہے کہ پاکستان کے چھٹے پنجسالہ منصوبے کے اختتام تک اردو سائنس کالج میں ملک بھر کے ۵ ہزار طلبہ قومی زبان میں سائنسی علوم حاصل کر سکیں ۔ ۱۹۸۴-۸۵ء کے تعلیمی سال کے دوران طلبہ کی تعداد تین ہزار تھی ۔ اردو سائنس کالج اور اردو کالج یونیورسٹی بننے کی منزل پر ہیں ۔ صدر مملکت نے ۱۹۷۸ء میں کالج کا دورہ کیا تھا ۔ اس موقعے پر انھوں نے اعلان کیا تھا کہ کالج کو پوسٹ گریجویٹ سطح اور معیار پر لایا جائے تو کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے گا[۱] ۔ کالج میں پوسٹ گریجویٹ سطح پر تدریس کا اب معیار قائم ہو چکا ہے ۔ قومی زبان میں سائنسی علوم کی کامیاب تدریس ایک بڑی تبدیلی ہے ۔ یونیورسٹی بن جانے کے بعد اردو کالج کو مرکزی حیثیت حاصل ہو جائے گی اور ملک میں فنون اور سائنس کی تعلیم میں انقلاب آ جائے گا ۔

۱- رسالہ کائنات جشن سیمیں نمبر ، ص ۹۶ -

۹ - سائنٹفک سوسائٹی پاکستان

سائنٹفک سوسائٹی ۱۹۶۳ء میں سر سید نے قائم کی تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ مغربی علوم کو اردو میں مقبول اور معروف بنایا جائے۔ انھیں یقین تھا کہ جب تک مغربی علوم لوگوں کو اپنی زبان میں حاصل نہ ہوں گے۔ ملک کی ترقی ممکن نہیں۔ سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ نے تقریباً چالیس کتابوں کا ترجمہ شائع کیا۔ بیشتر کتابیں سائنسی علوم و فنون اور تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں۔ سر سید اردو میں شائع شدہ تمام کتابوں کا اشاریہ تیار کرنا چاہتے تھے جس میں کتاب کا نام، مصنف کے مختصر حالات، زمانہ تصنیف اور اہم مضامین کی تلخیص شامل ہو۔ انھوں نے ایک اردو لغت کی ترتیب بھی شروع کر دی تھی۔ یہ دونوں کام، جو سر سید سر انجام نہ دے سکے تھے، زیادہ بڑے پیمانے پر انجمن ترقی اردو اور اردو ڈکشنری بورڈ "قاموس الکتب" اور "اردو لغت" کی صورت میں مکمل کر رہے ہیں۔ پاکستان سائنٹفک سوسائٹی بھی سر سید کے مقاصد کو پورا کر رہی ہے۔ یہ سوسائٹی، سائنٹفک سوسائٹی علی گڑھ کی جانشین ہے جسے ۱۹۵۵ء میں جامعہ کراچی میں قائم کیا گیا۔

پاکستان سائنٹفک سوسائٹی بے سر و سامانی کے عالم میں قائم ہوئی لیکن اس کے بانی اردو، پاکستان اور سائنس تینوں کی خدمت کے جذبے سے سرشار تھے۔ اکیس صاحبان علم پر مشتمل مجلس قائمہ نے اس کے قواعد و ضوابط مرتب کیے۔ سوسائٹی کا مقصد اولین یہ قرار پایا کہ عام فہم اردو زبان میں سائنسی علوم کو پاکستان بھر میں پھیلایا اور مقبول عام بنایا جائے۔ اس مقصد کے لیے تحریر اور تقریر دونوں ذرائع استعمال کیے جائیں[1]۔ اغراض و مقاصد میں سائنسی تحقیقات و ترقی کو ملک کے صنعتی اور متعلقہ مسائل سے باہمی امداد کے لیے مربوط کرنا،

---

۱ - پاکستان سائنٹفک سوسائٹی (تعارف)۔

سائنسی علوم کو ملک کی زبان میں منتقل کرنا تاکہ عوام اس سے استفادہ کر سکیں نیز سائنسی تحقیقات کی امانت اور اشاعت شامل ہیں[1]۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے طے کیا گیا کہ ایک دوماہی سائنسی رسالہ "جدید سائنس" کے نام سے جاری کیا جائے اور سال میں ایک مرتبہ سائنس کانفرس منعقد کی جائے جس میں پاکستان بھر کے سائنس دان شریک ہوں اور جس کی تمام کارروائی اردو میں ہو۔

ابتدا میں ڈاکٹر افضال حسین قادری سوسائٹی کے معتمد عمومی اور روح رواں تھے۔ ان کی وفات سے اب تک میجر آفتاب حسن مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں۔ وہ سوسائٹی کے معتمد عمومی اور جدید سائنس کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ جدید سائنس کی مجلس ادارت میں دو درجن کے قریب صاحبان علم شامل ہیں۔ ان میں سے دس صاحبان مختلف سائنسی علوم کے الگ الگ خصوصی مدیر ہیں[2]۔ جدید سائنس میں ملک کے ممتاز سائنسدانوں کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس سے سائنس کو بھی فروغ حاصل ہو رہا ہے اور اردو کا دامن بھی وسیع ہو رہا ہے۔

پاکستان سائنٹفک سوسائٹی کے زیر اہتمام ایک ماہانہ رسالہ "سائنس بچوں کے لیے" بھی شائع ہوتا ہے۔ اس رسالے کے ماضی کے متعدد قارئین اب سائنسدان بن چکے ہیں۔ ملک میں سائنسی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے نوجوان لڑکپن سے سائنسی شعور حاصل کریں۔ سوسائٹی کی لاہور شاخ ایک پندرہ روزہ رسالہ بھی شائع کرتی ہے۔ اس کا نام "سائنس نامہ" ہے۔

ان رسالوں کے علاوہ سوسائٹی عام فہم سائنسی کتابیں شائع کرتی ہے۔ برقیات نوجوانوں کے لیے، زعمائے سائنس، فتوحات سائنس، جدید سائنس کی کامرانیاں، کیوں اور کیسے: سائنس سے پوچھیے،

۱۔ "جدید سائنس"، جشن سیمیں نمبر: اداریہ۔

۲۔ تفصیل کے لیے "جدید سائنس" کا کوئی شمارہ دیکھا جا سکتا ہے۔

ہوائی جہاز کی کہانی اور مچھلی گھر وغیرہ کتب اس ذیل میں آتی ہیں -

سوسائٹی کے زیر اہتمام عموماً ہر ماہ ایک سائنسی مجلس منعقد ہوتی ہے جس میں سائنسی موضوعات پر مذاکرے کی شکل میں گفتگو ہوتی ہے - یا کوئی سائنس دان مقالہ پیش کرتا ہے - سالانہ کانفرنسوں کے دوران بھی ایک اہم لیکچر ''ابن سینا'' لیکچر کے نام سے کوئی ماہر سائنس دان کسی اہم موضوع پر دیتا ہے - یہ لیکچر عام فہم زبان میں ہوتا ہے - پاکستان سائنٹفک سوسائٹی اردو میں سائنسی کتابوں، پاکستان میں بنے ہوئے سائنسی آلات اور مختلف نوادر کی نمائش بھی منعقد کرتی ہے -

سوسائٹی کے پیش نظر ایک بڑا مقصد دو کتابیں شائع کرنا ہے - ایک عام فہم سائنسی انسائیکلوپیڈیا - یہ کتاب ''جدید معلومات سائنس'' کے نام سے دس جلدوں میں شائع ہونا ہے - دوسری کتاب کا نام ہے ''ثروت پاکستان'' یہ پانچ جلدوں میں ہوگی اور اس میں پاکستان کی حیوانی، نباتی، ارضیاتی اور آثاریاتی دولت کا تفصیل سے بیان ہوگا - سوسائٹی کو وزارت تعلیم اور وزارت سائنس سے مالی امداد ملتی ہے لیکن وہ معمولی ضروریات ہی کے لیے بمشکل کافی ہوتی ہے - میجر آفتاب حسن لکھتے ہیں[1] :

''جدید معلومات سائنس، اور ثروت پاکستان، کا منصوبہ تقریباً چھ سال سے سال بہ سال پیش کیا جاتا ہے لیکن جس رقم کی ضرورت ہے وہ حاصل نہیں ہوتی - اس لیے ہم مجبور ہیں کہ چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کریں : مثلاً

(۱) مسلمانوں کی جغرافیائی خدمت -

(۲) اسلامی دور کے مسلم سائنسدان -

شائع کرنے والے ہیں - جن کی طباعت کے انتظامات بھی مصنف نے کیے ہیں - ہماری ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ کتاب کا مواد دوسری علمی ضروریات کے لحاظ سے صحیح ہو''

---

۱ - مکتوب میجر آفتاب حسن مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۸۵ء

پاکستان سائنٹفک سوسائٹی کی سالانہ کانفرنسیں اردو اور سائنس دونوں کے فروغ کے سلسلے میں منفرد اہمیت رکھتی ہیں۔ ان کانفرنسوں میں ملک بھر کے سائنس دان جمع ہوتے ہیں اور اردو میں مقالات پیش کرتے ہیں۔ پہلی کانفرنس ۱۹۵۸ء میں کراچی میں ہوئی۔ متعدد سالانہ کانفرنسیں کراچی ہی میں منعقد ہوئیں۔ ۱۹۶۶ء میں آٹھویں سالانہ کانفرس زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ہوئی۔ اس کے بعد لاہور، ملتان، کوئٹہ، پشاور، فیصل آبار اور اسلام آباد میں سالانہ کانفرس علمی اداروں کی میزبانی میں منعقد ہوتی رہی۔ سوسائٹی کی سالانہ کانفرس ملک کے سائنسدانوں کا سالانہ اجتماع ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کانفرنس کو پاکستان میں قومی سائنسی کانفرنس کا درجہ حاصل ہو گیا ہے۔ قومی زبان کے ذریعے سائنس کی اشاعت کا مقصد جو سوسائٹی کے پیش نظر ہے اس طرح خاصی حد تک پورا ہو رہا ہے۔

پاکستان سائنٹفک سوسائٹی کی موجودہ عمارت اب ناکافی ہے۔ جامعہ کراچی نے سوسائٹی کو تقریباً ۵ کنال کا پلاٹ عنایت کیا ہے۔ دو منزلہ عمارت کا نقشہ بھی تیار ہے۔ عمارت کے خرچ کا اندازہ ۱۵ لاکھ روپے ہے۔ دوسری ساری ضروریات سمیت تخمینہ تیس لاکھ کا ہے۔ اس سلسلے میں میجر آفتاب حسن لکھتے ہیں[۱]:

"ایوان سائنس کی تعمیر کی ابتدا ہوئی ہے اور اس کا کام رفتہ رفتہ چلتا رہے گا اس میں زیادہ تیزی نہیں آئی ہے۔ دعا فرمائیے"۔

۱۔ مکتوب میجر آفتاب حسن مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۸۵ء۔

۱۰ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی

ڈاکٹر بشیر احمد ، سابق وائس چانسلر : جامعہ پنجاب ، ۱۹۵۵ء میں ایک سائنس کانفرس میں شرکت کے لیے چین گئے تو یہ احساس لے کر لوٹے کہ سائنسی علوم کی ترویج و تدریس اپنی زبان میں انتہائی ضروری ہے[1] اس سے پہلے ڈاکٹر سید عبداللہ جامعہ پنجاب میں اردو اکیڈمی کے قیام کی تجویز پیش کر چکے تھے اور ایک کمیٹی کی تشکیل بھی ہوگئی تھی جس نے اردو میں علمی اور فنی کتابوں کی تالیف اور ترجمے کا منصوبہ بنا کر منظور بھی کرالیا تھا لیکن اس منصوبے پر عمل کی نوبت نہیں آئی تھی - ڈاکٹر بشیر احمد نے اردو اکیڈمی یونیورسٹی سے باہر قائم کی - ۲۹ دسمبر ۱۹۵۵ء کو اس کا باقاعدہ افتتاح ہوا - اس موقع پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے اکیڈمی کے حسبِ ذیل مقاصد بیان کیے تھے -

۱ - اردو میں اعلیٰ درجے کی سائنسی کتابوں کی تصنیف و تالیف -

۲ - عوام تک سائنس پہنچانا اور انھیں ذہنی طور پر سائنس سے وابستہ کرنا -

۳ - اردو ادب کے سرمائے میں اضافہ کرنا اور اسے زندگی کے تمام شعبوں میں ذریعہ اظہار بنانا خصوصاً تعلیم ، تجارت اور انتظامی امور کے شعبوں میں -

صرف دو برس بعد ڈاکٹر بشیر احمد کا انتقال ہوگیا - ان کی جگہ ڈاکٹر رضی الدین صدیقی اکیڈمی کے ڈائیریکٹر بنے - جنرل سیکرٹری شروع سے ڈاکٹر سید عبداللہ تھے - یہی دو صاحبان اکیڈمی کے دستورِ اساسی میں

---

۱ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کی ۲۵ سالہ روداد کارکردگی ص ۲ : شائع کردہ ڈاکٹر سید عبداللہ -

بنیادی ارکان قرار پائے اور اکیڈمی کے تاحیات ڈائریکٹر اور جنرل سیکرٹری ہیں ۔ دستور کی رو سے اکیڈمی کے مقاصد حسب ذیل ہیں[1] :

(ا) قومی زبان اردو کے علمی ذخیرے کو باثروت بنانا ۔

(ب) اردو زبان کو ہر پہلو سے ترقی دینا اور اسے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کی سطح پر لانا ۔

(ج) اردو میں تصنیف و ترجمہ کا اہتمام کرنا ۔

(د) اردو زبان میں علوم و فنون کی اشاعت اور اس زبان کی ترویج و اشاعت کے لیے جملہ ممکن ذرائع اختیار کرنا ۔

اکیڈمی کی ۲۵ سالہ روداد کارکردگی میں ڈاکٹر سید عبداللہ نے مندرجہ بالا مقاصد کے علاوہ کچھ اور مقاصد بھی بیان کیے ہیں جو یہ ہیں :

۱ ۔ اردو ذریعۂ تدریس و امتحان کی مہم ۔

۲ ۔ اردو دفتری زبان کی مہم ۔

۳ ۔ اردو میں مختلف سائنسی موضوعات پر مضمون نویسی کے انعامی مقابلوں کا انعقاد ۔

۴ ۔ اردو میں سائنسی موضوعات پر ماڈل لیکچروں کا اہتمام ۔

۵ ۔ اردو کالج کا قیام ۔

ڈائریکٹر اور جنرل سیکرٹری کے علاوہ اکیڈمی کا ایک ڈپٹی ڈائریکٹر اور ایک خازن ہوتا ہے ۔ مجلس عاملہ ۸ سے ۱۵ ارکان پر مشتمل ہوتی ہے جو عہدیداروں کے علاوہ مجلس اعلیٰ کے ارکان کو بھی منتخب کرتی ہے ۔ مجلس اعلیٰ میں ۳۲ سے ۶۰ تک ارکان ہوتے ہیں ۔

۱۹۶۰ء سے حکومت مغربی پاکستان نے اکیڈمی کو مالی امداد

---

۱ ۔ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کا دستور اساسی ص ۲ : شائع کردہ ڈاکٹر سید عبداللہ ۔

دینا شروع کی ۔تین سال بعد امداد پچیس ہزار سے پچاس ہزار روپے سالانہ کر دی گئی ۔ لیکن اس رقم سے ساڑھے بارہ ہزار روپے اردو اکیڈمی بہاولپور کے لیے مخصوص کر دیے گئے اور ۱۹۶۵ء میں جنگ کی وجہ سے امداد میں ۵ فیصد کی تخفیف ہو گئی ۔ مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کی خدمات مختصراً حسب ذیل ہیں ۔

اکیڈمی نے سائنسی موضوعات پر لیکچروں کا اہتمام کیا جن میں میڈیکل اور انجینئرنگ کے موضوعات شامل تھے ۔ اس طرح ان لوگوں کا خیال غلط ثابت ہوا جو یہ کہتے تھے کہ اردو میں سائنسی مضامین نہیں پڑھائے جا سکتے ۔ یہ سلسلہ ۱۹۶۱ء سے شروع ہوا اور ۱۹۶۴ء تک جاری رہا ۔ اس طرح عوام میں سائنس سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے سائنسی موضوعات پر مضمون نویسی کے مقابلوں کا اہتمام کیا گیا ۔ ان مقابلوں میں طلبہ کے علاوہ عام لکھنے والے بھی شرکت کرتے رہے ۔ جن طلبہ نے بی اے ، بی ایس سی اور ایم اے ، ایم ایس سی کے امتحانات اردو میں دیے اور پہلی دوسری یا تیسری پوزیشن حاصل کی اکیڈمی نے ان میں بھی انعامات تقسیم کیے ۔ انعامات کا سلسلہ ۱۹۶۱ء سے شروع ہوا اور دس برس تک جاری رہا ۔

مغربی پاکستان اردو اکیڈمی قومی زبان کے فروغ اور اسے ذریعہ تدریس و امتحان بنانے کے لیے عملی جد و جہد کرتی رہی ہے ۔ اسی سلسلے میں ۱۹۶۴ء میں اردو کالج قائم کیا گیا جس میں بی ایس سی کی سطح تک طبیعات ، کیمیا اور نباتیات کے مضامین اردو میں پڑھائے گئے لیکن مالی دشواریوں کے باعث ایک دو برسوں میں کالج بند ہو گیا ۔

ڈاکٹر سید عبداللہ انجمن ترقی اردو لاہور کے ناظم اور مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کے معتمد عمومی کی حیثیت سے بڑی شاندار اردو کانفرنسیں منعقد کرتے رہے ہیں ۔ ڈاکٹر صاحب نے اکیڈمی کی ۲۵ سالہ روداد میں ان کانفرنسوں کی تفصیل بیان کی ہے ۔ ان کانفرنسوں کا سلسلہ ۱۹۶۱ء سے شروع ہرا اور اٹھارہ بیس برس تک جاری رہا ۔ یہ کانفرنسیں لاہور کے علاوہ راولپنڈی ، سیرپور ، سرگودھا اور پشاور میں بھی منعقد ہوئیں اور ان میں ملک بھر سے اردو انجمنوں کے نمائندے شرکت کرتے

رہے - نفاذ اردو کے لیے ماحول بنانے کے سلسلے میں ان کانفرنسوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا - اردو انجمنوں کی سالانہ کانفرنسوں کے علاوہ اردو تدریس کانفرنس ، قائد اعظم اردو کانفرنس ، علامہ اقبال اردو کانفرنس اور انگریزی اردو جائزہ کانفرنس بطور خاص قابل ذکر ہیں - فروغ اردو کے لیے وقتی مہمات بھی جاری رہیں - مثال کے طور پر موٹر گاڑیوں کے نمبر ، دکانوں کے سائین بورڈ ، مکانوں کے نام ، عید کارڈ ، ملاقات نامے اور ہوٹلوں کا کاروبار وغیرہ اردو میں کرنے کے لیے اردو انجمنوں کے مندوبین کے جلوس نکالے گئے - ایسے جلوسوں کی مختلف موقعوں پر قیادت لیڈی عبدالقادر صاحب ، ابوالاثر حفیظ جالندھری ، مولانا غلام رسول مہر ، آغا شورش کاشمری اور جناب جمیل الدین عالی نے کی -

اکیڈمی کی مطبوعات میں شیخ منہاج الدین مرحوم کی قاموس الاصطلات خاص اہمیت کی حامل ہے - سائنس ، نفسیات ، معاشریات ، اقبالیات ، مالیات ، ادب اور فلسفے کی موضوع پر اکیڈمی کی مطبوعات کی تعداد ساٹھ تک پہنچی ہے - (فہرست مطبوعات ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے) -

---

۱۱ - اردو اکیڈمی بہاولپور

اردو اکیڈمی بہاولپور ۱۹۵۹ء میں قائم ہوئی - ۱۹۶۰ء میں اس کا باقاعدہ افتتاح ہوا - اکیڈمی کے محرک جناب مسرت حسین زبیری تھے - جو اس وقت کمشنر بہاولپور تھے - جناب مسعود حسن شہاب اور بہاولپور کے دوسرے صاحبان علم اردو اکیڈمی کے قیام کے پر جوش حامی تھے - قواعد کی رو سے اکیڈمی کا صدر کمشنر بہاولپور ہوتا ہے - تین دوسرے عہدیدار نائب صدر ، جنرل سیکرٹری اور سیکرٹری مالیات صدر نامزد کرتا ہے - مجلس منتظمہ میں عہدیداروں کے علاوہ تین ارکان ہوتے ہیں - ناظم تعلیمات (کالجز) اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر اطلاعات بلحاظ عہدہ مجلس منتظمہ کے رکن ہوتے ہیں - تیسرے رکن کو صدر نامزد کرتا ہے - اکیڈمی کے قیام سے اب تک جنرل سیکرٹری شہاب دہلوی چلے آ رہے ہیں - اکیڈمی کے قیام اور فروغ کے سلسلے میں ان کی خدمات بہت نمایاں ہیں -

اکیڈمی کے اغراض و مقاصد مختصراً حسب ذیل ہیں :

۱ - عالمی زبانوں میں اردو کی علمی و ادبی حیثیت کو ممتاز کرنا -

۲ - علوم و فنون کے فروغ و ارتقا کے لیے اردو میں ترجمہ ، تالیف ، تصنیف اور تحقیق کے شعبے قائم کرنا -

۳ - اردو زبان کی قدیم و جدید کتب پر مشتمل ایک مرکزی کتب خانہ قائم کرنا -

۴ - قلمی نسخہ جات ، نوادرات اور مخطوطات کی فراہمی اور ان کی حفاظت -

۵ - ایک علمی اور ادبی مجلے کے ذریعے مختلف علوم و فنون پر معیاری تحقیقی مضامین شائع کرنا -

۶ - بہاولپور میں اردو یونیورسٹی کے خیال کو عملی جامہ پہنانا -

۷ - دوسری زبانوں کی اہم کتب کا اردو میں ترجمہ کرنا اور اردو کی معیاری کتابوں کے دوسری زبانوں میں ترجمے کا انتظام کرنا -

۸ - علمی موضوعات پر مذاکروں کا اہتمام کرنا -

۹ - بہاولپور کے علاقائی ادب و ثقافت کی صحت مند اقدار کی ہمت افزائی کرنا -

۱۰ - اردو کے رائج الوقت نصاب تعلیم کی اصلاح میں ارباب اختیار سے تعاون -

۱۱ - اہل قلم کی معیاری تخلیقات کی اشاعت میں اعانت و مشورہ -

۱۹۸۴ء کے اواخر تک اکیڈمی کی مطبوعات کی تعداد تیس تک پہنچتی ہے - ادب و لسانیات پر چودہ ، تاریخ و ثقافت اور مذہب پر تین اور فنی و علمی موضوعات پر چار کتابیں طبع ہوئیں - دوسری زبانوں سے اردو میں تراجم کی تعداد نو ہے - ایک سہ ماہی اردو مجلہ "الزبیر" ۱۹۶۱ء سے شائع ہو رہا ہے - "الزبیر" کے خاص نمبر ایک درجن سے زیادہ ہیں - ان کے نام یہ ہیں : غیر ملکی افسانے نمبر ، اردو افسانے نمبر ، آپ بیتی نمبر ، کتب خانہ نمبر ، مرزا غالب نمبر ، تحریک آزادی نمبر ، ادبی معرکے نمبر ، آثار قدیمہ نمبر ، قائد اعظم نمبر ، علامہ اقبال نمبر ، چولستان نمبر ، اصناف ادب نمبر ، بہاولپور نمبر -

اردو اکیڈمی بہاولپور وقتاً فوقتاً ادبی اجتماعات اور مجالس مذاکرہ کا اہتمام بھی کرتی ہے - مشہور اہل قلم کے ساتھ شامیں بھی رکھی جاتی ہیں اور مشاہیر کے یوم بھی منائے جاتے ہیں -

اکیڈمی کے مقاصد بہت بڑے ہیں لیکن وسائل بہت محدود ہیں - شروع شروع میں مرکزی حکومت امداد دیتی تھی جو بعد میں بند کر دی گئی - پنجاب کی صوبائی حکومت کم و بیش چار ہزار روپے سالانہ گرانٹ دیتی رہی ہے - یہ گرانٹ ایک اکیڈمی کے لیے نہ ہونے کے برابر تھی - لیکن اب صورتِ حال بہتر ہوگئی ہے - ۱۹۸۴ء سے صوبائی حکومت نے گرانٹ بڑھا کر پچیس ہزار روپے کر دی ہے - اکادمی ادبیاتِ

پاکستان کی طرف سے بھی بیس ہزار روپے کی امداد ملنے لگی ہے۔ کچھ آمدنی اردو اکیڈمی کی مطبوعات کی فروخت سے بھی حاصل ہو جاتی ہے[1]۔

اردو اکیڈمی بہاولپور اپنے بعض مقاصد کے حصول میں کامیاب رہی ہے۔ وسائل میں اضافے سے اکیڈمی کی کارگردگی بہتر ہونے کی توقع ہے۔ اکیڈمی کا اپنا دفتر اور کتب خانے کے لیے اپنی عمارت نہیں ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے جگہ کی بھی ضرورت ہے اور خصوصی گرانٹ کی بھی۔

۱۔ قلمی رپورٹ از مسعود حسن شہاب دہلوی۔ بعنوان اردو اکیڈمی بہاولپور۔

۱۲ - ادارۂ تالیف و ترجمہ : جامعہ پنجاب

ادارہ تالیف و ترجمہ کے محرک پروفیسر حمید احمد خان تھے - اس وقت وہ اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل تھے - انہوں نے جامعہ پنجاب کے وائس چانسلر کو ۱۹۶۱ء کے اواخر میں ایک خط لکھا جس میں ان کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی گئی تھی کہ قومی تعلیمی کمیشن نے انگریزی کی بجائے اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لیے جو سفارشات کی ہیں انھیں عملی جامہ پہنانے کے لیے پنجاب یونیورسٹی کو کوئی مؤثر قدم اٹھانا چاہیے - پروفیسر حمید احمد خان کی تجویز سے اتفاق کرتے ہوئے یونیورسٹی نے ۱۹۶۲ء میں ادارۂ تالیف و ترجمہ کے نام سے ایک مجلس قائم کی جس کے صدر جسٹس ایس اے رحمان اور کنوینر پروفیسر حمید احمد خان مقرر ہوئے - ان کے علاوہ مجلس کے ارکان میں چھ نامور صاحبان علم شامل تھے آگے چل کر یہ تعداد چودہ تک پہنچ گئی اور سید وقار عظیم کو ادارے کا جزوقتی مہتمم بنایا گیا - ۱۹۷۰ء کے آخر تک انہی کی نگرانی میں ادارے نے کام کیا - بعد ازاں ڈاکٹر سید عبداللہ ادارے کے ناظم مقرر ہوئے -

ادارۂ تالیف و ترجمہ نے سب سے پہلے اصطلاحات سازی کی طرف توجہ دی - ۱۹۶۲ء سے ۱۹۷۰ء تک معاشیات ، سیاسیات ، نفسیات ، اطلاقی نفسیات ، منطق ، کپڑے اور بافتنی اشیا ، غذا اور غذائیت ، پرورش اطفال اور حیوانیات کی تقریباً چالیس ہزار اصطلاحوں کا استناد ہوا - ڈاکٹر سید عبداللہ ، پروفیسر محمود احمد خان اور سید وقار عظیم مجلس استناد کے مستقل رکن تھے - اس دوران بعض مضامین کی کتابیں بھی شائع کی گئیں -

۱۹۷۱ء میں ادارے کی تنظیم نو ہوئی اور توجہ وضع اصطلاحات کی بجائے سائنسی موضوعات پر کتابیں لکھوانے کی طرف مبذول ہو گئی - ماہرین کے مشورے سے دس موضوعات چنے گئے جن پر یونیورسٹی کے

اساتذہ نے مونوگراف/کتابیں لکھیں ۔ اب تک تقریباً تیس کتابیں شائع ہو چکی ہیں[1] ۔ ان میں "اضافیت کا نظریہ خصوصی"، ہم ربطی کیمیا، فولاد سازی، ایٹم کی ساخت، شماریاتی میکانیات، مرکزائی کیمیا، فونڈری ٹکنالوجی، تجاذب اور سیاروی حرکت، مرکزائی اشعاع اور زراعت میں ان کی اہمیت، کیمیائی بندو ساخت، صنعتی معاشریات، قاموس نباتات، پاکستان کی معدنی دولت، فولادی کنکریٹ، دھاتیں اور ان کے استعمالات، رنگ نگاری، اور ارتقا شامل ہیں ۔ ادارۂ تالیف و ترجمہ کا پروگرام ہے کہ آئندہ برسوں میں حسب ذیل مضامین سے متعلق مونوگراف/کتابیں شائع کی جائینگی[2] ۔

۱ ۔ علم طبقات الارض
۲ ۔ نباتیات
۳ ۔ حیوانیات
۴ ۔ فلکیات
۵ ۔ ریاضی
۶ ۔ علم دواسازی
۷ ۔ میٹالرجی
۸ ۔ انجنیئری
۹ ۔ زراعت
۱۰ ۔ جغرافیہ
۱۱ ۔ کیمسٹری
۱۲ ۔ طبیعیات
۱۳ ۔ معاشیات
۱۴ ۔ فلسفہ
۱۵ ۔ نفسیات اور قانون

ادارۂ تالیف و ترجمہ ڈاکٹر سید عبداللہ کی سربراہی میں کام کر رہا ہے ۔ ادارے میں ضیاء احمد رضوی اور ملک عبدالرحمان علمی رفیق ہیں ۔ مجلس منظمہ میں وائس چانسلر کے علاوہ جسٹس ایس اے رحمان، ڈاکٹر بدرالدین، ڈاکٹر یامین خان نیازی اور ڈاکٹر رفیق احمد شامل ہیں ۔ سائنسی کتب کی تیاری کے سلسلے میں سائنسدانوں کی ایک بے قائدہ سی کمیٹی ہے جس سے مشورے لیے جاتے ہیں ۔

---

۱ ۔ مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے ۔

۲ ۔ ادارہ تالیف و ترجمہ : اغراض و مقاصد مرتبہ سید ضیا احمد رضوی ۔

۱۳ - شعبۂ تاریخ ادبیات : جامعہ پنجاب

شعبۂ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند ، جامعہ پنجاب میں ۱۹۶۳ء میں قائم ہوا - جامعہ پنجاب کے وائس چانسلر جو اس وقت پروفیسر حمید احمد خاں تھے اس منفرد تصنیفی منصوبے کے اعزازی مدیر اعلیٰ قرار پائے - گروپ کیپٹن سید فیاض محمود کو مدیر انتظامی و رابطہ افسر مقرر کیا گیا -

پروفیسر علاؤ الدین صدیقی جو بعد میں وائس چانسلر اور تاریخ ادبیات کے مدیر اعلیٰ بنے ''پیش لفظ'' میں وضاحت کرتے ہیں کہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ ان فکری عوامل اور شعائر زندگی کی نشاندہی کی جائے جس سے اس برصغیر کے مسلمانوں کی ثقافتی زندگی اور معاشرتی اقدار کی تعمیر ہوئی - ادب میں مذہب ، تصوف ، فلسفہ ، اخلاقیات ، تاریخ ، لسانیات ، شاعری ، افسانے ، انشائیات ، مکتوبات ہر چیز شامل ہے - ہم نے کوشش کی ہے کہ جس جس زبان میں بر صغیر کے مسلمانوں نے اپنے رنج و مسرت ، اپنی فکر و نظر ، اپنی امنگوں اور عزائم کو متجسم کیا ہے ، ان کے شاہپاروں اور ان کے مصنفین سے اپنے ہم وطنوں اور باہر کی دنیا کو روشناس کرایا جائے -

مدیر عمومی سید فیاض محمود نے جو ''تعارف'' لکھا ہے اس کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو :

''اس تاریخ کی تدوین میں دو تین باتیں خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھی گئی ہیں - اول یہ کہ کسی قوم کی تہذیبی اور ادبی تاریخ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس قوم کی لسانی ، ادبی اور معاشرتی سرگرمیوں کا پوری طرح اور ہمدردانہ انداز سے محاسبہ نہ کیا جائے - اس لیے ہم نے کوشش کی ہے کہ عربی ، فارسی ، ترکی ، اردو ، بنگلہ ، پشتو ، پنجابی ، سندھی ، کشمیری ،

بلتی ، شینا ، بروشسکی ، کھوار ، ہندکو ، سرائیکی ، بلوچی اور بروہی غرض ہر اس زبان کے معاشرتی اور فکری پس منظر کی نشاندہی کی جائے جو پاکستان میں بولی گئی ہے یا بولی جاتی ہے اور جو ادبی تخلیقات اس ماحول سے ابھرتی ہیں ۔ خواہ وہ ضرب الامثال ہوں یا لوک کہانیاں ، گیت ہوں یا لوریاں ، ان میں رزم ، تصوف ، فکر اور عمیق جذبات کی ترجمانی ہو یا محض تفنن طبع کا سامان سبھی کا تاریخی اور تنقیدی جائزہ لے کر اپنی قوم کی ادبی تاریخ مرتب کی جائے ۔ چنانچہ ہم نے زندگی کے ہر پہلو ، زبان کے ہر انداز اور فکر کی ہر جہت کی ترجمانی کرنے کی کوشش کی ہے ۔ اس طرح یہ تاریخ کامل طور پر اور صحیح معنوں میں ہماری ثقافت کی آئینہ دار ہو جاتی ہے" ۔

شعبۂ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند کی مجلس منتظمہ حسب ذیل حضرات پر مشتمل تھی :

۱ ۔ پروفیسر علاؤالدین صدیقی	...	صدر مجلس منتظمہ
۲ ۔ جسٹس ایس اے رحمان	...	رکن
۳ ۔ ڈاکٹر شیخ محمد اکرام	...	رکن
۴ ۔ کرنل مجید ملک	...	رکن
۵ ۔ وفاقی سیکرٹری تعلیم	...	رکن
۶ ۔ صوبائی سیکرٹری مالیات	...	رکن
۷ ۔ گروپ کیپٹن سید فیاض محمود	...	رکن

مجلس ادارت میں حسب ذیل صاحبان علم شامل تھے :

پروفیسر علاؤالدین صدیقی	...	مدیر اعلیٰ
سید فیاض محمود	...	مدیر عمومی
پہلی جلد مقدمہ	...	مصنف سید فیاض محمود
دوسری جلد (عربی ادب ۷۱۲ء — ۱۹۷۰ء)	...	مدیر خصوصی پروفیسر عبدالقیوم
تیسری جلد (فارسی ادب ۱۰۰۰ء — ۱۵۲۶ء)		مدیر خصوصی ڈاکٹر وحید مرزا

چوتھی جلد	مدیر خصوصی	پروفیسر مرزا مقبول بیگ بدخشانی
(فارسی ادب ۱۵۲۶ء—۱۷۰۷ء)		
پانچویں جلد	مدیر خصوصی	پروفیسر وزیرالحسن عابدی
(فارسی ادب ۱۷۰۷ء—۱۹۰۷ء)		
چھٹی جلد	مدیر خصوصی	ڈاکٹر وحید قریشی
(اردو ادب—۱۷۰۷ء)		
ساتویں جلد	مدیر خصوصی	پروفیسر وقار عظیم
(اردو ادب ۱۷۰۷ء—۱۸۰۳ء)		
آٹھویں جلد	مدیر خصوصی	سید فیاض محمود
(اردو ادب ۱۸۰۳ء—۱۸۵۷ء)		
نویں جلد	مدیر خصوصی	ڈاکٹر عبادت بریلوی
(اردو ادب ۱۸۵۷ء—۱۹۱۴ء)		
دسویں جلد	مدیر خصوصی	سید فیاض محمود
(اردو ادب ۱۹۱۴ء—۱۹۷۰ء)		
گیارہویں جلد	مدیر خصوصی	ڈاکٹر سید علی اشرف
(بنگالی ادب اول)		
بارہویں جلد	مدیر خصوصی	ڈاکٹر سید علی اشرف
(بنگالی ادب دوم)		
تیرہویں جلد	مدیر خصوصی	سید فیاض محمود
(علاقائی ادبیات مغربی پاکستان اول)		
چودھویں جلد	مدیر خصوصی	سید فیاض محمود
(علاقائی ادبیات مغربی پاکستان دوم)		
پندرہویں جلد	مدیر خصوصی	سید فیاض محمود
(علاقائی ادبیات ہند)		
سولھویں جلد	مدیر خصوصی	سید فیاض محمود
(خلاصہ جملہ جلد ہائے ادبیات در انگریزی)		

صد سالہ تاریخ جامعہ پنجاب میں ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار نے لکھا ہے کہ گروپ کیپٹن سید فیاض محمود کو دو مرتبہ دو دو سال کی توسیع دی گئی۔ بدقت تمام تاریخ ادبیات کی چودہ جلدیں شائع ہوئیں۔ مقدمے کی جلد اور سب جلدوں کا انگریزی ملخص تیار نہ ہو سکا۔ سید فیاض محمود کو ۱۹۷۲ء میں فارغ کر دیا گیا۔ بقیہ کام ایک کمیٹی کے سپرد ہوا جس میں پروفیسر ڈاکٹر عبدالشکور احسن اور ڈاکٹر عبادت بریلوی شامل تھے۔ ڈاکٹر عبادت بریلوی نے اپنی نگرانی میں مقدمے کی جلد اور باقی طبع شدہ جلدوں کا اشاریہ تیار کروا کے شائع کیا۔

تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند ایک بڑا منصوبہ تھا جس کے لیے بیرونی سکالروں کا بھی تعاون حاصل کیا گیا اور معاوضے پر ابواب لکھوائے گئے۔ پنجاب یونیورسٹی کے علاوہ مرکزی حکومت نے بھی اس کے لیے مالی وسائل مہیا کیے اور یہ پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ بلا شبہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند جامعۂ پنجاب کا ایک اہم کارنامہ ہے۔

نوٹ: اب یہ شعبہ ختم ہو چکا ہے اور اس کے جملہ اثاثے پرنسپل اورینٹل کالج کی تحویل میں ہیں۔

۱۴ - مجلس وضع اصطلاحات : جنرل ہیڈ کوارٹرز

مجلس وضع اصطلاحات ، جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ، ۱۹۵۲ء میں قائم کی گئی - بریگیڈیر گلزار احمد پانچ سال تک اس کے صدر رہے - مجلس وضع اصطلاحات کا مقصد یہ تھا کہ فوج کے تمام شعبوں سے متعلق جتنی بھی انگریزی اصطلاحات ہیں ان کا اردو ترجمہ کیا جائے - یہ کام جنگ کرنے والے فوجی افسروں اور جوانوں نے سر انجام دیا - اس کے لیے سائنسی طریق کار اختیار کیا گیا - جنرل ہیڈ کوارٹرز میں ایک شعبہ تراجم ہے - اس شعبے کے دو آدمی جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں سے واقف ہوتے کسی یونٹ میں چلے جاتے - مہینہ دو مہینہ وہاں رہ کر انگریزی اصطلاحات کو استعمال ہوتے ہوئے دیکھتے - پھر وہ ہر انگریزی اصطلاح کی دو چار اردو متبادل اصطلاحیں تجویز کرتے - شعبہ تراجم یہ وضاحت کرتا کہ ان اردو الفاظ کو اردو کے مستند اساتذہ نے کس طرح استعمال کیا ہے - انگریزی اصطلاحات والا اس شعبے کا پمفلٹ مع اردو مترادفات (تجاویز) کے مجلس وضع اصطلاحات کے سپرد کر دیا جاتا - دس پندرہ روز بعد مجلس کا اجلاس ہوتا - اجلاس میں تین بریگیڈیر صاحبان کے علاوہ متعلقہ شعبے کے عہدے دار بھی شریک ہوتے - یہ عہدے دار اکثر این سی او سطح کے ہوتے اردو اصطلاح ایسی چنی جاتی جس میں انگریزی اصطلاح کا اصل مفہوم موجود ہوتا - اس بنیادی اصطلاح سے دوسری اصطلاحیں بنائی جاتیں - مثلاً "Tactics" کا ترجمہ "تدبیرات" کیا گیا - اس مناسبت سے Tactical کا ترجمہ "تدبیراتی" ہوا - یا مثلاً Strategy کے لیے "تزویرات" کی اصطلاح وضع ہوئی تو Strategical کا ترجمہ "تزویراتی" قرار پایا - بنیادی اصطلاح ، اصطلاحات کے پورے سلسلے میں موجود ہوتی - وضاحت کے لیے حسب ذیل اصطلاحات ملاحظہ کیجیے -

تزویراتی منصوبہ	Strategical Plan
تزویزاتی ہدف	Strategical Target

بمباری	Bombardment
ترازو بمباری	Level Bombardment
غوطہ بمباری	Dive Bombardment

برگیڈیر گلزار احمد بیان کرتے ہیں کہ موزوں عسکری اصطلاحات کے سلسلے میں ہمیں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی ۔ ان اصطلاحات کے بل بوتے پر فن جنگ پر پرنسٹن یونیورسٹی کی شائع کردہ کتاب Makers of Modern Strategy کا اردو ترجمہ منظر عام پر آ چکا ہے[1] ۔

منظوری کے بعد اصطلاحات شائع کر دی جاتیں ۔ ان اصطلاحات کی بنیاد پر ۱۹۸۲ء میں انگلش اردو ملٹری ڈکشنری شائع کی گئی ۔ اب اس لغت کو از سر نو مرتب کیا جا رہا ہے جس میں کم و بیش ایک لاکھ اصطلاحات ہوں گی ۔

---

۱ ۔ "قومی زبان کا نفاذ ، چند دشواریاں" از برگیڈیر گلزار احمد : ص ۲ ۔

۱۵ - زرعی یونیورسٹی : فیصل آباد

۱۹۶۱ء میں پنجاب زراعتی کالج اور زرعی تحقیقاتی ادارہ لائل پور کا درجہ بڑھا کر زرعی یونیورسٹی قائم کی گئی - اس کے فرائض میں زرعی گریجوئیٹس کی تعلیم ، پوسٹ گریجوئیٹ سطح پر زرعی علوم کی تدریس اور تحقیق ، زرعی کارکنوں کی تربیت اور زرعی علوم کی توسیع و اشاعت شامل ہے - ان امور کی بجا آوری کے لیے کلیہ زراعت ، کلیہ زرعی انجینئری ، کلیہ پرورش حیوانات ، کلیہ علاج حیوانات ، کلیہ سائنسی علوم ، کلیہ زرعی اقتصادیات و دیہی عمرانیات ، نظامت اعلیٰ تعلیم و تحقیق اور نظامت تعلیم و توسیع زرعی کا قیام عمل میں لایا گیا - ایک کلیہ یا نظامت ایک کالج کے برابر ہے - ۱۹۷۱ء میں کالج آف انیمیل ہسبنڈری لاہور کو بھی زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ملحق کر دیا گیا ، جسے یونیورسٹی کے ایک کلیہ کی حیثیت حاصل ہے - یونیورسٹی میں وسیع و عریض کھیت ، جدید سامان سے آراستہ تجربہ گاہیں ، سبزیوں اور پھلوں کے باغات ، زرعی ورکشاپ ، ایک وسیع مرغی خانہ ، حیوانات کی پرورش گاہیں اور علاج حیوانات کا ایک ہسپتال موجود ہے - یونیورسٹی میں ۳۹ موضوعات میں ایم ایس سی اور ۲۳ مضامین میں پی ایچ ڈی کی سہولتیں میسر ہیں - یونیورسٹی میں چار سو زرعی سائنسدان ، اساتذہ کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں[1] - تحقیق کا کام طلبا اور اساتذہ دونوں کی سطح پر جاری رہتا ہے - زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ۱۹۶۱ء سے زرعی تعلیم ، زرعی تحقیق اور زرعی توسیع کے میدانوں میں قائدانہ کردار ادا کر رہی ہے -

زرعی پیداوار بڑھانے اور کاشتکاروں کو زرعی علوم و فنون سے روشناس کرنے کے لیے تقریباً ستر کورس سارا سال جاری رہے ہیں - ایسے کورسوں کی مدت دو ہفتوں سے لیکر دو برس تک ہے - یہ تمام

---

۱ - حکیم شفائی ، افسر اطلاعات زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا مضمون -

کورس اردو میں ہوتے ہیں - ان میں کھیتی باڑی ، باغبانی ، پھلوں اور سبزیوں کی کاشت ، پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ کرنے ، ان سے مصنوعات تیار کرنے ، تحفظ نباتات ، جانوروں کی پرورش ، علاج حیوانات ، گل کاری ریشم کے کیڑے پالنے ، شہد کی مکھیاں پالنے ، مرغبانی اور اسی نوعیت کے دوسرے کورس شامل ہیں - جو کاشتکار یونیورسٹی میں آ کر تعلیم حاصل نہیں کر سکتے ان کے لیے اردو خط و کتابت کے ذریعے چودہ کورسوں کا بندوبست کیا گیا ہے - تعلیم بالغاں کے سلسلے میں اور کم پڑھے لکھے لوگوں کے لیے یونیورسٹی نے بنیادی اردو الفاظ کے متعدد لغات تیار کیے ہیں - ان الفاظ کی بنا پر قاعدے اور ابتدائی کتابیں تیار کی گئی ہیں جن کی تعداد ۹۰ تک پہنچتی ہے - ان کتابچوں کے لیے معمولی پڑھے لکھے لوگ بھی زرعی ، معاشرتی اور سائنسی معلومات حاصل کر رہے ہیں -

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے تقریباً چالیس ہزار زرعی اصطلاحات پر مشتمل ایک جامع انگریزی اردو لغت مرتب کی ہے - دیہی عمرانیات اراضیات اور علاج حیوانات پر الگ الگ لغات بھی مرتب کیے گئے ہیں[1] - زرعی کارکنوں اور عام زمینداروں کے استفادے کے لیے یونیورسٹی نے اردو میں متعدد کتابیں شائع کی ہیں - جن میں زراعت تین حصے ، باغبانی کے عملی طریقے اور جانوروں کی پرورش وغیرہ شامل ہیں - اردو مطبوعات کی پوری فہرست ضمیمہ نمبر ۱ میں درج کی گئی ہے -

یونیورسٹی اردو میں تین رسالے شائع کرتی ہے - طلبہ کا ترجمان سہ ماہی رسالہ ''کشت نو'' ہے - تربیت یافتہ طلبہ کے علم کو تازہ رکھنے کے لیے اور عوام کو جدید زرعی معلومات بہم پہنچانے کے لیے ایک ماہنامہ ''شعور نو'' شائع کیا جاتا ہے - ''زرعی ڈائجسٹ'' پہلے ماہنامہ تھا اب سہ ماہی ہے - اس کا ربیع نمبر ، خریف نمبر ، مرغ و ماہی نمبر ، پھل نمبر ، سبزی نمبر اور پرورش حیوانات نمبر منفرد اہمیت کے حامل ہیں -

---

۱ - ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی ، سابق وائس چانسلر زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا ایک خطبہ بحوالہ ''پاکستان میں اردو کا مسئلہ'' : ص ۲۰۴ -

۱۶ - علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی : اسلام آباد

ملک کی کثیر آبادی کے لیے بھرپور تعلیمی سہولتوں کے فقدان کے پیش نظر یہ یونیورسٹی پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے تحت ۱۹۷۴ء میں قائم کی گئی - ۱۹۷۷ء میں علامہ اقبال کے جشن صد سالہ کے موقع پر اس عظیم شاعر، فلاسفر، مفکر پاکستان اور حکیم الامت کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ''پیپلز اوپن یونیورسٹی'' سے تبدیل کر کے اس کا نام ''علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی'' رکھا گیا - اس یونیورسٹی نے رسمی تعلیم کے عام طریقوں کے بجائے فاصلاتی طریقہ تعلیم اختیار کیا ہے - اس طریقے میں درسی مواد ''اپنی تعلیم آپ'' کے اصول پر تیار کیا جاتا ہے جس میں خود آزمائی کے سوالات شامل ہوتے ہیں - تدریس کے لیے ضروری معلومات اور ہدایات ڈاک کے ذریعے مہیا کی جاتی ہیں - اسباق کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پروگراموں سے تقویت دی جاتی ہے - مطالعاتی مراکز بھی قائم کیے جاتے ہیں - جہاں رہنمائی کی سہولتیں میسر ہوتی ہیں - کورس کے لیے ضروری ہو تو یونیورسٹی کیمپس، علاقائی دفاتر اور مطالعاتی مراکز میں مذاکرات کا اہتمام کیا جاتا ہے[1] - یونیورسٹی کے علاقائی دفاتر لاہور، ملتان، پشاور، کوئٹہ، کراچی اور میرپور (آزاد کشمیر) میں قائم ہیں -

اردو کے نفاذ کے سلسلے میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اہم کردار ادا کر رہی ہے - قطع نظر اس کے کہ یونیورسٹی نے ذریعۂ تعلیم کے طور پر قومی زبان کو اختیار کیا ہے، چار سطحوں پر یونیورسٹی بنیادی کام سر انجام دے رہی ہے -

۱ - اردو مختصر نویسی اور ٹائپ کاری کے تربیتی مراکز ملک کے ہر اہم شہر میں موجود ہیں جنھیں یونیورسٹی چلا رہی ہے - اردو

---

۱ - راہنمائے طلبہ : علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی - اسلام آباد ص ۳ -

ٹائپ اور مختصر نویسی کے چار کورسز ہیں :

(i) اردو شارٹ ہینڈ (ابتدائی) ۔

(ii) اردو شارٹ ہینڈ (اعلیٰ) ۔

(iii) اردو ٹائپ نویسی (ابتدائی) ۔

(iv) اردو ٹائپ نویسی (اعلیٰ) ۔

۲ ۔ دفتری اردو کی تربیت ، دفاتر میں اردو کے نفاذ کے لیے ضروری ہے ۔ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یونیورسٹی نے دفتروں کے موجودہ ملازمین اور متوقع امیدواروں کے لیے کورس شروع کیا ہے ۔ اعلیٰ ثانوی درجے کے طلبہ بھی نصف حاصل کا یہ کورس لے سکتے ہیں ۔ کورس کے نو درسی یونٹوں میں مندرجہ ذیل موضوعات شامل کیے گئے ہیں ۔

* دفتر اور اس کی اقسام ، دفتری نظام ۔
* دفتری اسلوب ۔
* دفتری مراسلت ، متفرق مراسلت ۔
* مسل اور مسل داری ۔
* خلاصہ نگاری اور دفتری معاملات میں اس کا استعمال ۔
* روداد نویسی ۔

۳ ۔ وفاقی حکومت کے بنیادی سکیل ۱۷ اور اوپر کے افسروں کے لیے دفتری اردو کی تربیت کا منصوبہ کابینہ ڈویژن ، اسٹیبلشمنٹ ڈویژن اور یونیورسٹی کے باہمی تعاون سے چل رہا ہے ۔ اس کا دورانیہ تین ماہ کا ہوتا ہے ۔ تربیت کے لیے ہر وزارت اپنے افسروں کو نامزد کرتی ہے اور یونیورسٹی ان کو دفتری اردو میں اپنے مخصوص فاصلاتی نظام کے تحت تربیت دیتی ہے ۔

یہ کورس یونیورسٹی میں پہلے سے پڑھائی جانے والی کتاب کی اساس پر افسروں کی ذہنی و علمی سطح کو پیش نظر رکھتے ہوئے نئے سرے

سے مرتب کرایا گیا ہے - نصاب تجویز کرنے والی کمیٹی جو وفاق حکومت نے مقرر کی تھی اس میں معین احمد صدیقی ، ڈائیریکٹر ایس - ٹی - آئی - ریاض الرحمان ، ڈپٹی ڈائریکٹر ایس - ٹی - آئی ، نذیر احمد شریک معتمد کابینہ ڈویژن ، پروفیسر نظیر صدیقی ، پروفیسر رحیم بخش شاہین پروفیسر سعد اللہ کلیم ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی شامل تھے - اس کا نصاب چھ یونٹوں پر مشتمل ہے۔ دفتری زبان اور اسلوب ، دفتری مراسلت اور اس کی اقسام ، مسل اور مسل داری ، خلاصہ نویسی ، روداد نویسی اور دفتری اصطلاحات پر مشتمل فرہنگ - فروری ۸۵ء تک اٹھارہ سو وفاق افسروں نے دفتری اردو کا کورس مکمل کیا - یہ سلسلہ جاری ہے -

۴ - علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اور مقتدرہ قومی زبان کا باہمی اشتراک و تعاون مفید نتائج پیدا کر رہا ہے - چنانچہ مقتدرہ نے ادارۂ ثقافتِ پاکستان کے ملازمین کے لیے دفتری اردو کی ورکشاپ یونیورسٹی کے تعاون سے منعقد کی۔ دوسرے اداروں کے لیے بھی اس طرح کی ورکشاپوں کے سلسلے میں یونیورسٹی مقتدرہ سے تعاون کر رہی ہے - اس طرح مختلف مقامات پر اردو ٹائپ کاری اور زود نویسی کے تربیتی کورسوں کے سلسلے میں یونیورسٹی مقتدرہ سے پورا تعاون کر رہی ہے - وفاق ملازمین کے لیے کابینہ ڈویژن نے اردو ٹائپ کاری اور زود نویسی کی جو سکیم شروع کی اس میں بھی یونیورسٹی پورا تعاون کر رہی ہے - یہ منصوبہ ایک چار ملکیتی نظام پر مشتمل ہے[1] - جس میں انسٹرکٹر مقتدرہ کے زیرِ تحت تنخواہ وصول کرتے ہیں - ان کے کام کی نگرانی کابینہ ڈویژن کر رہی ہے - تربیت گاہوں کا نظم و نسق ان محکموں کے سپرد ہے جن کی حدود میں یہ سینٹر چل رہے ہیں اور ملازمین کا امتحان علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی لیتی ہے -

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی فاصلاتی نظامِ تدریس کے ذریعے ملک بھر میں مختلف علوم و فنون کی اشاعت میں مصروف ہے - لاکھوں مرد ،

---

۱ - سالانہ روداد یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۴ء ، مقتدرہ قومی زبان ص ٦ -

عورتیں اور نوجوان جو کسی مجبوری کے باعث باقاعدہ تعلیمی اداروں میں داخلہ نہیں لے سکتے یونیورسٹی کی خدمات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ یونیورسٹی نے اس سلسلے میں جو نصابی کتب مرتب کی ہیں ان کی منفرد حیثیت ہے۔ ضمیمہ نمبر ایک میں ان کی فہرست درج کی گئی ہے۔

نوٹ : اردو ٹائپ کاری کے مراکز : ٹائپ کاری اور مختصر نویسی کی تربیت کے لیے راولپنڈی اور اسلام آباد میں قائم تربیتی مراکز کے لیے یونیورسٹی کو مقتدرہ قومی زبان کا تعاون بھی حاصل ہے۔

١٧ - اکادمی ادبیات پاکستان

اکادمی ادبیاتِ پاکستان ۷ جولائی ۱۹۷۶ء کو ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے اسلام آباد میں قائم ہوئی - اسے وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان نے قائم کیا - اپریل ۱۹۷۸ء میں اس کے اغراض و مقاصد طے ہوئے - مجلسِ نظما کا قیام عمل میں آیا اور مجلسِ رفقائے اساسی کی تشکیل ہوئی - اس کے بعد اکادمی نے ایک فعال ادارے کی حیثیت سے اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا -

اکادمی ادبیات پاکستان کا خاص مقصد ملک میں ادبی سرگرمیوں کی حوصلہ افزائی کرنا اور انھیں فروغ دینا ہے - تفصیل حسب ذیل ہے[1] :

(الف) ادب کے میدان میں موضوعاتِ تحقیق سے متعلق ترجیحات کا تعین کرنا اور اس ضمن میں تحقیقی منصوبوں پر کام کرنا -

(ب) ملک کے مختلف علمی ، ادبی اور اعلیٰ تعلیمی اداروں کے کام کی قدر و قیمت کا تعین کرنا ، ان کے نئے منصوبوں کی جانچ پڑتال کرنا اور ان کے لیے مالی اعانت جاری کرنا -

(ج) پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کے درمیان بہتر قومی ہم آہنگی اور فکری مفاہمت کو فروغ دینے کے لیے شعبۂ ترجمہ قائم کرنا جو قومی اور علاقائی زبانوں کی منتخب تصانیف کو علاقائی اور قومی زبانوں میں منتقل کرے گا -

(د) قومی اور علاقائی زبانوں میں حوالے کی معیاری کتابوں (لغات قاموس وغیرہ) کی تیاری اور نگرانی کرنا -

---

۱ - کتابچہ ''کل پاکستان اہلِ قلم کانفرنس'' (منعقدہ ۲۵ - ۲۶ نومبر ۱۹۸۰ء) - اکادمی ادبیاتِ پاکستان ، اسلام آباد -

(ہ) قومی اور علاقائی زبانوں پر کام کی آسانی کے لیے لسانیاتی تجربہ گاہ ، کتب خانہ اور ایک دستاویزی مرکز قائم کرنا ۔

(و) قومی اور علاقائی زبانوں میں نظریۂ پاکستان سے ہم آہنگ تخلیقی تحریروں کو فروغ دینے کے لیے مناسب اقدامات کرنا ۔

(ز) غیر ملکی قارئین کو پاکستانی ادبیات سے متعارف کرانے کے لیے مناسب اقدامات کرنا ۔

(ح) اردو میں ایک معیاری ، علمی اور ادبی رسالے کا اجرا ۔

(ط) علم و ادب سے متعلق جملہ امور کے لیے مستند اور بااختیار مجلسِ شوریٰ کا قیام ۔

(ی) مختلف علمی اور ادبی انعامات و امتیازات کے لیے موزوں افراد کو نامزد کرنا یا نامزدگی کی تجویز پیش کرنا ۔

(ک) علم و ادب سے متعلق بین الاقوامی اجتماعات میں پاکستان کی نمائندگی کرنا یا اس باب میں حکومت کو مشورے دینا ۔

(ل) علم و ادب سے متعلق ممتاز شخصیتوں کی خدمات کا قومی سطح پر اعتراف کرنا اور ان کے تحقیقی کاموں کو شائع کرنا جو قومی اہمیت کے حامل ہیں ۔

(م) محدود مالی وسائل رکھنے والے ادیبوں کی مالی اعانت کرنا اور اہلِ قلم کے مفادات کی نگہداشت کرنا ۔

(ن) ملک میں طباعت اور اشاعت کی صنعت کو فروغ دینے کے لیے مناسب اقدامات تجویز کرنا ۔

انتظامی امور کے لیے حسب ذیل مجلس نظما تشکیل دی گئی تھی :

۱ ۔ جناب عبدالعلی خان : سیکرٹری وزارت تعلیم حکومت پاکستان ... صدر

۲ ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (مرحوم) : صدر مجلس رفقائے اساسی ... رکن

۳ - رکن یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اسلام آباد ... رکن

۴ - جناب اشفاق احمد : ڈائریکٹر اردو سائنس بورڈ لاہور ... رکن

۵ - ڈاکٹر ابوالخیر کشفی : شعبہ اردو ، جامعہ کراچی ... رکن

۶ - پروفیسر پریشان خٹک : وائس چانسلر گومل یونیورسٹی ... رکن

۷ - پروفیسر سید مجتبٰی حسین : شعبہ اردو بلوچستان یونیورسٹی ... رکن

۸ - جائنٹ ایجوکیشنل ایڈ وائزر : وزارت تعلیم حکومت پاکستان ... رکن

۹ - مشیر مالیات : وزارت تعلیم ، حکومت پاکستان ... رکن

۱۰ - شیخ نیاز احمد : صدر کل پاکستان اسوسی ایشن آف پبلشرز اینڈ بک سیلرز ... رکن

۱۱ - جناب مسیح الدین احمد صدیقی : ڈائریکٹر جنرل ، اکادمی ادبیات پاکستان ... رکن/ سیکرٹری

صدر مملکت نے جو اکادمی کے سرپرست بھی ہیں۔ حسب ذیل عالموں ، ادیبوں اور دانشوروں کو ان کی شاندار ادبی خدمات کی بنا پر اکادمی کے تاسیسی ارکان کی حیثیت سے نامزد کیا۔ ان صاحبان کے نام کے آگے ان کے خصوصی موضوعات درج ہیں :

۱ - ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی (مرحوم) :
صدر مجلس رفقائے اساسی ... تاریخ

۲ - جناب اے کے بروہی ... فلسفہ

۳ - ابوالاثر حفیظ جالندھری (مرحوم)
۴ - ڈاکٹر سید عبداللہ
۵ - جناب احسان دانش (مرحوم)
۶ - جناب احمد ندیم قاسمی
} اردو

۷ - پروفیسر شریف کنجاہی ... پنجابی

۸ - ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ... سندھی

۹ - میاں سید رسول رسا ... پشتو

۱۰ - سردار خان گشکوری ... بلوچی

۱۱ - پروفیسر احمد علی ... انگریزی

اکادمی ادبیات پاکستان کے موجودہ صدر نشین ڈاکٹر شفیق الرحمان ہیں اور ڈائریکٹر جنرل جناب غلام ربانی آگرو ہیں ۔ اکادمی میں ۸ ارکان پر مشتمل ایک مطبوعات کمیٹی اور ۷ ارکان پر مشتمل ایک اعانتی کمیٹی بھی قائم ہے ۔ جناب شفیق الرحمان دونوں کمیٹیوں کے چیئرمین ہیں ۔

اکادمی ادبیات پاکستان کے مقاصد میں اہلِ قلم کانفرنسیں منعقد کرانے کا واضح ذکر موجود نہیں ہے ۔ لیکن اکادمی کی شہرت اہل قلم کانفرنسوں ہی کے باعث ہوئی ۔ اب تک اکادمی ۵ کل پاکستان کانفرنسیں منعقد کر چکی ہے اور پاکستانی زبانوں کے ادب پر تین مذاکرے کرا چکی ہے ۔

کل پاکستان اہلِ قلم کانفرنسوں کی تاریخیں حسب ذیل ہیں :

۱ - قومی ادبی مذاکرہ............ . ...۱۹۷۹ء
۲ - کل پاکستان اہلِ قلم کانفرنس ۲۵-۲۶ نومبر ۱۹۸۰ء
۳ - تیسری پاکستان اہلِ قلم کانفرنس ۲۸-۲۹ دسمبر ۱۹۸۱ء
۴ - چوتھی کل پاکستان اہلِ قلم کانفرنس ۵-۶ اکتوبر ۱۹۸۳ء
۵ - پانچویں کل پاکستان اہلِ قلم کانفرنس ۲۶-۲۷ جون ۱۹۸۵ء

اکادمی نے مرزا قلیچ بیگ کے سندھی ناول کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے ۔ خوشحال خان کے دستار نامہ کا اردو ترجمہ بھی شائع کیا ہے ۔ پنجابی شاعری کا انتخاب منظوم اردو ترجمے کے ساتھ شائع کیا ہے ۔ پاکستانی ادیبوں کے درمیان بہتر مفاہمت کے لیے پاکستانی اہلِ قلم کی ڈائریکٹری شائع کی ہے[1] ۔ اس ڈائریکٹری میں بہت سے اہلِ قلم کے نام

---

۱ - اکادمی کی مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ۱ میں دیکھیے ۔

شامل نہیں ہو سکے ۔ چنانچہ اب اکادمی پاکستان اہلِ قلم کا تعارف نامہ "who is who" شائع کر رہی ہے ۔

اکادمی کا ایک خبرنامہ "اکادمی" کے نام سے ہر ماہ شائع ہوتا ہے ۔ آٹھ صفحات کا یہ پرچہ اپنے مواد اور طباعت کے نقطۂ نظر سے منفرد معیار کا حامل ہے ۔

قومی زبان اور علاقائی زبانوں کے ادیبوں کی تخلیقات پر اکادمی انعامات بھی دیتی ہے ۔ انعامات کی رقم پہلے ایک لاکھ روپے تھی ۔ تیسری پاکستان اہلِ قلم کانفرنس کے موقع پر صدر مملکت نے یہ رقم بڑھا کر دو لاکھ روپے کر دی ۔ انعامات کی تفصیل حسب ذیل ہے :

١ ۔ اردو نظم : علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ایوارڈ ...چالیس ہزار روپے

٢ ۔ اردو نثر : بابائے اردو ڈاکٹر عبدالحق ایوارڈ......

چالیس ہزار روپے

٣ ۔ پنجابی : وارث شاہ ایوارڈ.... بیس ہزار روپے

٤ ۔ سندھی : شاہ عبداللطیف بھٹائی ایوارڈ..... بیس ہزار روپے

٥ ۔ پشتو : خوشحال خان خٹک ایوارڈ . ...بیس ہزار روپے

٦ ۔ سرائیکی : خواجہ فرید ایوارڈ.. ...بیس ہزار روپے

٧ ۔ بلوچی : مست طوق علی ایوارڈ..... بیس ہزار روپے

کل پاکستان اہلِ قلم کانفرنسیں اکادمی کی سرگرمیوں کا حاصل ہیں۔ ان کانفرنسوں کے باعث ملک بھر کے ادیب اور دانشور ایک جگہ جمع ہو کر تبادلہ خیال کرتے ہیں ۔ جن مسائل پر اظہار خیال کیا جاتا ہے ان کی مقصدیت اور افادیت سے انکار ممکن نہیں ۔

---

۱۸ - مقتدرہ قومی زبان

مقتدرہ قومی زبان کا قیام کابینہ کی ایک قرارداد کے مطابق ۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو عمل میں آیا - اس کا صدر دفتر ۱۹۸۳ء میں کراچی سے اسلام آباد منتقل ہوا - مقتدرہ کے پہلے صدر نشین ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی تھے - ۱۹۸۱ء میں وہ فوت ہوگئے - مقتدرہ کے پہلے معتمد میجر آفتاب حسن دو سال تک قائم مقام صدر نشین کے فرائض سرانجام دیتے رہے - ۱۹۸۳ء سے ڈاکٹر وحید قریشی مقتدرہ کے صدر نشین ہیں -

مقتدرہ قومی زبان کے فرائض کار حسب ذیل ہیں[۱] :

۱ - پاکستان کی قومی زبان کی حیثیت سے فروغ اردو کے وسائل اور ذرائع پر غور اور ضروری اقدسات -

۲ - قومی زبان کے استعمال کے عمل کو تیز کرنے کے لیے صدر مملکت کی خدمت میں سفارشات پیش کرنا -

۳ - سرکاری/نیم سرکاری دفاتر ، عدالتوں اور دیگر اداروں میں کام کرنے والے عملے کی دوران ملازمت تربیت کی غرض سے لغات اور دوسرے مواد خواندگی کی ترتیب اور تدوین کے لیے انتظامات کرکے اردو کو پورے ملک میں دفتری زبان کی حیثیت سے رائج کرنے کے عمل کی تسہیل -

۴ - جملہ اردو ترقیاتی اداروں کے کام میں باہم رابطہ قائم کرنا -

۵ - سرکاری ملازمتوں کے وفاق اور صوبائی کمیشنوں کے تعاون سے اردو کو مقابلے کے امتحانوں کی زبان کے طور پر رائج کرنے کے لیے سہولتیں پیدا کرنا -

۶ - ایسی دیگر ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ، جو قومی زبان کے فروغ کے لیے صدر مملکت مقتدرہ قومی زبان کے سپرد کریں -

---

۱ - مقتدرہ قومی زبان : ایک تعارف ، ص ۵۰ -

مقتدرہ کی ہیئت حاکمہ ۱۹ ارکان پر مشتمل ہے۔ مقتدرہ کے صدر نشین اور معتمد ، دس نامزد ارکان ، جامعاتی گرانٹس کمیشن اور کمیشن برائے وفاق ملازمت ہائے سرکاری کے صدر نشین یا ان کے نامزد نمائندے ، وزارت اطلاعات و نشریات اور وزارت تعلیم کے معتمد یا ان کے نمائندے۔ قومی مجلس کتب کے ناظم عمومی اور کابینہ ڈویژن اور وزارت مالیات کے نمائندے۔ دس نامزد ارکان حسب ذیل ہیں :

۱ - ڈاکٹر رضی الدین صدیقی۔

۲ - ڈاکٹر سید عبداللہ -

۳ - ڈاکٹر این اے بلوچ -

۴ - برگیڈیر گلزار احمد -

۵ - پروفیسر پریشان خٹک۔

۶ - جناب جمیل الدین عالی۔

۷ - محترمہ ادا جعفری۔

۸ - ڈاکٹر محمد نذیر رومانی۔

۹ - ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔

۱۰ - پروفیسر اسد اللہ بھٹو۔

مقتدرہ کی ہیئت انتظامیہ میں صدر نشین ، ان کے رفقائے انتظامیہ اور نامزد ارکان شامل ہیں۔ ارشد قریشی مقتدرہ کے معتمد ہیں۔ انتظامی امور میں صدر نشین کے قریبی معاون معتمد اور خازن ہوتے ہیں۔ دفتری عملہ انھی کے تحت کام کرتا ہے۔ علمی کام دارالترجمہ اور دارالتصنیف میں سرانجام پاتے ہیں۔

مقتدرہ قومی زبان نے اپنے کاموں اور پروگراموں کو متعدد حصوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ کام کا ہر حصہ ایک ذیلی مجلس کے سپرد ہے۔

اصطلاحات وضع کرنے کا کام ماہرین کے سپرد ہے۔ نظرثانی کا کام ایسی مجالس کرتی ہیں۔ جن کے ارکان متعلقہ علمی شعبے کے ماہر ہوتے ہیں۔

نظرثانی کے بعد اصطلاحات استناد کے مرحلے سے گزرتی ہیں - دفتری اصطلاحات کی مجالس استناد میں اہلِ علم کے ساتھ ساتھ انتظامی ماہرین اور افسران کو بھی شامل کیا گیا ہے -

مقتدرہ قومی زبان اپنے تمام مقاصد کے لیے سرگرم عمل ہے - اس کے سامنے قومی زبان کی حیثیت سے اردو کی ہمہ جہت ترقی ، توسیع اور قومی زندگی کے تمام سرکاری اور نجی شعبوں میں اس کے نفاذ کا عظیم الشان نصب العین ہے - مقتدرہ کی اب تک کی خدمات کا اجمالی خاکہ حسب ذیل ہے -

دفتری اور علمی کاموں کو سرانجام دینے کے لیے مقتدرہ نے ایک اہم فیصلہ یہ کیا کہ تمام ساختوں کی ٹائپ مشینوں کے لیے کلیدی تختہ یکساں ہو - چنانچہ اردو ٹائپ رائٹرر کا ایک جامع کلیدی تختہ تیار کیا گیا - جسے وفاقی حکومت نے منظور کر لیا - اس کلیدی تختے کے مطابق مقتدرہ کا تیار کردہ اردو ٹیلی پرنٹر بھی وفاقی حکومت نے منظور کر لیا ہے - اب سرکاری دفاتر اور دوسرے خود مختار اور نیم خود مختار اداروں میں ، جو حکومت کے دائرہ اختیار میں ہوں گے ، صرف یہی ٹائپ رائیٹر اور ٹیلی پرنٹر استعمال ہو سکے گا - یہ معیاری ٹائیپ رائیٹر اور ٹیلی پرنٹر ٹی آئی پی میں کثیر تعداد میں تیار ہو رہے ہیں اور ملک بھر میں دستیاب ہیں-

دفتروں میں نفاذ اردو کا کام مقتدرہ کی ترجیحات میں سر فہرست ہے - اس کے لیے اردو ٹائپ اور مختصر نویسی کی تربیت کے علاوہ دفتری اردو کے کورسوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے - ظاہر ہے کہ افسروں اور دفتری عملے کو ذہنی طور پر اردو کی طرف مائل کرنا ، دفتری اردو سے انھیں مانوس کرنا اور عملے کو ٹائپ کاری اور زود نویسی کی تربیت دینا ، دفتروں میں اردو کے نفاذ کے لیے ایک بنیادی ضرورت ہے - اس بنیادی ضرورت کی طرف مقتدرہ کی ابتدا سے توجہ رہی ہے - چنانچہ کراچی میں ٹائپ کاری اور مختصر نویسی کا مرکز قائم کیا گیا اور دوسرے شہروں میں ایسے ہی مراکز قائم کرنا مقتدرہ کے پیش نظر ہے - کراچی سے اسلام آباد منتقل ہونے کے بعد مقتدرہ کے سامنے جب یہ بات آئی کہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی مختلف شہروں میں ایسے مراکز کھولنا چاہتی ہے تو اس مقصد کے لیے مقتدرہ نے یونیورسٹی کے ساتھ بھرپور

تعاون کیا - چنانچہ دونوں اداروں کے اشتراک سے راولپنڈی میں پہلا تربیتی مرکز قائم ہوا - افسروں کی تربیت کے مرحلے بھی دونوں اداروں کے باہمی تعاون سے طے ہو رہے ہیں - ۱۹۸۴ء کے پہلے تربیتی کورس میں ۸۰ افسروں نے شرکت کی - مختصر تربیتی کورسوں (ورکشاپوں) کا سلسلہ بھی دونوں اداروں کے تعاون سے چل رہا ہے - سب سے پہلے ادارۂ ثقافتِ پاکستان کی خواہش پر ایک تربیتی ورکشاپ اس ادارے میں منعقد ہوئی - ادارۂ ثقافت پاکستان کے افسروں اور اہلِ کاروں کو دفتری مراسلت، کیفیت نویسی، مسودہ نویسی، تلخیص اور روداد نویسی کی تربیت دی گئی - انھیں سرکاری دفاتر میں استعمال ہونے والی عام اصطلاحات اور ترکیبات سے آگاہ کیا گیا - دوسری ورکشاپ اے جی پی آر (محاسبِ اعلیٰ محاصل پاکستان) اور تیسری ورکشاپ سی ڈی اے (ادارہ ترقیات دارالحکومت) کے لیے منعقد کی گئی -

مقتدرہ میں دفتری اردو کے لیے تراجم کا کام بڑے پیمانے پر ہو رہا ہے - مراسلت، کیفیت نویسی، مسودہ نگاری، اور خلاصوں کے علاوہ قوانین، دفتری قواعد و ضوابط اور دفتروں میں استعمال ہونے والے فارموں کا ترجمہ ہو رہا ہے - مقتدرہ نے مجلس زبان دفتری کی دفتری اصطلاحات و محاورات کی اہم اصطلاحات کا انتخاب کر کے "مختصر اصطلاحات دفتری" نامی کتابچہ شائع کیا ہے - ترکیبات اور جملوں کی لغت تیار کی ہے - دفتری استعمال میں آنے والی زبان، اصطلاحات، خطوط، سرکاری اور نیم سرکاری مراسلت، یادداشت، غیر رسمی کیفیت، تظہیر، اعلان، قرارداد، اعلانیے اور حکم ناموں وغیرہ پر مشتمل دفتری مراسلت کو ۸ جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے[1] - اس منصوبے کی تکمیل سے دفاتر میں نفاذ اردو کی دشواریاں رفع ہو جائینگی - دستور کی رو سے ۱۹۸۸ء تک دفاتر میں اردو نافذ ہو جانی چاہیے - اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے مقتدرہ بھرپور طریقے سے سرگرم عمل ہے -

دفاتر کے علاوہ نفاذ اردو کا اہم ترین میدان تعلیم کا شعبہ ہے -

---

۱ - مقتدرہ قومی زبان کے صدر نشین کا انٹرویو، "اخبار اردو" مئی ۱۹۸۵ء ص ۱٦ -

اس میدان میں نفاذ اردو کے لیے مقتدرہ نے حسب ذیل ترجیحات قائم کی ہیں[1]:

(ا) اصطلاحات کے اردو تراجم -

(ب) اصطلاحات کی تشریحی فرہنگوں (کشاف) کی تیاری -

(ج) یونیورسٹیوں کی سطح پر درسی کتب کے اردو تراجم -

پہلا مرحلہ: معاشرتی و انسانی علوم کی کتب -

دوسرا مرحلہ: سائنسی کتب -

تیسرا مرحلہ: طبی اور دیگر پیشوں سے متعلق کتب -

(د) یونیورسٹیوں کی سطح پر نئی نصابی کتب کی تدوین -

(ہ) کتابیات -

اصطلاحات کی آٹھ دس کتابیں مقتدرہ نے شائع کی ہیں - درجن بھر زیر تدوین ہیں - کتابیات کے سلسلے میں بھی کتابیں شائع ہو چکی ہیں اور ایک درجن سے زیادہ زیر تدوین ہیں - کشاف اصطلاحات طلبہ کے لیے بہت مفید سلسلہ ہوگا - ان کتابوں میں علمی اصطلاحات کے ترجمہ کے ساتھ وضاحت بھی شامل ہوگی -

قومی زبان میں مقابلے کے امتحان منعقد کرنے کے سلسلے میں آسانیاں پیدا کرنا مقتدرہ کے فرائض میں شامل ہے - مقتدرہ نے سرکاری ملازمتوں میں ذریعہ تعلیم کے سوال پر ایک ملک گیر شماریاتی جائزہ مرتب کر کے صدر مملکت کی خدمت میں پیش کر دیا ہے -

اردو کی ترقی کے لیے جو ادارے وقتاً فوقتاً قائم ہوئے ان میں باہمی ربط نہ ہونے کے باعث ایک ہی کام بیک وقت متعدد ادارے کرتے رہے - اس طرح مجموعی پیش رفت متاثر ہوتی رہی - چنانچہ اردو کے ترقیاتی اداروں میں مقتدرہ اب رابطے کا کام دے رہا ہے - بعض اہم اداروں کا

---

۱ - سالانہ روداد یکم جولائی ۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۴ء ص ۷ -

دائرہ کار متعین ہو گیا ہے۔ مرکزی اردو بورڈ جس کے پیش نظر متعدد مقاصد تھے اب صرف سائنسی کتابیں شائع کرے گا۔ اس کا نام اردو سائنس بورڈ رکھ دیا گیا ہے۔ ترقی اردو بورڈ کراچی کا کام فقط اردو لغات شائع کرنا ہو گا۔ اس کا نام بدل کر اردو ڈکشنری بورڈ کر دیا گیا ہے۔ سرمائے اور وقت کو بچانے کے لیے مقتدرہ ادیبوں کی جو ڈائریکٹری تیار کر رہا تھا اس کے کارڈ اکادمی ادبیات پاکستان کے حوالے کر دیے گئے ہیں تا کہ اکادمی اپنی ڈائریکٹری کو بہتر بنا سکے۔ اسی طرح اردو انگریزی لغت کے کارڈ مقتدرہ نے انجمن ترقی اردو کے حوالے کر دیے ہیں تا کہ مولوی عبدالحق کی مرتب کردہ لغت کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

مقتدرہ کی مطبوعات کی تعداد چالیس ہو چکی ہے[1]۔ اس سے کئی گنا زیادہ زیر تدوین ہیں۔ نفاذ اردو کی مہم کو تیز کرنے کے لیے کتابچے بھی شائع کیے جا رہے ہیں۔ جو اہل فکر و نظر میں بلا قیمت تقسیم کیے جاتے ہیں۔ مقتدرہ کی طرف سے اطلاعات مہیا کرنے کے لیے اور قومی زبان کے مسائل پر صاحبان رائے کے خیالات پیش کرنے کی غرض سے ایک ماہنامہ ''اخبار اردو'' بھی شائع کیا جاتا ہے۔

مقتدرہ کے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ اس کے لیے ایک اعلیٰ پائے کی حوالہ جاتی لائبریری ضروری ہے جس میں انگریزی، عربی فارسی اور اردو کی بہترین لغات اور دیگر کتب حوالہ موجود ہوں۔ چنانچہ ایک ایسی لائبریری قائم کی جا چکی ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اس کی توسیع ہو گی۔ مقتدرہ کے دارالتصنیف اور دارالترجمہ میں بھی توسیع کرنا پڑے گی۔ مقتدرہ ترجمے کا قومی مرکز بنتا جا رہا ہے جو عظیم کام مقتدرہ کے پیش نظر ہے اس کے لیے موجودہ عملہ اور موجودہ وسائل کافی نہیں ہیں۔ ملائیشیا کا قومی زبان کا ادارہ گیارہ شعبوں اور ایک ہزار افراد پر مشتمل ہے۔ ایران کے فرہنگستان زبان کو ۱۹۷۷ء تک صرف اصطلاحات سازی میں

۱۔ فہرست مطبوعات ضمیمہ نمبر ایک میں دیکھیے۔

ایک سو زبان شناسوں کی خدمات حاصل رہی ہیں - ان کے مقابلے میں مقتدرہ آٹھ شعبوں اور صرف چوالیس افراد پر مشتمل ہے'۔

---

۱ - سالانہ روداد یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۴ء ص ۱۲ -

باب دوم

ترقی اردو کے بعض اہم ادارے

[illegible]

دوسرا باب

[illegible]

۱ - انجمن حمایت اسلام لاہور

انجمن حمایت اسلام ۱۸۸۴ء میں قائم ہوئی اس کی ایک سو سالہ روداد ہماری ملی تاریخ کا ایک روشن باب ہے برصغیر میں مسلمان اخلاق ، عسکری ، تہذیبی اور معاشی زوال کے ساتھ حکمرانی سے محروم ہو کر محکوم بن چکے تھے - انگریز مسلمانوں کو اس حد تک کچل دینا چاہتے تھے کہ وہ کبھی سر نہ اٹھا سکیں - اس کے ساتھ عیسائی مشنریاں عیسائیت کی تبلیغ کے لیے ملک بھر میں پھیل گئیں - مشنری سکولوں اور ہسپتالوں کا جال بچھا دیا گیا اور سرکاری سرپرستی میں عیسائیت کے پرچار کے لیے جلسے ہونے لگے - مفلوک الحال لوگ خاص طور پر عیسائیت کی زد میں آ رہے تھے - علی گڑھ کالج اور دارالعلوم دیوبند ستر کی دہائی میں قائم ہوئے - ایک دنیوی اور دوسرا دینی علوم کی آماجگاہ بنا - دونوں اپنے اپنے مقصد میں کامیاب رہے - انجمن حمایت اسلام کے پیش نظر دین بھی تھا اور دنیا بھی - اس کے بنیادی مقاصد حسب ذیل تھے[1] :

(۱) عیسائیوں کی تبلیغ کا سد باب کرنا -

(۲) مسلمانوں کی تعلیم کے لیے ایسے ادارے قائم کرنا جن میں قدیم و جدید دونوں قسم کے علوم کی تعلیم دی جائے -

(۳) مسلمانوں کے یتیم و لاوارث بچوں کے لیے ایسے ادارے قائم کرنا جن میں پرورش کے علاوہ ان کی تعلیم و تربیت بھی کی جائے -

(۴) اسلامی لٹریچر کی اشاعت -

انجمن بھی اپنے مقاصد میں کامیاب رہی - اس کے قیام کا محرک جذبہ ، عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں کا توڑ اور اسلام کی اشاعت تھا -

---

۱ - اقبال اور انجمن حمایت اسلام ص ۲۵ -

انجمن کے درد مند رہنماؤں کا اسلامی جذبہ دینی ، تبلیغی ، تعلیمی ، طبی ، سماجی اور قومی خدمات کی صورت میں ظاہر ہوا - انجمن کی سرگرمیاں اردو زبان و ادب کے فروغ کا باعث بھی بنیں -

عیسائیت کی تردید کے لیے انجمن نے واعظین اور مناظرین مقرر کیے جو لاہور اور پنجاب کے دوسرے شہروں اور قصبوں میں جلسے کرتے اور عیسائیوں کے پیدا کردہ شکوک کو رفع کرتے - مسلمانوں کو اسلام کی خوبیاں سمجھاتے اور ان کے عقائد کو مستحکم کرتے [1] - عیسائی مبلغوں سے ان کے مناظرے بھی ہوتے - انجمن نے اسلام کی خدمت متعدد طریقوں سے کی - اردو میں ایک رسالہ ''حمایت اسلام'' کے نام سے جاری کیا جو پہلے ماہنامہ تھا اور ۱۹۲۶ء سے ہفت روزہ کر دیا گیا - یہ رسالہ اب تک شائع ہو رہا ہے اور دینی ، سیاسی ، علمی ، ادبی اور صحافتی خدمات انجام دے رہا ہے - انجمن کی درسی کتابیں ہندوستان بھر کے اسلامی مدرسوں میں پڑھائی گئیں - انجمن نے قرآن مجید کا ایسا نسخہ شائع کیا جو ہر غلطی سے مبرا ہے -

انجمن نے اپنی تعلیمی کوششوں کا آغاز دو پرائمری سکولوں سے کیا - وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انجمن کے تعلیمی اداروں کی تعداد اور درجوں میں اضافہ ہوتا گیا - انجمن ایک شاندار علمی تحریک بن گئی - انجمن کا پہلا میزانیہ ۸۴۶ روپے تھا - ۷۰-۱۹۶۹ء میں یہ چھپن لاکھ سے متجاوز تھا - انجمن حمایت اسلام کے زیر اہتمام جو ادارے قائم تھے ان میں سے ۱۹۷۵ء میں سات کالجوں اور تیرہ سکولوں کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا - ایک طبیہ کالج ، پیشہ ورانہ تربیت کا ایک مرکز اور حمایت اسلام پبلک سکول اب بھی انجمن کے زیر اہتمام چل رہے ہیں - انجمن نے ایک کتب خانہ اور ایک چھاپہ خانہ بھی قائم کیا ہوا ہے -

انجمن کے قائم کردہ کالج تحریک پاکستان میں پیش پیش رہے - لفظ ''پاکستان'' کے خالق مرحوم چوہدری رحمت علی اسلامیہ کالج کے سابق

---

۱ - برصغیر پاک و ہند کے علمی ادبی اور تعلیمی ادارے : مجلہ علم و آگہی (خصوصی شمارہ ۷۴-۱۹۷۳ء) گورنمنٹ نیشنل کالج کراچی ص ۱۴۹ -

طالب علم تھے - ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ کے تاریخی جلسے کا اہتمام ، جس میں قرار داد لاہور منظور ہوئی ، مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے کیا تھا جو بیشتر اسلامیہ کالج کے طلبا پر مشتمل تھی -

انجمن کے قائم کردہ دارالشفقت ، دار الاطفال ، اور دار الامان جیسے ادارے یتیم بچوں ، بچیوں اور لاوارث عورتوں کے لیے بہترین تربیت گاہیں ہیں - انجمن کی ایسی خدمات سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں -

انجمن کی علمی ادبی خدمات کے سلسلے میں محمد حنیف شاہد لکھتے ہیں :
''پاکستان کی قومی زبان اردو کو فروغ دینے اور اسے عملی طور پر قومی زبان کا درجہ دلوانے میں اہل پنجاب ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں - آزادی سے قبل پنجاب میں اردو کی ترویج و اشاعت کا سب سے بڑا مرکز لاہور تھا اور لاہور میں انجمن حمایت اسلام کے تعلیمی اور اشاعتی ادارے اور اس کے سالانہ جلسے تھے - یہ سالانہ جلسے اپنی دیگر خصوصیات کے علاوہ اردو کے فروغ اور اشاعت کے بہت بڑے گہوارے تھے - جہاں سے ملک بھر کے ممتاز ترین علما ، فضلا اور مقررین اردو زبان میں اپنے خیالات و افکار کا اظہار فرماتے تھے - اردو زبان و ادب کا یہ گراں بہا خزانہ سالانہ رودادوں اور حمایت اسلام کے پرچوں میں محفوظ ہے''[1] -

انجمن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ علامہ اقبال نے شہرت کی ابتدائی منزلیں انجمن کے سٹیج پر حاصل کیں - اقبال نے انجمن کے سالانہ جلسوں میں نظمیں بھی سنائیں اور بلند پایہ خطبے بھی دیے - جو دوسرے مشاہیر انجمن کے سالانہ جلسوں سے خطاب کرتے رہے ان میں مولانا حالی ، مولانا شبلی ، ڈپٹی نذیر احمد ، اکبر الہ آبادی ، ابو الکلام آزاد ، مولانا عبداللہ ٹونکی ، مرزا عبدالغنی ، ارشد گورگانی ، مولانا ظفر علی خان ، سر شیخ عبد القادر اور چودھری خوشی محمد ناظر شامل ہیں - علامہ اقبال اور شیخ عبد القادر انجمن کے صدر بھی رہے - انجمن حمایت

---

۱ - اقبال اور انجمن حمایت اسلام ص ۴۳ -

اسلام کے پہلے صدر خان بہادر شیخ خدا بخش تھے - آج کل صدر انجمن میاں امیر الدین ہیں -

دینی لٹریچر کی اشاعت کے سلسلے میں بھی انجمن حمایت اسلام ایک منفرد مقام رکھتی ہے - انجمن کی اصلاحی اور تاریخی کتابوں نے صاحبان علم سے خراج تحسین وصول کیا ہے - مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ۱ میں درج کی گئی ہے -

---

۲ - ادارہ ثقافت اسلامیہ

ادارہ ثقافتِ اسلامیہ ۱۹۵۰ء میں لاہور میں قائم ہوا۔ اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں[1]:

۱ - نوعِ انسانی کی عالمگیر اخوت و وحدت کے اسلامی تصور کی نشر و اشاعت -

۲ - اسلام کی آفاقی اور ہمعصری تعلیماتِ ربانی کی تبلیغ و اشاعت -

۳ - اسلامی فکر اور طرزِ زندگی پر علمی و تحقیقی کام کی مساعیِ عالیہ -

۴ - اسلامی ثقافت ، قانون ، فلسفہ ، تاریخ ، اقتصادیات ، ادبیات اور مختلف سائنسی علوم و فنون پر کتب ، کتابچوں ، رسائل مجلات اور دیگر دستاویزات کی تالیف و تصنیف -

۵ - کتب خانوں اور دارالمطالعوں کا قیام -

ادارے کے علمی ، تحقیقی اور انتظامی امور کی نگرانی کے لیے ایک مجلسِ نظما قائم ہے - ادارے کے پہلے سربراہ (مینجنگ اینڈ اکیڈمک ڈائریکٹر) خلیفہ عبدالحکیم تھے - - انہی کی تجویز پر ادارہٗ ثقافتِ اسلامیہ قائم ہوا تھا - وہ مغربی فلسفہ کے ساتھ ساتھ اسلامی اور مشرقی فلسفہ پر بھی عبور رکھتے تھے - اسلامی علوم و فنون کا وسیع مطالعہ اور ادب و شعر سے گہرا لگاؤ تھا - ادارے کے لیے جو ارکان منتخب کیے گئے وہ بھی جدید و قدیم دونوں علوم پر دسترس رکھتے تھے - ان رفقامیں مولانا محمد حنیف ندوی ، مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری ، بشیر احمد ڈار ، مولانا مظہر الدین صدیقی ، ڈاکٹر محمد رفیع الدین ، مولانا رئیس احمد جعفری اور شاہد حسین رزاقی خاص طور سے قابل ذکر ہیں -

---

1. Institute of Islamic culture, Memorandum of Association and Rules and Regulations Page 1.

خلیفہ عبدالحکیم کی وفات (۱۹۵۹ء) کے بعد میاں محمد شریف ادارے کے سربراہ بنے - وہ بھی فلسفہ و حکمت میں منفرد مرتبے کے مالک تھے - ان کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی - ۱۹۶۶ء سے ۱۹۷۳ء تک مشہور مورخ ، نقاد اور سوانح نگار شیخ محمد اکرام ادارے کے سربراہ رہے - اگلے دس گیارہ برسوں کے لیے ادارہ شیخ محمد سعید کی نگرانی میں چلتا رہا - فلسفہ مذہب بالخصوص اسلامی فلسفہ شیخ صاحب کا خاص موضوع ہے - وہ عرصے تک فلسفے کے پروفیسر رہے ہیں -

ادارے کے موجودہ سربراہ سراج منیر ہیں - وہ عمر میں بڑے نہیں ہیں لیکن استعداد اور اہلیت کے اعتبار سے اپنے پیشروؤں کے مناسب جانشین ہیں - ان کے علاوہ موجودہ مجلسِ نظما حسب ذیل صاحبان پر مشتمل ہے :

۱ - سید واجد علی شاہ مینیجنگ ڈائریکٹر - پیکجز لمیٹڈ لاہور -	...	چیئرمین
۲ - جسٹس سردار محمد اقبال ، وفاقی محتسب	...	رکن
۳ - وفاقی وزیر تعلیم	بلحاظ عہدہ	رکن
۴ - غلام ربانی اگرو ، ڈائریکٹر جنرل ، اکادمی ادبیات پاکستان	بلحاظِ عہدہ	رکن
۵ - محمد حنیف ملک ، سیکرٹری اطلاعات : پنجاب -	بلحاظِ عہدہ	رکن
۶ - ڈاکٹر محمد جہانگیر خان ، ریٹائرڈ ناظمِ تعلیمات -	...	رکن
۷ - پروفیسر شیخ محمود احمد ، ریٹائرڈ جائنٹ سیکرٹری : وزارت تعلیم -	...	رکن
۸ - غلام صفدر بٹ ، چیئرمین واپڈا لاہور	...	رکن

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کے موجودہ رفقا میں مولانا محمد حنیف ندوی اور مولانا محمد اسحاق بھٹی شامل ہیں جو علمی و تحقیقی خدمات سر انجام دے رہے ہیں -

یہ فرقہ پرستی اور سیاست سے مبرا ایک خالص علمی و فکری ادارہ ہے - ادارے کی مطبوعات جہاں اسلامی فکر کو نمایاں کرنے میں ممتاز حیثیت کی حامل ہیں - وہاں ترقی اردو کا باعث بھی بن رہی ہیں - قرآن ، تفسیر ، حدیث ، فقہ ، سیرت ، اسلام اور دوسرے مذاہب ، مسلمانوں کی تاریخ ، مسلمانوں کے علوم و افکار ، مسلم ثقافت ، اخلاقیات ، سیاسیات ، اقتصادیات ، تعلیم ، طب ، تصوف اور تہذیب و تمدن پر منفرد نوعیت کی کتابیں شائع کی جا چکی ہیں - ابنِ تیمیہ ، غزالی ، رومی ، ابن خلدون اور شاہ ولی اللہ کے علاوہ سرسید، اقبال ، حالی ، شبلی ، امیر علی اور خلیفہ عبد الحکیم کے افکار و خدمات پر بھی محققانہ تصانیف پیش کی گئی ہیں - ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کی مطبوعات کی تعداد ڈیڑھ سو سے زیادہ ہو چکی ہے[1] -

ادارے کے زیرِ اہتمام ایک مجلہ ''المعارف'' بھی شائع ہوتا ہے - اس رسالے کا نام ابتدا میں 'ثقافت' تھا شیخ محمد اکرام نے معارف اعظم گڑھ کی تقلید میں نام تبدیل کر کے ''المعارف'' رکھ دیا - اپنی اشاعت کے تیس برس مکمل کرنے کے بعد ماہنامہ ''المعارف''، سہ ماہی تحقیقی و علمی مجلے کی صورت میں شائع ہو رہا ہے - ''المعارف'' میں بین الاقوامی معیار کے علمی ، تاریخی اور اسلامی نوعیت کے مضامین شائع ہوتے ہیں - شاہد حسین رزاقی اس کے سابق اور مولانا محمد اسحاق بھٹی موجودہ مدیر ہیں -

ادارے کی لائبریری میں دس ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں جن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے - ادارے کے زیرِ اہتمام علمی مذاکرے بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں - پاکستان کے ممتاز صاحبانِ علم کے علاوہ بین الاقوامی شہرت کے محققین بھی ایسی محفلوں میں شرکت کرتے رہتے ہیں - ماضی میں پروفیسر ایچ - اے آر گب ، ڈاکٹر اینی میری شمل ، ڈاکٹر سید حسین نصر جیسے زعما ادارہ ثقافتِ اسلامیہ کی تقریبات میں شرکت کر چکے ہیں -

---

۱ - اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیئے -

۳ - اقبال اکادمی پاکستان

اقبال اکادمی ۱۹۵۱ء میں کراچی میں قائم ہوئی تھی - اقبال کے جشنِ صدسالہ سے پہلے لاہور منتقل ہو گئی ، میکلوڈ روڈ والے اس مکان میں جہاں ایک عرصے تک علامہ اقبال مقیم رہے - اپنے قیام کے وقت یہ ایک نیم سرکاری ادارہ تھا - اب یہ سرکاری ادارہ ہے -

اقبال اکادمی کا بنیادی مقصد افکارِ اقبال کی ترویج و اشاعت ہے - ''اقبال اکادمی : کارگزاری اور منصوبے''[1] نامی کتابچے میں اغراض و مقاصد کو اس طرح بیان کیا گیا ہے -

۱ - علامہ اقبال کی شاعری اور ان کے پیغامات ملک کے گوشے گوشے میں پھیلائے جائیں -

۲ - تحقیقی کام کے لیے وظیفے دیکر ریسرچ سکالر مقرر کیے جائیں -

۳ - اقبال کی شاعری اور افکار کے مختلف پہلوؤں کو کتابوں ، رسالوں اور پمفلٹ کے ذریعے عام کیا جائے -

۴ - علامہ اقبال کے متعلق گرانقدر تحقیقی کارناموں پر اہلِ قلم اور مصنفوں کو انعامات اور عطیات دیے جائیں -

۵ - اکادمی کی جانب سے علامہ اقبال پر معیاری کتابوں کے مصنفین کو معقول معاوضے دیے جائیں اور ان کی کتابیں شائع کرائی جائیں -

۶ - لیکچروں ، مباحثوں ،گفتگوؤں اور دارالمطالعہ کے علاوہ کانفرنسوں کے ذریعے ان مقاصد کو پورا کیا جائے -

---

۱ - اقبال اکادمی ، کار گزاری اور منصوبے ص ۳ -

۷ ۔ اندرون و بیرونِ ملک علمی و ثقافتی کانفرنسوں میں اکادمی کے نمائندے شریک ہو کر علامہ کے پیغامات کو فروغ دینے اور عام کرنے کی کوشش کریں ۔

۸ ۔ اقبالیات پر کام کرنے والے اور اقبال کے پیغام کی توسیع کرنے والے ادیبوں کو اعزازی ممبر شپ کا مستحق قرار دیا جائے ۔

۹ ۔ ایسے اداروں کے ساتھ تعاون کیا جائے جو علامہ کے کام کو عام کرنے میں قابلِ قدر خدمات انجام دے رہے ہوں ۔

۱۹۶۲ء کے ایک صدارتی حکم نامے کے مطابق اقبال اکادمی کی تنظیمی حیثیت قائم ہے ۔ اس کے سرپرستِ اعلیٰ صدر مملکت اور صدر وفاقی وزیرِ تعلیم ہیں ۔ نائب صدر اور خازن کا تقرر تین برسوں کے لیے وفاقی حکومت کرتی ہے ۔ اکادمی کا سربراہ ڈائریکٹر ہوتا ہے ۔ مجلسِ نظما خاص مدت کے لیے اور خاص شرائط کے تحت ڈائریکٹر کا تقرر کرتی ہے ۔ اکادمی کے قیام سے اب تک کے ڈائریکٹر صاحبان یہ ہیں ۔

۱ ۔ ڈاکٹر رفیع الدین ۔ ۲ ۔ بشیر احمد ڈار ۔
۳ ۔ ڈاکٹر عبد الرب ۔ ۴ ۔ ڈاکٹر معز الدین ۔
۵ ۔ ڈاکٹر وحید قریشی ۔ ۶ ۔ پروفیسر محمد منور ۔

ان صاحبان میں سے اکثر اعلیٰ پائے کے محقق اور مصنف ہیں اور اقبال فہمی میں خاص مقام رکھتے ہیں ۔

اقبال اکادمی کی اب تک کی مطبوعات ڈیڑھ سو کے قریب ہیں ۔ زیادہ تر کتابیں اردو میں ہیں ۔ اردو کے علاوہ انگریزی ، فارسی ، عربی ، پشتو ، بنگالی ، سندھی ، ترکی ، گجراتی ، کشمیری ، پنجابی اور بلوچی زبانوں میں کتابیں لکھی اور شائع کی گئی ہیں ۔ اکثر تصنیفات علمی اور تحقیقی اعتبار سے نمایاں حیثیت کی حامل ہیں اور ان کے مصنفین مصروف اور ممتاز صاحبانِ علم ہیں ۔

اقبال اکادمی کا سہ ماہی جریدہ "اقبال ریویو" باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے ۔ یہ رسالہ اقبال کی زندگی ، شاعری اور فکر پر علمی تحقیق کے لیے وقف ہے ۔ اور اس میں علوم و فنون کے ان تمام شعبوں کا تنقیدی

مطالعہ شائع ہوتا ہے جن سے انہیں دلچسپی تھی مثلاً اسلامیات ، فلسفہ ، تاریخ ، عمرانیات ، مذہب ، زبان ، ادب اور فنونِ لطیفہ وغیرہ ۔ اقبال اکادمی کے کتب خانے کی بھی خاص اہمیت ہے ۔ اس کتب خانے میں دس ہزار سے زائد چیدہ اور معیاری کتابیں موجود ہیں ۔ علامہ اقبال کے فن اور فلسفے پر مطبوعہ کتابوں کا ایک الگ حصہ ہے جس میں تقریباً وہ تمام تصانیف موجود ہیں جو علامہ اقبال کی شاعری ، سوانح اور افکار سے متعلق مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں ۔ ان موضوعات پر بھی کتابیں موجود ہیں جن سے علامہ اقبال کو دلچسپی تھی ۔ بقول ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی ''اقبال کی زندگی ، شاعری اور افکار پر کام کرنے والوں کے لیے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ سب یہاں موجود ہیں''[1] ۔

اقبال اکادمی "یومِ اقبال" کی تقریب اہتمام سے منعقد کرتی ہے ۔ ۲۱ اپریل کو ''یومِ اقبال'' منایا جاتا تھا ۔ جب سے حکومتِ پاکستان کی قائم کردہ ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی نے ۹ نومبر ۱۸۷۷ء کی تاریخ کو اقبال کا یومِ پیدائش قرار دیا ہے، یومِ اقبال ہر سال ۹ نومبر کو منایا جاتا ہے ۔ اس موقع پر ملکی اور غیر ملکی ممتاز دانشور مقالے پیش کرتے ہیں جنھیں بعد میں ''اقبال ریویو'' میں شائع کیا جاتا ہے ۔

اقبال اکادمی علامہ اقبال کے افکار کو متعارف کرانے کے لیے مقدور بھر کوشش کر رہی ہے ۔ چنانچہ پاکستان سے باہر دنیائے اسلام میں اور یورپ ، امریکہ ، جاپان ، چین اور روس میں اقبال کے فلسفے سے دلچسپی بڑھتی جا رہی ہے ۔ ۱۹۷۷ء میں اقبال کے صد سالہ جشن کے موقع پر ''اقبال اکادمی'' نے ملک کے نامور صاحبانِ علم اور اقبال شناسوں سے اقبالیات کے تقریباً ہر اہم موضوع پر کتابیں لکھوا کر شائع کیں ۔ ان تمام امور کے باوجود اقبال کے مقام و مرتبہ کے پیشِ نظر اقبال اکادمی ایک چھوٹا ادارہ دکھائی دیتی ہے ۔

وفاق حکومت نے ۱۹۸۳ء میں وفاق محتسبِ سردار محمد اقبال ، (سابق) ، وزیرِ بلدیات و دیہی ترقی میر ظفر اللہ خان جمالی ، جسٹس ڈاکٹر

---

۱ ۔ اقبال اکادمی ، کار گزاری اور منصوبے ص ۱۶ ۔

جاوید اقبال ، (سابق) وزیرِ قانون سندھ سید غوث علی شاہ (موجودہ وزیرِ اعلیٰ) اور چیئرمین زرعی ترقیاتی بینک جناب جمیل نشتر کو تین سال کے لیے اقبال اکادمی کا رکن نامزد کیا ہے[1]۔

---

۱ ۔ بحوالہ خبر نامہ ''اکادمی'' (اکادمی ادبیاتِ پاکستان) اگست ۱۹۸۴ء۔

۴ - بزم اقبال لاہور

بزم اقبال لاہور ۱۹۵۰ء میں حکومتِ پنجاب نے قائم کی تھی - ۱۹۵۸ء میں اس کی تشکیلِ نو ہوئی - مغربی پاکستان کے وزیرِ تعلیم اس کے چیئرمین مقرر ہوئے - وائس چیئرمین جسٹس ایس - اے رحمان تھے - ناظمِ تعلیمات لاہور ریجن معتمدِ عمومی مقرر کیے گئے - باقی ارکان حسبِ ذیل تھے -

پروفیسر ایم - ایم شریف ، ڈاکٹر محمد شفیع ، ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم ، سید نذیر نیازی ، ڈاکٹر محمد جہانگیر خان ، میاں بشیر احمد ، مولوی صلاح الدین ، مولانا علم الدین سالک اور ڈاکٹر سید عبد اللہ[1] -

بزم کو ابتدا میں ایک لاکھ روپے کی گرانٹ ملی - اور دوسرے سال پچاس ہزار روپے دیے گئے - پھر دو سال بعد پچاس ہزار روپے دیے گئے - عرصے تک بزم کی گرانٹ ۲۵ ہزار روپے سالانہ رہی لیکن گذشتہ دو برسوں سے گرانٹ کی رقم ایک لاکھ پچیس ہزار روپے ہوگئی ہے - بزم کے اعزازی سیکرٹری آج کل جناب احمد ندیم قاسمی ہیں -

بزمِ اقبال کا بنیادی مقصد علامہ اقبال کی تعلیمات اور افکار کے بارے میں تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا ہے - اور فکرِ اقبال پر کتابیں شائع کرنا ہے - اقبال کے بارے میں سیمیناروں اور کانفرنسوں کا انعقاد اور ایک علمی مجلے کا اجرا بزم کے پروگراموں میں شامل تھا - ۱۹۵۲ء میں سہ ماہی رسالہ "اقبال" جاری ہوا - یہ رسالہ ایک مرتبہ اردو اور ایک مرتبہ انگریزی میں شائع ہوتا ہے - اس میں اقبال کی زندگی اور فلسفے پر بلند پایہ مضامین شائع ہوتے ہیں - آج کل اس کے مدیر احمد ندیم قاسمی اور محمد اشرف ڈار ہیں -

---

1. Report on the activities of Bazm-i-Iqbal by Karim Ahmad Khan.

بزمِ اقبال کی مطبوعات تیس سے زیادہ ہو چکی ہیں[1] - زیادہ تر کتابیں اردو میں ہیں - چند ایک پنجابی میں اور باقی انگریزی میں ہیں - گرانٹ کی رقم میں اضافے کے بعد بزم کی کارکردگی میں بہتری کی توقع ہے -

---

۱ - اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ ایک میں ملاحظہ کیجیئے -

۵ - آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس

سر سید احمد خان نے ۱۸۸۶ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس قائم کی تھی - اس کانفرنس کی اہمیت کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ کانفرنس کے ایک سالانہ اجلاس منعقدہ ڈھاکہ میں جو ۱۹۰۶ء میں ہوا تھا اس میں آل انڈیا مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی تھی جس نے بعد میں حصولِ پاکستان کی جنگ لڑی اور کامیابی سے ہمکنار ہوئی - اس سے پہلے ۱۹۰۳ء میں انجمنِ ترقی اردو کانفرنس کے ایک شعبے کے طور پر قائم ہوئی تھی -

سید الطاف علی بریلوی آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، علی گڑھ، کے آفس سیکرٹری کی حیثیت سے کام کر چکے تھے - وہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان آ گئے اور ۱۹۵۱ء میں آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کی بنیاد رکھ دی - دفتر ابتدا میں کانفرنس کے پہلے صدر، میجر شمس الدین، کی کوٹھی کے ایک کمرے میں قائم کیا گیا - پھر سندھ مدرسہ کے ایک کمرے میں منتقل ہوا - کام پھیلا تو کرائے کی ایک عمارت حاصل کی گئی اور اب ناظم آباد میں کانفرنس کی اپنی دیدہ زیب عمارت ہے جہاں دفتر، دارالمطالعہ، لائبریری اور دوسرے شعبے تعلیمی اور علمی خدمات میں مصروف ہیں اور اردو زبان و ادب کے فروغ کا باعث بن رہے ہیں -

آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس ایک علمی، تعلیمی اور ثقافتی ادارہ ہے - پاکستان میں مسلمانوں کی تعلیمی، ثقافتی اور لسانی ترقی و اصلاح اور تحفظ اس کے اغراض و مقاصد ہیں - ان اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے جو طریقے طے ہوئے ان میں تصنیف و تالیف، تعلیمی اداروں کا قیام، تعلیم نسواں کی ترقی، لائق اساتذہ اور استانیوں کی تیاری، صحیح قسم کی مذہبی تعلیم کی ترویج، ابتدائی تعلیم کو عام، مفت اور لازمی کرنے کی کوشش، تعلیم میں سائنس اور صنعت و حرفت کے مضامین کو شامل کرانا، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں فوجی تعلیم کو

لازمی کرانا ، عربی زبان کی تعلیم کا فروغ ، مرکزی کتب خانہ اور دارالمطالعہ کا قیام ، کانفرنسوں کا انعقاد ، رسالے کا اجرا ، تعلیمِ بالغاں اور ناخواندگی دور کرنے کی تدابیر اور جسمانی تربیت کو نصاب میں داخل کرانا شامل تھا' -

کانفرنس کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کے لیے انتظامی اور علمی و تعلیمی مجالس قائم کی گئیں - انتظامی امور کے لیے مجلسِ عاملہ بنائی گئی - جس کے سولہ ارکان تھے - صدر میجر شمس الدین محمد منتخب کیے گئے - ان کی وفات کے بعد ممتاز حسن صدر بنے - آج کل جسٹس قدیر الدین احمد مجلس عاملہ کے صدر ہیں - آنریری جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے حسن علی عبد الرحمان اور سیکرٹری کی حیثیت سے سید الطاف علی بریلوی ابتدا سے اب تک کام کر رہے ہیں - ایک اور انتظامی جماعت مجلسِ منتظمہ ہے - اس کے ارکان کی تعداد خاصی زیادہ ہوتی ہے جو ملک کے ہر صوبے سے لیے جاتے ہیں - علمی اور تعلیمی مجالس کے نام اور عہدیدار حسب ذیل ہیں :

۱ - ادارۂ تصنیف و تالیف - پہلے صدر : سید سلیمان ندوی ، موجودہ صدر : مرزا علی اظہر برلاس -

۲ - ادارۂ تعلیمات - پہلے صدر : ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ، موجودہ صدر : پروفیسر عبد المجید قریشی -

۳ - ادارۂ اسلامیات - پہلے صدر : ڈاکٹر محمود حسین ، موجودہ صدر : سید عبد القدوس ہاشمی -

۴ - ادارۂ عربی تعلیم و تربیت جسمانی - پہلے صدر : ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین موجودہ صدر : میجر جنرل (ریٹائرڈ) محمد اکبر خان -

شعبۂ تعلیم نسواں ان کے علاوہ ہے - اس کی صدر لیڈی غلام حسین ہدایت اللہ ہیں - کانفرنس کی مرکزی شخصیت سید الطاف علی بریلوی ہیں جو کانفرنس کے سیکرٹری ، ادارۂ تصنیف و تالیف کے ناظم اور کانفرنس کے رسالے "العلم" کے مدیر ہیں - ان کے علاوہ علمی رفقا میں پروفیسر

---

۱ - "القلم" اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۳ء ص ۵۵ -

محمد ایوب قادری ، سید مصطفیٰ علی بریلوی اور سیدہ انیس فاطمہ ہیں ۔
یہ سب صاحبان کئی کئی کتابوں کے مصنف ہیں ۔

کانفرنس کا اپنا ہال ، دارالمطالعہ اور لائبریری ہے ۔ کانفرنس کے زیر اہتمام علمی ادبی تقریبات منعقد ہوتی رہتی ہیں ۔ دارالمطالعے سے خاصی تعداد میں لوگ استفادہ کرتے ہیں ۔ لائبریری میں مسلمانوں کے علوم و فنون، تہذیب ، ثقافت ، سیاست ، تاریخ اور عہد سر سید کے متعلق نادر اور اہم کتابیں موجود ہیں ۔ شعبۂ تعلیم نسواں کے زیر اہتمام ناظم آباد میں سر سید گرلز کالج کا قیام کانفرنس کا اہم کارنامہ ہے ۔ قومی تحویل میں لیے جانے سے پہلے بھی یہ کالج کراچی میں طالبات کا بہترین کالج شمار ہوتا تھا ۔

کانفرنس اپنے تمام مقاصد تو حاصل نہیں کر سکی لیکن جن مقاصد کے لیے توجہ صرف کی گئی ان میں اسے بلاشبہ شاندار کامیابی نصیب ہوئی ۔ ادارۂ تصنیف و تالیف (اکیڈمی آف ایجوکیشنل ریسرچ) کی کارکردگی خاص طور پر بہت نمایاں ہے ۔ اکیڈمی کی مطبوعات کی تعداد تقریباً ایک سو ہے ۔ تعلیمات ، نفسیات و فلسفہ ، سائنس ، اخلاقیات و عمرانیات ، ادبیات ، لسانیات ، انتقادیات ، سیرت ، سوانح اور تاریخ سے ان مطبوعات کا تعلق ہے[1] ۔

کانفرنس کا سہ ماہی علمی مجلہ ''العلم'' ۱۹۵۱ء سے شائع ہو رہا ہے ۔ تعلیم، تہذیب ، ادب ، تاریخ ، معاشرت اور سوانح پر قابلِ قدر علمی ذخیرہ اس رسالے کے اوراق میں محفوظ ہو گیا ہے ۔ ''العلم'' کے ''جنگِ آزادی نمبر'' اور ''غالب نمبر'' خاصے مقبول ہوئے ۔ ۱۹۷۵ء اور ۱۹۷۶ء میں سلور جوبلی نمبر دو حصوں میں شائع کیا گیا ۔

---

۱ ۔ مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے ۔

٦ - ادارہ تحقیقات اسلامی

پاکستان کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنے کی غرض سے ایک ادارہ ملک کے پہلے وزیر اعظم ہی کے عہد میں قائم ہو گیا تھا۔ اس کا نام تعلیمات اسلامی بورڈ تھا۔ سید سلیمان ندوی اس کے صدر اور مولانا ظفر احمد انصاری اس کے سیکرٹری تھے۔ اس بورڈ کی نہ سفارشات شائع ہوئیں اور نہ ان پر عملدرآمد کی نوبت آئی۔ سید سلیمان ندوی کی رحلت کے باعث اسے ختم کر دیا گیا۔

اس بورڈ کی جگہ مرکزی ادارہ تحقیقات اسلامی کا قیام عمل میں آیا۔ یوں تو دستور ساز اسمبلی نے ۱۹۵۲ء میں ادارے کے قیام کا فیصلہ کر لیا تھا لیکن اس نے باقاعدہ کام ۱۹۵۴ء میں شروع کیا۔ اس ادارے کی عملی تشکیل میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر ممتاز حسن اور عترت حسین زبیری کی کوششوں کا بہت دخل ہے۔ مولانا عبدالعزیز میمن ادارۂ تحقیقات اسلامی کے پہلے منصرم تھے۔ ۱۹۶۰ء میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کو پورے اختیارات کے ساتھ ہمہ وقتی ڈائریکٹر مقرر کیا گیا۔ ادارے کا دفتر پہلے کراچی میں تھا۔ ۱۹۶۶ء سے اسلام آباد میں ہے۔ ادارہ کا انتظامی تعلق پہلے وزارت تعلیم کے ساتھ تھا۔ پھر وزارت قانون کے ساتھ ہوا اور اب وزارت مذہبی امور کے ساتھ ہے۔ ادارہ تحقیقات اسلامی کا مطلب اسلامی تحقیق اور اسلامی تعلیم میں مصروف رہ کر صحیح اسلامی بنیادوں پر مسلم معاشرے کی تعمیر نو میں مدد دینا ہے۔ تحقیق میں ادارہ حسب ذیل رہنما اصولوں کی پیروی کرتا ہے[1]:

۱ - اصول اور کلیات کی روشنی میں اسلام کی عقلی تعبیر پیش کرنا اور دیگر باتوں کے علاوہ اسلام کے بنیادی تصورات مثلاً عالمی اخوت، رواداری اور سماجی انصاف پر زور دینا۔

---

۱ - ماہنامہ فکر و نظر "نفاذ شریعت نمبر" ص ۱۶۸ -

۲ - اسلام کی تعلیم کو اس انداز سے پیش کرنا کہ موجودہ زمانے کی ذہنی اور سائنسی ترقی کے پس منظر میں اسلام کا عملی کردار نمایاں ہو سکے -

۳ - فکر انسانی ، سائنس اور تہذیب و ثقافت کو آگے بڑھانے میں اسلام نے جو کارنامہ انجام دیا ہے تحقیق کے ذریعے اس کو منظر عام پر لانا تاکہ مسلمان ان میدانوں میں دوبارہ نمایاں مقام حاصل کر سکیں -

۴ - اسلامی تاریخ ، فلسفہ ، قانون اور اصول قانون وغیرہ میں تحقیقات کے کام کی تنظیم اور حوصلہ افزائی کے لیے مناسب تدبیریں اختیار کرنا -

ایک اعلیٰ درجے کی لائبریری ایسے ادارے کی ضرورت ہے - اس ضرورت کا احساس ابتدا ہی سے موجود تھا - مولانا عبدالعزیز میمن نے مصر ، عراق ، ترکی ، حجاز ، مراکش ، شام ، تیونس اور ہندوستان کے طویل سفروں کے دوران اسلامی علوم و فنون کی اعلیٰ پائے کی کتابیں ادارے کے لیے جمع کر لیں - بعد میں بھی کتابوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا - کتب خانے میں اس وقت عربی ، انگریزی ، فارسی اور اردو کی چیدہ کتابوں کا منفرد ذخیرہ موجود ہے -

ادارۂ تحقیقات اسلامی کے متعدد شعبے ہیں - ہر شعبہ ایک سینئر سکالر کی نگرانی میں کام کرتا ہے - شعبوں کے نام یہ ہیں -

۱ - القرآن (تفسیر ، علوم قرآن) ۲ - السنتہ ۳ - قانون و اصول قانون (فقہ و اصول فقہ) ۴ - سیرت و تاریخ ۵ - فقہ جعفری و فارسی ادبیات ۶ - عمرانیات ۷ - تاریخ و فلسفہ و سائنس ۸ - معاشیات و معاشی تاریخ ۹ - عالم اسلام کے مسائل حاضرہ ۱۰ - حوالہ و استفسار ۱۱ - تراجم ۱۲ - عربی زبان و ادب ۱۳ - مطالعہ و تقابل ادیان ۱۴ - تراجم مصادر قانون اسلامی -

ادارۂ تحقیقات اسلامی تین مجلے شائع کرتا ہے - ایک اردو میں ایک

عربی میں اور ایک انگریزی میں عربی رسالہ "الدراسات الاسلامیہ" ہر دو ماہ بعد شائع ہوتا ہے - انگریزی مجلہ "اسلامک سٹڈیز" سہ ماہی ہے - اردو جریدہ "فکر و نظر" بیس برس تک ماہنامہ رہا - جولائی ۱۹۸۴ء سے سہ ماہی کر دیا گیا ہے -

ادارۂ تحقیقات اسلامی کا مستقل شعبہ مطبوعات ہے - ادارے کے رفقا کی تصنیفات اور تالیفات کے علاوہ ترجمہ کی ہوئی کتابیں شائع کی جاتی ہیں - بعض دوسرے صاحبان علم کی لکھی ہوئی کتابیں بھی شائع کی گئی ہیں - اردو ، عربی اور انگریزی کی ایسی کتابوں کی تعداد ساٹھ سے زیادہ ہے[1] - ڈاکٹر تنزیل الرحمان نے "مجموعہ قوانین اسلام" کے نام سے چھ جلدوں میں اسلامی قوانین کو مرتب کیا ہے - قرآن کے مضامین کا اشاریہ "تبویب القرآن" خواجہ عبد الوحید کی اہم کاوش ہے - ادارے کی دوسری مطبوعات بھی تحقیقی اعتبار سے بلند پایہ حیثیت رکھتی ہیں - تبلیغی مقاصد کے لیے آسان اور عام فہم کتابیں "شعبۂ دعوت و ارشاد" کے زیر اہتمام شائع کی جاتی ہیں - ایسی کتابیں یا کتابچے مناسب اداروں اور افراد کو بلا قیمت مہیا کی جاتی ہیں -

ادارۂ تحقیقات اسلامی کے انتظامی اور مالی امور ، عملے کے تقرر اور پالیسی کی تشکیل کے لیے ایک مجلس نظما قائم ہے - اس کے ارکان میں مشاہیر ، علما ، فضلا ، قانون دان ، ماہرین اقتصادیات اور ماہرین تعلیم وغیرہ شامل ہوتے ہیں[2] - مجلس کا صدر متعلقہ وزیر ہوتا ہے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کے بعد ڈاکٹر فضل الرحمان ادارہ کے ڈائریکٹر بنائے گئے - ان کے بعض خیالات سے علما بہت برہم ہوئے - ان کے مستعفی ہونے کے بعد ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی ڈائریکٹر کے عہدے پر فائز ہوئے - ان کے بعد ڈاکٹر عبد الوحید ہالے پوتا ڈائریکٹر مقرر ہوئے - وزارت مذہبی امور کے جائنٹ سیکرٹری جناب زاہد ملک نے بھی نگرانی اور نظامت کے فرائض سرانجام دیے - آج کل ڈاکٹر شیر محمد زمان ادارے کے ڈائریکٹر ہیں -

---

۱ - اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجئے - ص ۲

۲ - فکر و نظر "یوم تاسیس نمبر" ص ۹۵۴ -

ادارۂ تحقیقات اسلامی اپنے مقاصد کے لیے کامیابی کے ساتھ سرگرم عمل ہے ۔ اس کا شعبۂ قانون ، ملکی قوانین کو اسلام سے ہم آہنگ کرنے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کو اپنی رائے بھی دیتا ہے ۔ ادارے کا مقصد اولین اگرچہ اسلامی معاشرے کی تشکیل کے سلسلے کے مسائل سے عہدہ برآ ہونا ہے تاہم ضمنی طور پر ادارۂ تحقیقات اسلامی اردو کی ترقی و فروغ کا باعث بھی بن رہا ہے ۔ اس اعتبار سے ادارے کی خدمات خاصی وسیع ہیں ۔

---

۷ - ادارہ مصنفین پاکستان

جنوری ۱۹۵۹ء میں پاکستان رائٹرز کنونشن منعقد ہوا جس میں ملک بھر کے دو ڈھائی سو ادیبوں نے شرکت کی ۔ اس کنونشن کا مقصد پاکستانی مصنفین کے لیے ایک ایسے ادارے کا قیام تھا جو ان کے حقوق اور مفادات کا محافظ ہو ۔ ایک دو ماہ پیشتر ملک کے آٹھ ادیبوں نے ایسی ایک تنظیم کی ضرورت کا اعلان کیا تھا ۔ ان ادیبوں کے نام یہ ہیں :

جمیل الدین عالی	قدرت‌اللہ شہاب
ابن الحسن	ابن سعید
ضمیر الدین احمد	غلام عباس
قرۃ العین حیدر	اور عباس احمد عباسی

کنونشن میں ادارے کا نام ادارہ مصنفین پاکستان (Pakistan Writers Guild) طے ہوا ۔ منشور اور اغراض و مقاصد منظور ہوئے اور عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا ۔ منشور یہ تھا[1] :

''ہم پاکستان کی جملہ زبانوں کے ادیب خود کو مادر وطن کی ترقی ، عظمت ، بین الاقوامی امن کے آدرش اور انسانیت کی ترقی کے لیے وقف کرتے ہیں ۔ ہم ان حقوق انسانی پر ایمان رکھتے ہیں ۔ جن کی تشریح اقوام متحدہ کے منشور میں کی گئی ہے ۔ بحیثیت ادیب ہم اپنے خیالات کے اظہار اور ترسیل کی ارادی کے لیے بنیادی حقوق کے حامی ہیں جس کے بغیر تخلیقی ادب بے مقصد ہوتا ہے ۔ ہمیں اپنی ان عظیم روایات پر جو ہمیں ماضی سے ملی ہیں ، پورا فخر ہے ۔ ہم ان کے تحفظ اور ان کو مزید فروغ دینے کا عہد کرتے ہیں ۔ ہم اپنے مقدس فرض سے جو صداقت کی عکاسی ، حب وطن کی قدروں کی نشو و نما ، بین الاقوامی اخوت اور تعاون کے

---

۱ - بحوالہ مجلہ ''علم و آگہی'' خصوصی شمارہ ۷۵-۱۹۷۴ء ص ۱۷۳ -

فروغ اور انسانی تعلقات کے قیام سے متعلق ہیں ، کماحقہ آگاہ ہیں تا کہ انسانیت زیادہ سے زیادہ راحت ، طمانیت اور وقار کے ساتھ اپنا وجود باقی رہ سکے - ادیب ہونے کی حیثیت سے فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر ہم ایک ایسے خوشحال اور صحت مند معاشرے کی ترقی کے لیے اپنی ذمہ داری کو قبول کرتے ہیں جس میں سب کے لیے آزادانہ اور مساوی مواقع فراہم ہوں - اور جہاں دولت و اقتدار انسانی قدروں اور روحانی تصورات کے تابع ہوں - اس لیے علم و سائنس کی ترقی کو دنیا میں امن اور خوشحالی کے فروغ کا ذریعہ سمجھتے ہیں'' -

ادارہ مصنفین پاکستان کے اغراض و مقاصد حسب ذیل قرار پائے[۱] :

۱ - ایسے حالات کو فروغ دینا جو خیالات اور ثقافت کے آزادانہ اظہار و فروغ کے ضامن ہوں -

۲ - ادیبوں کے ادبی مفادات کا تحفظ کرنا -

۳ - امداد باہمی کی بنیادوں پر دارالاشاعت کا قیام -

۴ - مشترکہ بیمہ -

۵ - پاکستانی ادب کی بیرونی ملکوں میں اشاعت کا اہتمام کرنا -

۶ - کاپی رائٹ ایکٹ وغیرہ -

کنونشن میں جن مندوبین نے شرکت کی وہ بنیادی اراکین قرار پائے - ان اراکین نے مرکزی مجلس عاملہ منتخب کی - علاقائی مجالس کا انتخاب بھی ہوا - سیکرٹری جنرل قدرت‌الله شہاب ، اعزازی خازن عبدالعزیز خالد اور افسر رابطہ جمیل الدین عالی منتخب ہوئے - مرکزی دفتر کراچی (وفاقی دارالحکومت) میں کھولا گیا - علاقائی دفاتر لاہور اور ڈھاکہ میں قائم کرنے کا فیصلہ ہوا -

مشرقی پاکستان کے زوال کے بعد انتظامی ڈھانچے میں تبدیلیاں کی گئیں - ادارے کے آئین میں بھی تبدیلیاں ہوئیں - اب پاکستان کے چار

---

۱ - مجلہ علم و آگہی خصوصی شمارہ ۷۵-۱۹۷۴ء ص ۱۷۵ -

صوبے تھے۔ چنانچہ مرکزی دفتر کے علاوہ اباسین ، بولان ، رچنا اور مہران زون کے نام سے چار دفاتر قائم کیے گئے۔ اب سیکرٹری جنرل باری باری ہر صوبے سے منتخب ہوتا ہے اور جہاں سیکرٹری جنرل ہوتا ہے وہیں ادارے کا مرکزی دفتر ہوتا ہے۔

ابتدا میں گلڈ کی خاصی سرکاری سرپرستی ہوئی۔ ابتدائی دو سالانہ اجلاسوں میں صدر مملکت صدر ایوب خان مرحوم نے شرکت کی اور ایک لاکھ روپے سالانہ کی امداد کا اعلان کیا۔

ادارے نے جو کامیابیاں حاصل کیں ان میں بعض ادبی انعامات کا اہتمام خاصی اہمیت کا حامل ہے۔ اردو ، بنگالی اور انگریزی میں تحقیقی ، تخلیقی ، تہذیبی ، تاریخی ، سائنسی اور معاشی موضوعات کے سلسلے میں لکھی گئی بہترین کتابوں پر انعامات پیش کیے جاتے رہے۔ لکھنے والوں کی ان سے بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔ انعامات کی تفصیل حسب ذیل ہے[1] :

آدم جی	— ۲۵ ہزار روپے	حبیب بینک	— ۲۵ ہزار روپے
یونائیٹڈ بینک	— ۲۰ ہزار روپے	نیشنل بینک	— ۲۵ ہزار روپے
۶ ستمبر ۶۵ء	— ۱۰ ہزار روپے	گلڈ	— ۲۲ ہزار روپے

ادارۂ مصنفین پاکستان کو اکادمی ادبیات پاکستان کی طرف سے ساٹھ ہزار روپے گرانٹ ملنا شروع ہوئی۔ ۱۹۸۱ء میں یہ رقم بڑھا کر دو لاکھ روپے سالانہ کر دی گئی[2]۔

ادارۂ مصنفین پاکستان کے زیر اہتمام ۱۹۶۰ء میں ماہنامہ ''ہم قلم'' کراچی سے جاری ہوا۔ ایک ششماہی جریدہ ''قلمکار'' ڈھاکہ سے جاری کیا گیا۔ ان پرچوں میں اعلیٰ پائے کی تخلیقات شائع ہوتیں اور ادیبوں

۱۔ مجلہ ''علم و آگہی'' خصوصی شمارہ ۷۵-۱۹۷۴ء ، ص ۱۷۵۔

۲۔ خطبۂ استقبالیہ (از محمد علی خان وزیر تعلیم) تیسری پاکستان اہل قلم کانفرنس منعقدہ دسمبر ۱۹۸۱ء۔

کو باقاعدہ معاوضہ ادا کیا جاتا ۔ دوسرے رسالوں سے بھی معاوضہ دلانے کی کوشش کی گئی لیکن وہ کچھ زیادہ کامیاب نہ ہوئی ۔

ادارے کی چند مطبوعات انگریزی ، پنجابی اور پشتو میں ہیں ۔ زیادہ تر مطبوعات اردو میں ہیں ۔ اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں درج کی گئی ہے ۔

---

۸ - نیشنل بک کونسل

نیشنل بک کونسل حکومت پاکستان کا قائم کردہ ایک خود مختار ادارہ ہے - حکومت کے علاوہ یونیسکو بھی اس ادارے کی مالی معاونت کرتی ہے - اسے ۱۹۶۰ء میں نیشنل بک سینٹر کے نام سے کراچی میں قائم کیا گیا تھا - ۱۹۶۳ء میں ڈائریکٹر کی تقرری کے ساتھ اس کی سرگرمیاں شروع ہوئیں - ابن انشا مرکز کے پہلے ڈائریکٹر تھے - ادارے کی ۱۹۶۳ء میں لاہور میں شاخ قائم کی گئی - ۱۹۶۵ء میں ایک شاخ ڈھاکہ میں قائم کی گئی - جو اب ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے بنگلہ دیش میں کام کر رہی ہے - ۱۹۷۵ء میں ادارے کا نام "نیشنل بک کونسل" رکھا گیا - آج کل اس کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے اور کراچی اور لاہور میں اس کی شاخیں ہیں - نیشنل بک کونسل کا ماہنامہ "کتاب" لاہور سے شائع ہوتا ہے جس میں کتابی دنیا کے کوائف پر مضامین اور معلومات ہوتی ہیں -

نیشنل بک کونسل کے مقاصد حسب ذیل ہیں[1] :

۱ - ملک بھر میں کتابوں کی ترقی اور فروغ کے لیے منصوبہ بندی اور دیگر کتابی ترقیاتی سکیموں کو مربوط کرنا -

۲ - کتابی دنیا کے مسائل معلوم کر کے ان کے حل کے لیے مؤثر اقدامات کرنا -

۳ - کتابوں کے بارے میں جملہ معلومات اور کتابی اعداد و شمار کو ترتیب دیکر انھیں شائع کرنا -

۴ - کتاب میلوں ، کتابی نمائشوں ، نئی تصانیف کی تقریبات رونمائی اور دیگر مناسب ذرائع سے قارئین تک کتابوں کے بارے میں تازہ ترین اطلاعات بہم پہنچانا اور قارئین کی عادات مطالعہ کو فروغ دینا -

---

۱ - ماہنامہ "کتاب" نیشنل بک کونسل ستمبر ۱۹۷۹ء ص ۴ ، ۵ ، ۹ -

۵ - اساتذہ ، طلبا ، لائبریرین ، محققین اور عام قارئین کی سہولت کی خاطر جرائد ، گائیڈز ، ببلوگرافیز ، فہارس ، ڈائریکٹریاں اور دیگر حوالہ جاتی مواد شائع کرنا -

۶ - کتاب سازی اور کتابوں کی تقسیم کے لیے تربیتی کورسز ، اور جدید تیکنیک پر مبنی ورکشاپوں کا اجرا اور ناشرین مصنفین کے لیے ”رہنما کتابچوں“ کی اشاعت کرنا -

۷ - عالمی کتابی نمائشوں اور ببلوگرافیز کے ذریعے پاکستانی مطبوعات کا بیرون ملک فروغ و تعارف کرانا -

۸ - یونیسکو کے بین الاقوامی اور علاقائی پروگراموں کے مابین ہم آہنگی پیدا کرنا -

۹ - معیاری کتابوں کی اشاعت کے جذبے کو ابھارنے کے لیے انعامات اور دوسری مراعات فراہم کرنا -

۱۰ - خواندگی اور تعلیم کو فروغ دینا اور بہتر لیکن سستے داموں مطالعاتی مواد فراہم کرنا -

۱۱ - بچوں اور نوجوانوں (نئے قارئین) کے لیے بہتر سے بہتر مطالعاتی مواد کی فراہمی کو آسان بنانا -

نیشنل بک کونسل کے تمام امور ایک انتظامی بورڈ کے ذریعے طے پاتے ہیں - کونسل کا ڈائریکٹر بورڈ کے سیکرٹری کے طور پر کام کرتا ہے - وفاقی سیکرٹری تعلیم بورڈ کا صدر ہوتا ہے - صدر اور سیکرٹری کے علاوہ بورڈ حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہے[1] -

۱ - سیکرٹری پاکستان قومی کمیشن برائے یونیسکو -

۲ - نمائندہ وزارت اقتصادیات -

۳ - ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ آف لائبریریز -

۴ - رجسٹرار کاپی رائٹ -

---

۱ - ماہنامہ کتاب نیشنل بک کونسل ستمبر ۱۹۷۹ء ص ۹ -

۵ - نمائندہ پاکستان پبلیشرز اینڈ بک سیلرز اسوسیئشن -

٦ - نمائندہ ادارہ مصنفین پاکستان -

۷ - نمائندہ پاکستان لائبریری اسوسیئشن -

۸ - نمائندہ پاکستان پرنٹنگ اینڈ گرافک آرٹس اسوسیئشن -

۹ - نمائندہ نیشنل بک فاؤنڈیشن -

۱۰ - ڈائریکٹر اردو سائنس بورڈ -

۱۱ - نمائندہ پشتو اکیڈمی ، جامعہ پشاور -

۱۲ - نمائندہ سندھی ادبی بورڈ -

۱۳ - نمائندہ بلوچی اکیڈمی -

۱۴ - نمائندہ شعبہ پنجابی ، جامعہ پنجاب -

۱۵ - وزارت تعلیم کے نامزد کردہ قارئین اور مصنفین کے تین نمائندے -

نیشنل بک کونسل اپنے مقاصد کے حصول کے لیے سرگرم عمل ہے - کونسل اب تک متعدد اہم اور مفید فہارس مطبوعات اور ڈائریکٹریاں شائع کر چکی ہے[1] - کتابی صنعت کے فروغ کے لیے تربیتی کورسوں کا اہتمام ہوتا رہا ہے - طباعت ، کاغذ ، ٹائیٹل اور کتابت وغیرہ کے اعتبار سے بہترین کتابوں پر انعامات دیے جا رہے ہیں - کتابوں اور مطالعے کے فروغ کے لیے کتابوں کی نمائشوں کا اہتمام کیا جاتا ہے - یہ نمائشیں عام بھی ہوتیں ہیں اور موضوعی بھی یعنی کسی ایک موضوع پر کتابوں کی نمائش منعقد ہوتی ہے - بچوں کے لیے بھی کتاب میلوں پر خاص توجہ دی جاتی ہے - عادات مطالعہ کے لیے سروے کا اہتمام کر کے "پاکستان میں عادات مطالعہ - ایک سروے" کے عنوان سے کتاب شائع کی گئی ہے - مختصر یہ کہ کونسل اپنے اصل مقصد "کتابوں کے فروغ" کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کے جملہ پہلوؤں پر کام کر رہی ہے -

---

۱ - ضمیمہ نمبر ایک میں کونسل کی فہرست مطبوعات ملاحظہ کیجیے -

نیشنل بک کونسل کا رسالہ ''کتاب'' کتابوں اور مطالعے کے فروغ کے لیے بھی مفید خدمات انجام دے رہا ہے اور اردو زبان و ادب کے فروغ اور ترویج کے لیے بھی کوشاں ہے۔ پاکستان کے باہر اردو کے لیے جو کام ہو رہا ہے ''کتاب'' میں اس کی رپورٹیں شائع کی جاتی ہیں۔ علمی و ادبی اداروں کے تعارف پر مشتمل مضامین بھی ''کتاب'' کی زینت بنتے ہیں۔ پاکستان میں جو کچھ شائع ہوتا ہے ''رفتار اشاعت'' کے تحت اس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ رسالہ کتاب کے خصوصی نمبر علمی، ادبی اور کتابی نقطہ نظر سے اہمیت کے حامل ہیں۔ ''پاکستان بک ٹریڈ ڈائریکٹری نمبر'' ایک ہزار صفحات پر مشتمل تھا جس میں ملک بھر کے چیدہ ناشرین اور علمی ادبی خود مختار اداروں کی شائع کردہ فہارس کتب کو جمع کر کے شائع کیا گیا۔ غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر ''غالب نمبر'' دو حصوں میں چھاپا گیا۔ پہلے حصے میں دیوان غالب اور غالب پر ناقدانہ مضامین ہیں اور دوسرے میں غالب پر شائع ہونے والی کتابوں اور رسالوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ۱۹۷۶ء میں کونسل نے پاکستان بھر کے مشہور مصنفین کے کوائف جمع کر کے ''اردو مصنفین کی ڈائریکٹری نمبر'' شائع کیا۔ اسی سال ''قائد اعظم نمبر'' شائع کیا گیا جس میں قائد اعظم پر لکھی گئی اہم اور ابتدائی کتابوں کا بھر پور جائزہ پیش کیا گیا۔ ۱۹۷۷ء میں اقبال کے جشن صد سالہ کے موقع پر ''اقبال نمبر'' شائع کیا گیا۔ اس نمبر میں اقبال پر شائع ہونے والی فہارس کتب، اقبال کے شارحین اور ناقدین اور اقبال نمبروں کا جائزہ پیش کیا گیا۔ اقبال کی اپنی لائبریری کی کتابوں کی جامع فہرست بھی اس نمبر میں شامل کی گئی۔ ''کتاب'' کے دوسرے نمبروں میں ''تعلیمی پالیسی نمبر'' ''عالمی سال کتاب نمبر'' اور ''بچوں کا ادب نمبر'' شامل ہیں۔

نیشنل بک کونسل کا ڈائریکٹر جنرل ماہنامہ ''کتاب'' کا نگران ہوتا ہے۔ مرحوم ابن انشا اور سید حیدر رضا رضوی کے بعد اب ڈاکٹر محمد اقبال حسین کونسل کے ڈائریکٹر جنرل اور ماہنامہ ''کتاب'' کے نگران ہیں۔ ''کتاب'' کے مدیر پہلے جناب فضل قدیر اور سید قاسم محمود

تھے ۔ ان کے نائبین میں ستار طاہر ، صفدر ادیب اور عطش درانی تھے ۔ عرصے سے جناب ذوالفقار احمد تابش ''کتاب'' کے مدیر ہیں ۔ ان کے ساتھ نائب مدیر پہلے عطش درانی ، پھر محمد علی چراغ تھے اور اب اکرم کامل ہیں ۔

---

۹ - اسلامی نظریاتی کونسل

اسلامی نظریے کی مشاورتی کونسل ۱۹۶۲ء کے دستور کے تحت تشکیل دی گئی تھی - جسٹس ابو صالح محمد اکرم کی قیادت میں آٹھ ارکان پر مشتمل کونسل کی تشکیل ہوئی - ۱۹۶۴ء میں چیئرمین سمیت تین ارکان مستعفی ہوگئے - نئے چیئرمین علامہ علاؤ الدین صدیقی مقرر کیے گئے - اسلامی نظریے کی مشاورتی کونسل کے مقاصد حسبِ ذیل تھے[1] :

(ا) مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے ایسے ذرائع اور وسائل کی سفارش کرنا جن سے پاکستان کے مسلمانوں کو تمام معاملات میں اپنی زندگیاں اسلام کے اصولوں اور تصورات کے مطابق ڈھالنے کی ترغیب اور امداد ملے -

(ب) قومی اسمبلی ، کسی صوبائی اسمبلی ، صدر یا کسی گورنر کو کسی ایسے استفسار کے بارے میں مشورہ دینا جس میں کونسل سے یہ سوال کیا گیا ہو کہ آیا کوئی مجوزہ قانون اسلام کے مطابق ہے یا نہیں -

(ج) تمام رائج الوقت قوانین کا جائزہ لے کر ان میں ایسی ترمیمات تجویز کرنا جن کے ذریعے وہ اسلام کے ان تقاضوں اور تعلیمات کے مطابق ہو جائیں جو قرآن و سنت میں طے کیے گئے ہیں -

۱۹۷۳ء کے آئین کی رو سے کونسل میں کچھ تبدیلیاں کی گئیں - اس کا نام ''اسلامی نظریاتی کونسل'' رکھا گیا - ارکان کی تعداد کم از کم آٹھ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ مقرر کی گئی - مختلف مکاتبِ فکر کو نمائندگی دی گئی - ۱۹۶۲ء کے دستور میں بیان کردہ فرائض کے علاوہ

---

۱ - ''فکر و نظر'' نفاذِ شریعت نمبر ص ۱۵۳ - ۱۵۴ -

کونسل کے فرائض منصبی میں اس ذمہ داری کا اضافہ کیا گیا کہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کی رہنمائی کے لیے اسلام کے ایسے احکام کی ایک موزوں شکل میں شیرازہ بندی کرنا جنھیں قانونی طور پر نافذ کیا جا سکے - کونسل کے لیے یہ ضروری قرار دیا گیا کہ وہ قوانین کو اسلامی بنانے سے متعلق اپنی رپورٹ زیادہ سے زیادہ سات سال میں مکمل کر کے حکومت کو پیش کر دے - حکومت پر اگست ۱۹۸۲ء تک اسلام کو پاکستان میں کاملاً نافذ کرنے کی ذمہ داری عائد کر دی گئی[1] -

۱۹۷۴ء میں جسٹس حمود الرحمان کی قیادت میں کونسل کی تشکیل کی گئی - تین سال بعد اس کونسل کی میعاد ختم ہو گئی - ۱۹۷۷ء میں مارشل لا کے بعد کونسل کی از سر نو تشکیل ہوئی اور جسٹس محمد افضل چیمہ کو اس کا سربراہ مقرر کیا گیا - ۱۹۸۰ء سے ۱۹۸۵ء تک کونسل کی سربراہی کے فرائض جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمان کے سپرد رہے -

علامہ علاؤ الدین صدیقی کی سربراہی میں کونسل نے معاشرے کو اسلامی خطوط پر ڈھالنے کے سلسلے میں حکومت کو ۳۴ سفارشات پیش کیں - جسٹس حمود الرحمان کی سربراہی میں اسی طرح کی ۳۱ سفارشات پیش کی گئیں - جسٹس تنزیل الرحمان کی سربراہی میں کونسل نے نماز اور زکواۃ سے ابتدا کی اور متعدد سفارشات حکومت کو پیش کیں - اسلامی نظریاتی کونسل کی جن سفارشات پر حکومت نے عمل کیا ہے ان میں یونیورسٹیوں میں شعبۂ اسلامیات کا اجرا ، اسلامیات کی لازمی تعلیم ، وزارتِ مذہبی امور کا قیام ، سرکاری محکموں میں نماز با جماعت کا اہتمام ، نظامِ زکواۃ کا نفاذ ، شرعی عدالتوں کا قیام ، سرقہ ، ڈکیتی ، زنا ، شراب ، تہمتِ زنا اور تازیانے کی سزا سے متعلق حدود آرڈیننس ، لا کمیشن کی تشکیل اور اسلامی یونیورسٹی میں شریعت فیکلٹی کا قیام شامل ہیں - کونسل نے تعزیراتِ پاکستان کے ۲۲۷ اور ۸۰ دوسرے قوانین پر نظرِ ثانی کا کام مکمل کر لیا ہے[2] -

---

۱ - ''فکر و نظر'' نفاذِ شریعت نمبر ص ۱۵۵ -

۲ - اسلامائی زیشن ان پاکستان (کتابچہ) از جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمان -

اردو کی ترقی اور فروغ کے حوالے سے دیکھا جائے تو اسلامی نظریاتی کونسل کی خدمات خاصی و قیع دکھائی دیتی ہیں - کونسل کی دفتری زبان اردو ہے - وزارتوں سے خط و کتابت بھی خاصی حد تک اردو میں ہوتی ہے - پاکستان کوڈ کی پہلی آٹھ جلدوں پر مشتمل قوانین کے بارے میں جو سفارشات کونسل نے حکومت کو پیش کیں ان کی الگ الگ رپورٹیں اردو میں شائع کی گئیں - نویں سے بیسویں جلد تک موضوع وار رپورٹیں اردو میں شائع کی گئیں - نویں رپورٹ ضابطہ فوج داری کے بارے میں ہے - دسویں رپورٹ شخصی قوانین پر مشتمل ہے - گیارھویں رپورٹ میں بیمہ اور قوانین بیمہ کا احاطہ ہے - بارھویں رپورٹ اسلامی مالیاتی نظام اور قوانینِ مالی پر مشتمل ہے تیرھویں میں ٹیکس کا نظام ، چودھویں میں قانونِ معاہدہ ، قانونِ داد رسی خاص اور انتقالِ جائداد کے قوانین ہیں اور پندرھویں رپورٹ متفرق قوانین پر مشتمل ہے -

کونسل میں ترجمے کا علیحدہ شعبہ ہے - جن علما کو قوانین پر اسلامی نقطۂ نظر سے غور کرنا ہوتا ہے ان کے لیے انگریزی سے اردو میں ترجمے کیے جاتے ہیں - وفاقی قوانین کے بعد اب صوبائی قوانین کے ترجمے کا کام شروع کیا گیا ہے - ابتدا صوبہ پنجاب کے مالی قوانین کے ترجمے سے ہوئی ہے - کونسل کی جو اردو رپورٹیں کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہیں ان کے نام یہ ہیں :

١ - دستوری سفارشات -

٢ - پاکستان میں تعلیمی نظام پر رپورٹ -

٣ - رپورٹ بابت اصلاحِ معاشرہ -

٤ - رپورٹ بابت ابلاغِ عامہ -

٥ - رپورٹ بابت اسلامی معاشی نظام -

٦ - رپورٹ بابت اسلامی نظامِ عدل -

٧ - رپورٹ بابت خاندانی منصوبہ بندی -

٨ - رپورٹ بابت استفسارات -

کونسل کے حسب ذیل ترجمے بھی شائع ہوتے ہیں :

۱ - انسدادِ سود سے متعلق کونسل کی رپورٹ کا اردو ترجمہ -

۲ - تقسیم آمدنی کی بنیاد پر تعمیرِ مکانات میں سرمایہ کاری کی سکیم پر اعلیٰ سطحی ورکنگ گروپ کی رپورٹ کا اردو ترجمہ -

۳ - ریاست جودھپور (ملائیشیا) کے اسلامی قانون کا ترجمہ -

۴ - رجم کے سلسلے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کا اردو ترجمہ -

۵ - قانونِ شہادت کے سلسلے میں لا کمیشن کے تبصرے کا ترجمہ -

۶ - عدالتِ عالیہ ، لاہور میں سابق جسٹس بدیع الزمان کیکاؤس کی درخواست کا اردو ترجمہ -

اسلامی نظریاتی کونسل نے جن وفاقی قوانین کے اردو میں ترجمے کیے ہیں (اور ابھی شائع نہیں ہوئے) ان کی فہرست ضمیمہ نمبر ۲ میں درج کی گئی ہے[1] -

---

۱ - یہ فہرست مقتدرہ قومی زبان کے کتابچے "وزارتِ قانون اور اسلامی نظریاتی کونسل کے اردو تراجم" سے نقل کی گئی ہے -

۱۰ - ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان

حکیم عبدالمجید نے ۱۹۰۶ء میں دہلی میں ۸ مربع فٹ دوکان میں "ہمدرد" دوا خانہ قائم کیا تھا۔ یہ "ادارہ" ترقی کرتا گیا - ۱۹۲۲ء میں جب "ہمدرد منزل" کی شاندار عمارت تقریباً تیار ہو چکی تھی حکیم صاحب فوت ہو گئے - ان کے بیٹوں عبدالحمید اور حکیم محمد سعید نے ۱۹۳۶ء میں "ہمدرد وقف" قائم کیا - آزادی کے بعد بڑے بھائی حکیم عبدالحمید دہلی ہی میں رہے لیکن حکیم محمد سعید ۱۹۴۸ء میں کراچی آ گئے - پچاس روپے ماہانہ پر ایک کمرہ اور ساڑھے بارہ روپے ماہانہ کرائے پر فرنیچر لیا اور اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دیا - ہمدرد پاکستان نے بھی تیز رفتاری سے ترقی کی - ۱۹۵۳ء میں حکیم محمد سعید اس ادارے کی ملکیت سے دست بردار ہو گئے اور "ہمدرد وقف" قائم کر دیا - تین چوتھائی آمدنی رفاہی کاموں پر صرف ہونے لگی - اپریل ۱۹۵۳ء سے مارچ ۱۹۵۴ء تک آمدنی دو لاکھ کے قریب تھی - یکم جنوری ۱۹۶۴ء کو کثیرالمقاصد "ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان" وجود میں آ گئی - ہمدرد فاؤنڈیشن کی آمدنی اور اخراجات اب کروڑوں روپے تک پہنچ گئے ہیں -

ہمدرد کے مقاصد انسانی نوعیت کے ہیں - رفاہ عامہ کے کام، طب مشرق کا فروغ، طبی علمی اور تعلیمی منصوبے اور ملی تعمیر نو ہمدرد کے مقاصد ہیں - نظریہ پاکستان کی حفاظت اور اس ضمن میں قومی زبان کی ترویج و ترقی بھی فاؤنڈیشن کے پیش نظر ہے - ہمدرد فاؤنڈیشن کے صدر حکیم محمد سعید اور سیکرٹری جنرل حافظ محمد الیاس ہیں - بورڈ آف ٹرسٹیز میں ان دو کے علاوہ ۵ ارکان ہیں - مجلس انتظامیہ میں ان دونوں کے علاوہ گیارہ ارکان ہیں - یہ ارکان اپنے اپنے شعبوں کے سربراہ کی حیثیت رکھتے ہیں -

---

۱ - ہمدرد فاؤنڈیشن آف پاکستان : پچیس سالہ خدمات (انگریزی) ص ۵ -

حکیم محمد سعید اور ان کے ساتھیوں نے ۱۹۵۶ء میں انجمن ترقی طب قائم کی۔ ۱۹۵۸ء میں جامعہ طبیہ شرقیہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ ۱۹۶۳ء سے ہمدرد گشتی دواخانہ مفت علاج فراہم کر رہا ہے۔ ۱۹۶۶ء کے اواخر میں صدر پاکستان نے ادارہ صحت و تحقیقات طبیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس منصوبے میں ایک عظیم ہسپتال، ایک ہیلتھ ایجوکیشن سینٹر، ایک بڑی لائبریری، ایک میڈیکل ریسرچ سینٹر، ایک ڈرگ ریسرچ سینٹر اور ایک کالج آف میڈیسن شامل ہیں۔ حکیم محمد سعید نے پاکستان طبی اسوسیئشن بھی قائم کی۔ اطبا کی تنظیم، ان کے حقوق کی نگہداشت اور طب کے پیشے کا وقار اسوسیئشن کے مقاصد ہیں۔ ۱۹۷۱ء میں تحریک صحت ملی کا آغاز کیا گیا۔ اس تحریک کا مقصد عوام میں صحت کا شعور پیدا کرنا ہے اور صحت کے اصولوں پر عمل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اس تحریک کے تحت ہر سال صحت ملی کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔

ہمدرد فاؤنڈیشن کی سرگرمیاں متنوع اور اس کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔ ہمدرد مرکز کی زبان اردو ہے۔ بیرونی مراسلت حسب موقع اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں ہوتی ہے۔ ہمدرد فاؤنڈیشن نے متعدد طریقوں سے اردو زبان و ادب کے فروغ میں حصہ لیا ہے۔

۱۹۶۱ء میں ''شام ہمدرد'' کا آغاز ہوا۔ جلد ہی باقاعدگی کے ساتھ اس کے ماہانہ اجلاس کراچی، لاہور، راولپنڈی/اسلام آباد، پشاور اور ڈھاکہ میں ہونے لگے۔ مشرقی پاکستان کے زوال کے بعد ڈھاکہ کے اجلاس بند ہو گئے۔ ''شام ہمدرد'' نے فکری انتشار کو روکنے، نظریہ پاکستان کے فروغ و تحفظ اور ہماری تہذیبی اقدار کی اشاعت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ملک کے نامور اہل علم اور صاحبان فکر و شعور شام ہمدرد کے سامعین سے مخاطب ہوتے ہیں۔ ۱۹۷۱ء تک موضوعات کا انتخاب مقرر حضرات خود کرتے تھے۔ ۱۹۷۲ء کا سال ''احترام'' کے موضوع کے لیے وقف کر دیا گیا۔ ۱۹۷۳ء میں ان شخصیات پر روشنی ڈالی گئی جن کی سائنس یا ادب میں وقیع خدمات تھیں اور جو عام طور پر معروف نہیں تھیں۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستانی تشخص، پاکستان کی نظریاتی سرحدیں، لسانی اور علاقائی تعصبات،

نظام تعلیم ، تعمیر کردار میں اداروں کی اہمیت وغیرہ موضوعات رکھے گئے - ایک سال اخلاقیات کے لیے وقف کیا گیا - اسی سے ''آواز اخلاق'' کی تحریک شروع ہوئی - قرآن ، سیرت رسول اللہ ؐ ، اقبال ، تعلیم ، اردو ذریعہ تعلیم ، طب مشرق ، بنیادی حقوق ، عورت کا مقام ، نفاذ شریعت ، وحدت اسلامی ، اخلاق کا اسلامی معیار ، اردو انگریزی جائزہ کانفرنس ، اسلامی قانون کی خصوصیت ، روزانہ زندگی میں اسلامی اخلاق کی اہمیت ، عالم اسلام کا فکری انقلاب اور اس کے پیش رو ، اسلامی طرز حکومت اور طریق انتخاب ، عالم انسانیت کا مستقبل صرف اسلام ہے اور دوسرے بیسیوں اہم موضوعات ''شام ہمدرد'' میں زیر بحث آتے رہے - یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری ہے اور حکیم محمد سعید ہر ''شام ہمدرد'' کے موقع پر خود موجود ہوتے ہیں -

ہمدرد فاؤنڈیشن پریس پچیس تیس برس سے اہم خدمات انجام دے رہا ہے - ''شام ہمدرد'' میں پڑھے گئے مقالات کے مجموعے شائع کرنا پریس کے مقاصد میں سے ایک ہے - علمی ، ادبی اور ثقافتی کتب بھی شائع کی جاتی ہیں - علاوہ ازیں تین شعبوں پر خاص توجہ مبذول کی جاتی ہے - طبی و سائنسی ادب ، اسلامی ادب اور بچوں کا ادب -

طبی و سائنسی ادب سے ایک عام تعلیم یافتہ آدمی مستفید ہو سکتا ہے - صحت کے آسان فطری اصولوں کے ساتھ ساتھ اس سے تاریخی اور سائنسی معلومات کی غذا بھی حاصل ہوتی ہے - تعلیم ، صحت ، ذیابیطس نامہ ، قلب اور صحت چند کتابوں کے نام ہیں - دینی کتب میں ''قرآن روشنی ہے'' ، نورستان ، تذکار محمد اور اخلاقیات نبوی اہم کتابیں ہیں - ہمدرد فاؤنڈیشن پریس نے بچوں کے لیے صحت مند ادب کی اشاعت کا اہتمام کر کے ایک کمی کو پورا کیا ہے - جاگو جگاؤ ، عجائبات جسم انسانی ، جوہر قابل ، چالاک خرگوش کے کارنامے ، قصہ اژدھا پکڑنے کا ، چند مشہور طبیب اور سائنسدان ، انسانی جسم میں کیا کیا ہے اور قاعدہ صحت خاص خاص کتابوں کے نام ہیں[1] - بچوں کے لیے ایک ماہنامہ ''ہمدرد نونہال'' بھی شائع ہوتا ہے -

---

١ - مطبوعات کی مکمل فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے -

ہمدرد فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام اردو میں کل چار ماہنامے شائع ہوتے ہیں - ”ہمدرد صحت“ عوام اور اطبا دونوں کے لیے فائدہ مند ہے - ”اخبار الطب“ انجمن ترقی طب اور پاکستان طبی اسوسیئشن کا ترجمان ہے - ”یونیسکو پیامی“ یونیسکو کورئیر کا اردو ایڈیشن ہے - یہ رسالہ دنیا کی ۲۶ زبانوں میں شائع ہوتا ہے - اس میں تعلیم ، ثقافت اور سائنس کے مختلف موضوعات پر ماہرین کے مقالات شائع ہوتے ہیں -

ہمدرد کتب خانہ پاکستان کے بہترین کتب خانوں میں سے ایک ہے - دین ، سائنس ، ادب ، طب ، صحت ، ثقافت ، تاریخ ، اقتصادیات ، سیاسیات اور دوسرے موضوعات پر کتابیں جمع کی گئی ہیں - کتب خانے میں ہر سال کوئی دو لاکھ روپے کی کتابوں کا اضافہ ہوتا ہے - دوسرے ممالک سے بھی کتابیں منگوائی جاتی ہیں - لائیبریری میں مائکرو فلموں اور مخطوطوں کا گراں قدر ذخیرہ بھی ہے - کتب خانے میں پاکستان اور دوسرے ممالک کے چار سو سے زیادہ رسائل اور اخبارات آتے ہیں اور انھیں فائلوں میں باقاعدگی کے ساتھ سنبھال کر رکھا جاتا ہے -

۱۷ جون ۱۹۸۵ء (بمطابق ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ) صدر محمد ضیاء الحق نے ”ہمدرد یونیورسٹی“ کا سنگ بنیاد رکھا - کراچی سے ذرا ہٹ کر ایک نخلستان میں ”مدینۃ الحکمت“ اور اس میں یونیورسٹی کے قیام کا منصوبہ جو کروڑوں روپے میں پایہ تکمیل کو پہنچے گا حکیم محمد سعید کی ہمت اور جذبہ ملی کا مظہر ہے -

---

۱۱ - ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان

ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان ۱۹۶۳ء میں متروکہ املاک ٹرسٹ بورڈ کی سرپرستی میں گوکھلے سکول آف اکنامکس اینڈ پالیٹکس کی جگہ قائم ہوئی[1]۔ شیخ محمد اکرام اس کے بانی تھے۔ ۱۹۶۴ء میں پنجاب یونیورسٹی سے اس کا الحاق ہو گیا اور یونیورسٹی نے سوسائٹی کو ایک لاکھ روپیہ سالانہ امداد دینا منظور کر لیا۔ ٹرسٹ بورڈ اور حکومت کی طرف سے بھی امداد ملتی رہی۔ یونیورسٹی نے ہال کے اوپر سوسائٹی کو جگہ بھی مہیا کی لیکن مالی اور انتظامی دشواریوں کے باعث ۱۹۶۸ء میں یونیورسٹی نے اس تعلق کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ باہمی افہام و تفہیم سے البتہ یہ صورت مناسب سمجھی گئی کہ سوسائٹی کا کچھ تعلق یونیورسٹی سے رہے۔ یونیورسٹی معمولی سی رقم بطور امداد جاری رکھے اور سوسائٹی کی کتابیں یونیورسٹی کے نام پر شائع ہوں[2]۔

سوسائٹی کا دفتر کچھ عرصہ سانده روڈ پر رہا۔ اس کے بعد نرسنگداس گارڈن میں ادارۂ ثقافت اسلامیہ کی اوپر کی منزل میں منتقل ہو گیا۔ ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۷ء تک ڈاکٹر جہانگیر خان سوسائٹی کے ڈائریکٹر رہے۔ اگلے تین برسوں کے لیے ڈاکٹر عبدالحمید خان نے بحیثیت ڈائریکٹر کام کیا اور ۱۹۸۰ء سے ڈاکٹر عبد الشکور احسن ڈائریکٹر کے فرائض سر انجام دے رہے ہیں۔

سوسائٹی کا مقصد مسلم ہندوستان اور بطور خاص پاکستان کی تاریخ پر تحقیق کرنا ہے۔ اس میں جدید اور قدیم دونوں عہد شامل ہیں۔ مسلم ہند اور پاکستان کی تاریخ اور ثقافت سے تعلق رکھنے والی اہم دستاویزات کو حاصل کرنا، بر صغیر کے مسلمانوں کی تہذیبی، سیاسی،

---

۱ - صد سالہ تاریخ جامعہ پنجاب۔

۲ - صد سالہ تاریخ جامعہ پنجاب۔

لسانی ، ادبی اور معاشی زندگی کے بارے میں تحقیق کو فروغ دینا اور نتائج کو کتابی شکل میں شائع کرنا سوسائٹی کا بنیادی کام ہے[1] -

سوسائٹی کی مجلس نظما اور مجلس عاملہ کے ارکان میں یونیورسٹی کے حکام اور متروکہ املاک ٹرسٹ بورڈ کے عہدیدار اور ان دونوں اداروں کے نامزد افراد ہوتے ہیں - مجلس نظما کا اجلاس سال میں دو مرتبہ ہوتا ہے - معمول کی سرگرمیوں پر مجلس عاملہ کی نگرانی ہوتی ہے - سوسائٹی کا ڈائریکٹر مجلس عاملہ کا سیکرٹری اور مجلس نظما کا نائب صدر مجلس عاملہ کا صدر ہوتا ہے - پنجاب یونیورسٹی کا وائس چانسلر مجلس نظما کا صدر ہوتا ہے - نائب صدر کو صدر نامزد کرتا ہے -

۱۹۸۴ء کے اواخر تک سوسائٹی کی مطبوعات کی کل تعداد ۶۴ تھی - ان مطبوعات میں انگریزی ، اردو اور فارسی کی کتب شامل ہیں - اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں دیکھی جا سکتی ہے - سوسائٹی کا ایک سہ ماہی جریدہ "جرنل آف ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان" کے نام سے شائع ہو رہا ہے - اس کا پہلا شمارہ اردو میں "ارمغان علمی" کے نام سے شائع ہوا تھا جس کے مدیر ڈاکٹر وحید قریشی تھے -

نوٹ : یہ ادارہ دیال سنگھ پبلک لائبریری میں قائم ہوا تھا - پہلے سیکرٹری اور ڈائریکٹر ڈاکٹر وحید قریشی تھے -

---

۱ - دستور (انگریزی) ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان ص ۲ -

۱۲ - ادارۂ یادگار غالب

ادارۂ یادگار غالب کراچی میں ۱۹۶۸ء میں قائم ہوا ۔ اس کے بانی مرحوم فیض احمد فیض تھے ۔ اپنی وفات تک وہی اس کے صدر رہے ۔ مرزا ظفرالحسن ادارے کے معتمد عمومی رہے ہیں ۔

ادارۂ یادگار غالب کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں :

۱ - غالب کی شعری اور نثری تخلیقات کی نشر و اشاعت ۔
۲ - غالب کی تخلیقات کو دوسری زبانوں میں منتقل کرنا ۔
۳ - غالب اور دوسری ادبی ہستیوں کی شخصیت اور تخلیقات اور ان کے عہد کے بارے میں علمی تحقیق و تفتیش کی سہولتیں فراہم کرنا ۔
۴ - ہر سال یوم غالب منانا ۔
۵ - ایک ادبی رسالہ شائع کرنا ۔
۶ - کلام غالب کی ترویج و اشاعت کے لیے دیگر ادبی و علمی اداروں سے تعاون کرنا ۔

ادارۂ یادگار غالب کے زیر اہتمام ادبی تقریبات بھی ہوتی ہیں ، مشاعرے بھی ہوتے ہیں اور موسیقی کی محفلیں بھی منعقد کی جاتی ہیں ۔ ۱۹۶۹ء میں ادارے نے غالب کی صدسالہ برسی بڑے اہتمام سے منائی ۔ ۹ مئی ۱۹۶۹ء کو افتتاحی اجلاس ہوا ۔ اسی روز نوادرات غالب کی نمائش اور محفل موسیقی کا انعقاد ہوا ۔ اگلے روز کل پاکستان مشاعرہ ہوا ۔ بعد میں مزید تقریبات ہوتی رہیں مولانا غلام رسول مہر کی رائے میں "مرزا کی صد سالہ برسی کے سلسلے میں بڑے یا چھوٹے اجتماعات قریباً ہر ضروری مقام پر ہوئے لیکن مرکزیت کی شان کے ساتھ یہ تقریب پورے پاکستان میں صرف ادارۂ یادگار غالب نے منانے کا اہتمام کیا"[۱] ۔

---

۱ - کتابچہ : ادارۂ یادگار غالب کراچی ص ۸ ۔

ادارہ یادگارِ غالب کے زیرِ اہتمام ۱۹۷۱ء میں ناظم آباد کراچی میں غالب لائبریری قائم ہوئی یہ کتب خانہ خالص ادبی نوعیت کا ہے۔ اردو زبان کی ابتدا سے آج تک کا تمام ادب اس کتب خانے کے لیے جمع کیا جا رہا ہے۔ کتابیں خریدی بھی جاتی ہیں لیکن کم، اس لیے کہ مالی وسائل محدود ہیں۔ زیادہ تر کتابیں اور رسالے عطیئے کے طور پر جمع ہوتے ہیں۔ کتب خانے کے قیام کے بعد ایک سال میں تین ہزار کتابیں اور پونے چار سو رسالے جمع ہوئے۔ ان رسائل و جرائد کے شمارے اس وقت آٹھ ہزار تھے۔ ۱۹۸۱ء میں رسائل و جرائد کی جو فہرست ادارے کی طرف سے شائع ہوئی اس میں تعداد ۸۸۰ تک پہنچتی ہے۔ ادارے کا پروگرام ہے کہ جب یہ تعداد پندرہ سو تک پہنچ جائے گی تو اس فہرست کو پوری صحت اور ماہناموں اور سہ ماہی رسالوں وغیرہ کی ذیلی تقسیم کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

غالب لائبریری میں بیک وقت ساٹھ صاحبان بیٹھ کر مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سالانہ دس بارہ ہزار خواتین و صاحبان حصولِ علم کے لیے کتب خانے میں آتے ہیں[1]۔ یہاں روز نامے، ہفت روزہ اخبارات اور فلمی جرائد نہیں منگوائے جاتے اور نہ غیر ادبی موضوعات پر کتابیں جمع کی جاتی ہیں۔ پی۔ ایچ۔ ڈی، ایم۔ اے، بی۔ اے اور لائبریری سائنس میں ایم۔ اے اور بی۔ اے کے طلبہ اس کتب خانے سے بطورِ خاص استفادہ کرتے ہیں۔

ادارۂ یادگارِ غالب اور غالب لائبریری کا ترجمان سہ ماہی جریدہ "غالب" فیض احمد فیض کی نگرانی میں ۱۹۷۴ء میں جاری ہوا۔ "غالب" کا پہلا شمارہ "غالب نمبر" تھا۔

فیض احمد فیض کی وفات کے بعد ادارہ یادگارِ غالب کے حسبِ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے ہیں[2]:

صدر: بیگم مجید ملک۔

۱۔ جریدہ غالب لائبریری ص ۳۔

۲۔ خبر نامہ "اکادمی" فروری ۱۹۸۵ء

نائب صدر : ڈاکٹر فرمان فتح پوری ۔

معتمد عمومی : مختار زمن ۔

نائب معتمد : ڈاکٹر معین الدین عقیل ۔

خازن : ڈاکٹر اعجاز حسین ۔

مجلسِ عاملہ میں ڈاکٹر جمیل جالبی ، ادا جعفری ، سید سبطِ حسن ، عابد علی شاہ ، مشفق خواجہ اور غازی صلاح الدین شامل ہیں ۔

ادارہ یادگارِ غالب کی مطبوعات حسبِ ذیل ہیں[1] :

۱ ۔ دودِ چراغِ محفل ... از ڈاکٹر سید حسام الدین راشدی ۔

۲ ۔ بزم اقبال ... از عبدالرؤف عروج ۔

۳ ۔ آہنگ پنجم کا اردو ترجمہ ... از محمد عمر مہاجر ۔

۴ ۔ دیوان غالب (منسوخ شدہ) مرتبہ مسلم ضیائی ۔

۵ ۔ غالب ، سب اچھا کہیں جسے از پروفیسر کرار حسین ۔

۶ ۔ غالب نما ... از ابنِ حسن قیصر (پاکستانی اخبارات و رسائل (۴۷ تا ۶۸) کا اشاریہ ۔

---

۱ ۔ بحوالہ مجلہ علم و آگہی ، نیشنل کالج کراچی خصوصی شمارہ ۷۵-۱۹۷۴ء ص ۳۰۹ ۔

۱۳ - مجلس یادگار غالب : جامعہ پنجاب

مجلس یادگار غالب پنجاب یونیورسٹی کے ایک فیصلے کے مطابق ۱۹۶۷ء میں قائم ہوئی - پروفیسر حمید احمد خان اس کے صدر مقرر ہوئے اور ڈاکٹر آفتاب احمد خان معتمد ۔ ڈاکٹر صاحب کے ڈھاکہ منتقل ہونے کے بعد ڈاکٹر عبدالشکور احسن مجلس کے معتمد مقرر کیے گئے - شریک معتمد سید سجاد باقر رضوی تھے - مجلس کے ارکان میں حسب ذیل صاحبان علم شامل تھے[1] -

عبدالرحمان چغتائی ، مولانا غلام رسول مہر ، پروفیسر ڈاکٹر سعید اللہ ، مولانا حامد علی خان ، کیپٹن عبدالواحد ، جسٹس ایس اے رحمان ، ڈاکٹر قاضی سعید الدین ، گروپ کیپٹن سید فیاض محمود ، ڈاکٹر سید عبد اللہ ، ڈاکٹر شیخ محمد اکرام ، ڈاکٹر محمد باقر ، سید وقار عظیم ، سید وزیر الحسن عابدی ، احمد ندیم قاسمی ، ڈاکٹر عبادت بریلوی ، محمد صفدر میر ، ڈاکٹر محمد اجمل ، پروفیسر اختر اقبال کمالی ، ڈاکٹر وحید قریشی ، انتظار حسین اور اقبال حسین -

فروری ۱۹۶۹ء میں مرزا غالب کی وفات پر ایک سو برس پورے ہو رہے تھے - مجلس یادگار غالب کے قیام کا مقصد یہ تھا کہ اس موقع کی مناسبت سے غالب کی عظمت کے اعتراف کے طور پر غالب کی اپنی تصنیفات اور غالب کے بارے میں بلند پایہ کتب شائع کی جائیں - چنانچہ اس سلسلے میں مرزا غالب کی اپنی تصنیفات جو اردو اور فارسی میں ہیں ضروری حواشی اور حتی الوسع متن کی تصحیح کے ساتھ شائع کی گئیں - دیوان غالب کا نسخۂ حمیدیہ جو صدر مجلس نے مرتب کیا مجلس ترقی ادب نے شائع کیا - باقی تمام اردو فارسی تصنیفاتِ غالب مجلس یادگار غالب نے شائع کیں -

---

۱ - دیوان غالب بہ تحقیق و ترتیب از حامد علی خان -

اردو تصنیفات میں ''دیوان غالب'' حامد علی خان نے مرتب کیا۔ صحت متن اور صحت ترتیب کے سلسلے میں بڑی محنت کی گئی۔ ''خطوط غالب'' مولانا غلام رسول مہر نے مرتب کیے۔ ''افادات غالب'' کے نام سے سید وزیر الحسن عابدی نے ایک کتاب مرتب کی جو لطائف غیبی، سوالات عبدالکریم اور تیغ تیز کا مجموعہ ہے۔

غالب کی شخصیت اور فکر و فن کے بارے میں عبد الشکور احسن اور سجاد باقر رضوی کی کتاب ''غالب۔ ذاتی تاثرات کے آئینے میں'' شائع ہوئی۔ ایک اور کتاب ''تنقید غالب کے سو سال'' سید فیاض محمود اور اقبال حسین نے مرتب کی۔ معین الرحمان کا مرتب کردہ ''اشاریہ غالب'' بھی مجلس یادگار غالب کی ایک اہم یادگار ہے۔

————

۱۴ - علما اکیڈمی : لاہور

علما اکیڈمی محکمہ اوقاف حکومت پنجاب نے ۱۹۷۱ء میں قائم کی۔ اوقاف کی مساجد میں جو امام ، خطیب اور مؤذن مقرر کیے جاتے ہیں ان کی تعلیم و تربیت اکیڈمی کا بنیادی مقصد ہے۔ اکیڈمی محکمۂ اوقاف حکومت پنجاب کا سب سے بڑا تعلیمی ، تربیتی اور مطبوعاتی ادارہ ہے[1]۔

علما اکیڈمی حضوری باغ کے اطراف میں واقع ہے جہاں علامہ اقبال کا مزار بھی ہے۔ ایک طرف پر وقار بادشاہی مسجد اور دوسری طرف پرجلال شاہی قلعہ ہے - مینار پاکستان بھی قریب ہی واقع ہے۔ اس طرح محل وقوع کے اعتبار سے علما اکیڈمی کو ایک منفرد حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ علما اکیڈمی حسب ذیل شعبوں پر مشتمل ہے :

۱ - شعبۂ تربیت علماء دوران ملازمت۔

۲ - شعبۂ تربیت علماء قبل از ملازمت۔

۳ - شعبۂ تربیت موازنین۔

۴ - شعبۂ دار الاقامہ -

۵ - شعبۂ کتب خانہ جات۔

۶ - شعبۂ مطبوعات۔

۷ - شعبۂ تعلیات۔

۸ - شعبۂ رجسٹریشن ناشرین قرآن حکیم -

۹ - مرکز معارف اولیاء۔

۱۰ - شعبۂ انتظامیہ۔

علما اکیڈمی کے پہلے ڈائریکٹر رشید احمد جالندھری تھے۔ پھر ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ ڈائریکٹر بنے -

---

۱ - تعارف علما اکیڈمی : شعبہ مطبوعات ، محکمہ اوقاف پنجاب لاہور -

علما اکیڈمی ان ائمہ و خطباء کی تربیت کا اہتمام بھی کرتی ہے جو اوقاف کی مساجد میں پہلے سے کام کر رہے ہیں - اور آئندہ تقرر کے لیے علمائے کرام تیار کرنے کا فریضہ بھی انجام دیتی ہے - اکیڈمی کے پیش نظر جو اغراض و مقاصد ہیں - ان میں ایک اہم مقصد یہ ہے کہ مسجد کو مرکز ملت کی حیثیت حاصل ہو اور امام اور خطیب رہنمائے ملت کا کردار ادا کر سکیں - زیر تربیت ائمہ ، خطبا اور طلبا میں نہ صرف دینی علوم کی مہارت پیدا کی جاتی ہے بلکہ انہیں جدید معاشرتی اور سائنسی علوم سے متعارف بھی کرایا جاتا ہے اس طرح امام اور خطیب درس نظامی کی حدود سے باہر بھی قدم رکھتے ہیں اور دینی و دنیوی علوم سے آراستہ ہو کر ملک و قوم کی بہتر رہنمائی کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں - اکیڈمی کی تربیت کا ایک اثر یہ بھی مرتب ہوتا ہے کہ فرقہ واریت دم توڑ دیتی ہے اور رواداری اور وسعت نظر اس کی جگہ لے لیتی ہے - اب تک سینکڑوں علما اکیڈمی کے زیر اہتمام تربیت حاصل کر چکے ہیں -

علما اکیڈمی ایک اقامتی ادارہ ہے - زیر تربیت طلبا کو جدید سہولتیں حاصل ہوتی ہیں - انہیں وظیفہ بھی دیا جاتا ہے - علما اکیڈمی کا کتب خانہ تحقیق و مطالعہ کا ایک عظیم مرکز ہے - اس میں اکیس ہزار سے زائد دینی ، اسلامی اور دوسرے علوم و فنون کی کتابوں کا ذخیرہ ہے - کتابوں میں روز بروز اضافہ ہوتا رہتا ہے - علما اکیڈمی کے زیر اہتمام ۲۵ کتب خانے مختلف مسجدوں اور مزاروں سے ملحق ہیں - ایسے کتب خانوں کو عوام کے استفادے کے لیے اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب فراہم کی جاتی ہیں - اوقاف کی آمدنی کے مصارف میں سے ایک مصرف، اسلامی تعلیمات کے فروغ کے علاوہ ، بزرگان دین کی زندگی کے حالات اور ان کی تعلیمات کی نشر و اشاعت بھی ہے - اس مقصد کے حصول کے لیے مزار داتا گنج بخش لاہور پر ایک جامع تحقیقی مرکز "مرکز معارف اولیاء" کے نام سے قائم کیا گیا ہے - علما اکیڈمی میں رجسٹریشن کا ایک شعبہ ناشرین قرآن کے لیے قائم ہے - اس کا مقصد یہ ہے کہ اغلاط سے مبرا قرآن حکیم کی طباعت ہو - رجسٹرڈ ناشرین کی تعداد ۱۶۰ سے تجاوز کر چکی ہے -

اردو کی ترقی و فروغ کے نقطۂ نظر سے علماء اکیڈمی کی اہمیت کو

نظر انداز نہیں کیا جا سکتا - اکیڈمی کے تمام امور قومی زبان میں سرانجام دیے جاتے ہیں - اکیڈمی کا شعبۂ مطبوعات اس لحاظ سے زیادہ اہم ہے - دنیائے اسلام کے مایۂ ناز فقیہہ علامہ عبدالرحمان الجزیری کی تصنیف ''کتاب الفقہ'' کی پانچ جلدوں کا اردو ترجمہ اکیڈمی کا ایک کارنامہ ہے - حنفی ، مالکی ، شافعی اور حنبلی فقہ پر یہ ایک جامع کتاب ہے - اسلام کے دیوانی و فوجداری قانون پر یہ کتاب ایک مستند حوالے کا درجہ رکھتی ہے - اسی طرح ''کتاب مجلتہ الاحکام العدلیہ'' جو ماہر فقہا اور قانون دانوں کا مرتب کیا ہوا - اسلامی فقہ کے حصہ معاملات کا دفعہ وار مجموعہ ہے اکیڈمی نے اردو میں ترجمہ کروا کر شائع کیا ہے - اکیڈمی کی اردو مطبوعات کی مکمل فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں درج ہے -

---

۱۵ - نیشنل بک فاؤنڈیشن

نیشنل بک فاؤنڈیشن ایکٹ ۱۹۷۲ء میں قومی اسمبلی میں منظور ہوا - نومبر ۱۹۷۲ء میں وفاقی حکومت کی تین کروڑ روپے کی امداد سے فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں آیا - فاؤنڈیشن کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے اور چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں اس کی شاخیں ہیں - اس کے علاوہ ملتان ، سکھر اور راولپنڈی میں بھی فاؤنڈیشن کی شاخیں ہیں - نیشنل بک فاؤنڈیشن کی مجلسِ نظما کا صدر نشین وفاقی وزیر تعلیم ہوتا ہے - وفاقی سیکرٹری تعلیم ، چاروں صوبوں کا ایک ایک نمائندہ ، صوبوں کے علاوہ باقی علاقوں سے مرکزی حکومت کا منتخب کردہ ایک نمائندہ ، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کا ایک نمائندہ ، تعلیمی بورڈوں کے چیئرمینوں کی کمیٹی کا چیئرمین ، وفاقی حکومت کے پانچ نامزد کردہ ماہرین تعلیم ، سائنس دان ، محقق ، ادیب یا کتب ساز ، پانچ ارکان اسمبلی جن میں سے ایک خاتون ہوتی ہے ، حکومت کے مقرر کردہ مینجنگ ڈائریکٹر اور سیکرٹری مجلس نظما کے ارکان ہوتے ہیں[1] -

نیشنل بک فاؤنڈیشن کے مقاصد حسبِ ذیل ہیں[2] :

۱ - کتابیں لکھنا اور اچھی کتابیں لکھنے کے سلسلے میں مصنفین کی حوصلہ افزائی کرنا[3] -

۲ - غیر ملکی کتابوں کا قومی زبان اور علاقائی زبانوں میں ترجمہ کرنا - اس طرح قومی زبان اور علاقائی زبانوں میں لکھی گئی کتب کا غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ کرنا -

---

۱ - نیشنل بک فاؤنڈیشن ایکٹ ۱۹۷۲ء -

۲ - نیشنل بک فاؤنڈیشن ایکٹ ۱۹۷۲ء -

۳ - نیشنل بک فاؤنڈیشن بظاہر ایک کاروباری اشاعتی ادارہ ہے لیکن اس کے مقاصد کے پیشِ نظر فاؤنڈیشن کو زیرِ نظر کتاب میں شامل کیا گیا ہے -

۳ - طبع زاد مطبوعات کا اہتمام اور ملکی اور غیر ملکی مطبوعات کی دوبارہ اشاعت -

۴ - مصنفین اور تاجران کتب کی کتابیں تیار کرنے کے سلسلے میں حوصلہ افزائی اور عوام اور طلبہ کے لیے مناسب قیمتوں پر کتابوں کی فراہمی -

۵ - غیر ملکی کتابیں درآمد کر کے عوام اور بطور خاص تعلیمی اداروں کو فراہم کرنا -

۶ - کتابوں میں دلچسپی پیدا کرنے کے لیے تکنیکی سمجھ بوجھ اور مالی امداد کی فراہمی اور -

۷ - ایسی ہی دوسری سرگرمیوں اور پروگراموں کا اہتمام جن سے خوانندگی میں مدد مل سکے اور کتابوں کے ذریعے علم کو فروغ حاصل ہو سکے -

نیشنل بک فاؤنڈیشن نے دارالمصنفین اعظم گڑھ کی ۱۱۵ کتابوں کی اشاعت کے حقوق حاصل کیے ہیں - جون ۱۹۸۴ء تک ساٹھ کتابیں شائع کی جا چکی تھیں - نوراللغات کی چار جلدیں نئے سرے سے شائع کی گئیں اور اب اس کی موجودہ زبان کے مطابق تدوین کر کے پھر سے شائع کیا جا رہا ہے -

جون ۱۹۸۴ء تک غیر ملکی مطبوعات کی فاؤنڈیشن کی طرف سے اشاعت نو ۸۵۲ تک پہنچی ہے - بچوں کی کتابیں ۱۷۲ ، عام کتب ۱۳۸ ، سکول کی نصابی کتابیں ۱۲۷ ، قائداعظم پر کتابیں ۳۷ اور امیر خسرو پر کتابیں ۱۶ تک کی تعداد میں شائع کی گئیں -

نیشنل بک فاؤنڈیشن نے انگریزی ، اردو اور سندھی میں کتب شائع کی ہیں - اردو مطبوعات میں سے بیشتر کی فہرست ضمیمہ ایک میں درج کی گئی ہے -

۱۶ - ادارۂ ثقافت پاکستان : اسلام آباد

ادارہ ثقافتِ پاکستان کا نام پہلے نیشنل کونسل آف دی آرٹس تھا - ۱۹۷۲ء میں ایک صدارتی حکم کے ذریعے اسے قائم کیا گیا تھا - ۱۹۷۳ء میں پارلیمنٹ نے ایک ایکٹ کے ذریعے سے اس کی قانونی حیثیت کی توثیق کی -

ادارہ ثقافتِ پاکستان کا مقصد قومی ثقافت اور فنونِ لطیفہ کی ترقی اور ترویج ہے - اس سلسلے میں ادارہ سرکاری اور نجی تنظیموں کی راہنمائی کرتا ہے اور انھیں عملی تعاون پیش کرتا ہے - مصوری ، رقص ، موسیقی ڈرامہ ، ثقافتی ادب ، دستاویزی فلم اور پتلی کے کھیل کے فروغ کے لیے ادارہ سرگرم ہے - ثقافت اور فنونِ لطیفہ کے فکری ، علمی اور عملی مسائل سے آگاہی اور اس کی روشنی میں منصوبہ بندی کی غرض سے ادارہ وقتاً فوقتاً مذاکروں اور فکری مجلسوں کا اہتمام کرتا ہے - اس ضمن میں اب تک رقص و موسیقی ، زبان و ادب ، ڈرامہ ، پاکستانی ثقافت و فنونِ لطیفہ ، پاکستان میں مصوری اور دیگر فنون کے مسائل ، قومی تشخص اور ثقافت ، اقبال کا نظریۂ ثقافت ، اسلامی قانون و سماجی و اقتصادی پیش رفت اور امیر خسرو کی سات صد سالہ تقریبات جیسے موضوعات پر درجن بھر سے زائد قومی و بین الاقوامی سطح کے مذاکرے منعقد کرائے جا چکے ہیں - ان مذاکروں میں ملکی اور غیر ملکی صاحبانِ علم و دانش مقالات پیش کرتے ہیں - ادارۂ ثقافتِ پاکستان کے مذاکروں اور فکری مجلسوں میں ذریعہ اظہار زیادہ تر قومی زبان اردو ہوتی ہے - ایسی مجالس میں پڑھے جانے والے مضامین اور مقالات کو کتابی شکل میں شائع کر دیا جاتا ہے - دانشوروں سے اہم موضوعات پر بطورِ خاص بھی کتابیں/مسودے تیار کرائے جاتے ہیں - چنانچہ ادارے کے زیر اہتمام اب تک پچیس تیس کتابیں شائع ہو چکی ہیں[1] -

---

۱ - مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے -

ادارۂ ثقافتِ پاکستان کا مؤقف اردو کے بارے میں یہ ہے کہ قومی ثقافت کی ترقی اور فروغ میں قومی زبان ہی مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے - چنانچہ ادارے کی سرگرمیوں کا محور اردو زبان ہے - ادارے نے اپنے دفتری امور میں بھی اردو کے استعمال کا فیصلہ کیا اور اس سلسلے میں مقتدرہ قومی زبان اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے اشتراک سے اپنے ہاں دفتری اردو کی ورکشاپ کا اہتمام کیا - ڈاکٹر خالد سعید بٹ، ادارے کے موجودہ ڈائریکٹر جنرل، بیان کرتے ہیں[1] :

> "جب ہم نے سوچا کہ ہمارے ادارے کے تمام تحریری امور اردو میں ہوں گے تو میرے ساتھ میرے ڈائریکٹرز کا ایک اجلاس ہوا - اور ہم کافی غور و خوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچے - اس کے لیے باقاعدہ تربیتی کورس ہونا چاہیے - اس کورس کے تحت لوگوں کو بتایا جائے کہ دفتر کے اندر اردو کو کس طرح اپنایا جائے - فائل کے کام، ڈرافٹنگ، خط و کتابت اور جب ہم نے یہ سوچا تو دیکھا کہ مقتدرہ قومی زبان اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اس ضمن میں کافی کوششیں کر چکی ہیں - چنانچہ ہم لوگوں نے ڈاکٹر وحید قریشی، صدر نشین مقتدرہ قومی زبان، اور جناب جی اے الانہ، وائس چانسلر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، سے رجوع کیا - پھر ان دو افراد نے بیٹھ کر تربیتی کورس کا صحیح طریقِ کار وضع کیا" -

اس کورس کا آغاز ایک تقریب سے ہوا جس میں سابق وفاقی وزیرِ ثقافت، ارباب نیاز محمد نے شرکت کی - کورس میں ادارے کے ۶۵ افسروں اور اہل کاروں نے حصہ لیا - انہیں اردو کے استعمال کے طریقِ کار سے آگاہ کیا گیا - اردو دفتری اصطلاحات اور ترکیبات سے روشناس کرایا گیا - اور دفتری مراسلت، کیفیت نویسی، مسودہ نویسی، تلخیص اور روداد نویسی کی مشق کرائی گئی - یوں دفتری اردو کی ورکشاپ سب سے پہلے "ادارۂ ثقافتِ پاکستان" میں منعقد ہوئی -

---

۱ - ماہنامہ اخبار اردو بابت مارچ ۱۹۸۵ء ص ۵ -

ادارۂ ثقافتِ پاکستان کی بیشتر سرگرمیاں اردو کے فروغ کا باعث بن رہی ہیں۔ سٹیج ڈرامے کے سلسلے میں ادارے نے ایک تھیٹر قائم کر رکھا ہے جو شائقین کی تربیت کے علاوہ سٹیج ڈرامے بھی پیش کرتا ہے۔ گوگول کے ڈرامے، انکوائری آفیسر اور مولیر کے کھیل کو "بخیل" کے عنوان سے اردو میں شائع اور سٹیج کیا جا چکا ہے۔ تھیٹر اپنے کھیل بھی پیش کرتا رہتا ہے۔ اور اس سلسلے میں دوسری ثقافتی تنظیموں کی معاونت بھی کرتا ہے۔

ادارے کے زیرِ اہتمام ایک قومی پتلی گھر بھی سر گرم عمل ہے۔ "پاکستان کی کہانی" اور "پاکستان کی سیر" ان تمثیلچوں میں سے ہیں جو اس شعبے نے تیار کیے ہیں۔ اول الذکر کھیل میں تحریکِ پاکستان میں اردو زبان کے کردار کا بطورِ خاص جائزہ لیا گیا ہے۔ صدرِ پاکستان نے اس کھیل کو جدید خطوط پر از سر نو پیش کرنے کی ہدایت جاری کی ہے۔ ادارے نے ممتاز فنکاروں پر اردو زبان میں دستاویزی فلمیں بھی تیار کی ہیں۔ موسیقی کی مجالس کا اہتمام ادارے کی سرگرمیوں میں معمول کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان مجالس میں ملک کے نامور گلوکار اردو زبان کے جدید اور کلاسیکی شاعروں کا کلام پیش کرتے ہیں۔

———

۱۷ - قومی ادارہ برائے تاریخی و ثقافتی تحقیق

تاریخی و ثقافتی تحقیق کے لیے ایک قومی کمیشن ۱۹۷۳ء میں اسلام آباد میں قائم کیا گیا تھا - کے کے عزیز اس کے سربراہ تھے - بعد میں اسے ایک ادارہ (Institute) بنا دیا گیا اور ڈاکٹر این اے بلوچ کو اس کا چیئرمین مقرر کیا گیا - ۱۹۸۳ء میں ادارے کے مقاصد دوبارہ متعین ہوئے اور ایک مجلس نظما کا قیام عمل میں آیا جو حسب ذیل تھی[1] :

وفاقی وزیر تعلیم	چیئرمین
وائس چانسلر قائد اعظم یونیورسٹی	رکن/وائس چیئرمین
ناظم ادارہ	رکن
ممبر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن	رکن
ڈائریکٹر نیشنل آرکائیوز	رکن
افسر بکار خاص : عملہ ڈویژن	رکن
صدر شعبہ تاریخ : پشاور یونیورسٹی	رکن
صدر شعبہ مسلم تاریخ : سندھ یونیورسٹی	رکن
شریک تعلیمی مشیر ، وزارت تعلیم	رکن
ادارے کے دو سینئیر سکالر	رکن

تاریخی و ثقافتی تحقیق کے قومی ادارے (National Insitute of Historical and Cultural Research) کے مقاصد حسب ذیل ہیں[2] :

1. National Institute of Historical and Cultural Research, Islamabad Bulletin 13 page 11.
2. National Institute of Historical and Cultural Research, Islamabad Bulletin 13 page 2.

۱ - پاکستان ، مسلمانوں کی تحریک آزادی اور جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تاریخی و ثقافتی تحقیق کی ضروریات کا تعین -

۲ - ان میدانوں میں تحقیق کے پہلوؤں کا تعین -

۳ - مندرجہ بالا موضوعات سے متعلق ماخذ کی تلاش اور ان کا حصول - نایاب کتابیں ، اخبارات ، دستاویزات وغیرہ -

۴ - ان موضوعات سے متعلق اہم شخصیات کے انٹرویو لے کر محفوظ کرنا تا کہ موجودہ اور مستقبل کے مورخین اور محققین ان سے استفادہ کر سکیں -

۵ - اعلیٰ علمی معیار کے ایک شش ماہی رسالے کا اجرا -

۶ - انسٹی ٹیوٹ سے باہر کے افراد کے تحقیقی کاموں کا صلہ دینا -

۷ - مذکورہ موضوعات کے بارے میں نایاب کتابوں کو حواشی کے ساتھ دوبارہ شائع کرنا -

۸ - دوسرے اداروں کے ساتھ تحقیق کے سلسلے میں مشاورتی خدمات اور معاہدوں کا اہتمام -

۹ - ادارے کے مقاصد کو حل کرنے کے لیے ذرائع اور وسائل کی تدابیر -

۱۰ - کسی بھی بین الاقوامی تنظیم یا غیر ملکی حکومت کے ساتھ اس کے تحقیقی کاموں میں تعاون -

انسٹی ٹیوٹ کے موجودہ ناظم (Director) ڈاکٹر وحید الزمان ہیں - حال ہی میں ڈاکٹر سلیم اختر ، ڈاکٹر عارفہ سیدہ زہرہ اور ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی علمی رفقا کی حیثیت سے انسٹی ٹیوٹ کے عملے میں شامل ہوئے ہیں - انسٹی ٹیوٹ کا کل تنخواہ دار عملہ ۵۳ افراد پر مشتمل ہے -

انسٹی ٹیوٹ کی لائبریری بارہ ہزار کتابوں پر مشتمل ہے جس میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان کے تمام متعلقہ رسالے اور بعض غیر ملکی رسالے انسٹی ٹیوٹ میں آتے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ اخبارات کو بھی محفوظ کر رہا ہے۔ پاکستان کی موجودہ تاریخ کے تحفظ پر انسٹی ٹیوٹ نے ۱۹۸۰ء میں ایک سیمینار منعقد کیا۔ پندرھویں صدی ہجری تقریبات کے سلسلے میں "اسلامی دنیا کی موجودہ صورت حال" پر ایک کانفرنس منعقد کی گئی جس کا افتتاح صدر مملکت نے کیا۔ انسٹی ٹیوٹ دس جلدوں میں پاکستان کی تاریخ مرتب کر رہا ہے جو ۱۸۵۷ء سے ۱۹۷۱ء تک کے عہد پر ہوگی۔ لیکن یہ کتاب اور انسٹی ٹیوٹ کی اکثر دوسری مطبوعات انگریزی میں ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ کا شش ماہی جریدہ (Pakistan Journal of History and Culture) بھی انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے۔ تاہم یہ ادارہ اردو میں بھی وقیع کتابیں شائع کر رہا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ کی اب تک کی اردو مطبوعات ایک درجن کے قریب ہیں[1]۔

---

۱ - اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے۔

۱۸ - قائد اعظم اکیڈمی

قائد اعظم محمد علی جناح کے جشن صد سالہ کی مجلس منتظمہ کا پہلا اجلاس ٦ نومبر ۱۹۷۵ء کو ہوا تھا - اسی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قائد اعظم اور تحریک پاکستان کے بارے میں ایک اعلیٰ اختیارات کا تحقیقی ادارہ قائم کیا جائے - چنانچہ وفاقی کابینہ کی ایک قرارداد کے مطابق قائد اعظم اکیڈمی ۹ جنوری ۱۹۷٦ء کو کراچی میں قائم کی گئی - جامعہ کراچی کے شعبہ صحافت کے سربراہ پروفیسر شریف المجاہد کو اکیڈمی کا پہلا ڈائریکٹر مقرر کیا گیا - تحقیقی اور انتظامی عملے کا تقرر ہوا - وفاقی وزیر تعلیم کی سربراہی میں ایک بورڈ آف گورنرز بنایا گیا اور ایک مجلس منتظمہ قائم کی گئی - بورڈ آف گورنرز، میں ایم اے ایچ اصفہانی، سید شریف الدین پیرزادہ، جناب جی الانہ، بیگم شائستہ اکرام اللہ، جناب قدرت اللہ شہاب، ڈاکٹر این اے بلوچ، سید ہاشم رضا اور پروفیسر عبدالحمید سمیت تحریک پاکستان کی ممتاز شخصیتیں، قائد اعظم کے رفقا، پاکستان پر ممتاز سکالر اور چاروں صوبائی حکومتوں کے نمائندے شامل تھے - قائد اعظم اکیڈمی کے سرپرست صدر پاکستان ہیں -

ابتدا میں اکیڈمی کا دفتر پرانے پاکستان سیکرٹریٹ کے دو کمروں میں قائم کیا گیا - بعد ازاں مزار قائد اعظم کے بالمقابل ایم اے جناح روڈ پر ایک عمارت حاصل کر لی گئی - اکیڈمی کی اپنی مستقل عمارت مزار قائد اعظم کے احاطے میں تعمیر ہوگی - اس میں ایک انتظامی بلاک، ایک وسیع لائبریری، تحقیقی عملے اور دیگر فاضلین کے لیے دفاتر، ایک کانفرنس ہال، مہمانوں اور غیر ملکی محققین کے لیے ٹھہرنے کی جگہ اور عوامی تقریبات منعقد کرنے کے لیے ایک وسیع لان ہوگا - یہ عمارت مزار کے تعمیراتی انداز اور مذاق سے ہم آہنگ ہوگی -

قائد اعظم اکیڈمی کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں[1] -

---

۱ - قائد اعظم اکادمی : تعارف ص ۸، ۹ -

۱ - قائد اعظم اور پاکستان کے جملہ پہلوؤں پر تحقیق کو انجام دینا ، منظم کرنا اور فروغ دینا -

۲ - ایک وسعت پذیر تحقیقی کتب خانے کا قیام -

۳ - لیکچر ، مذاکرے ، اجلاس اور کانفرنسیں منعقد کرانا اور ان کی سرپرستی کرنا -

ان مقاصد کے حصول کے لیے اکیڈمی کے پروگرام میں اسکالر شپ جاری کرنا ، پروفیسر شپ قائم کرنا ، کتابیں ، کتابچے اور جرائد شائع کرنا اور محققین کی کاوشوں پر انعامات دینا سبھی کچھ شامل ہے -

قائد اعظم انسانی حقوق بین الاقوامی انعام پانچ لاکھ روپے نقد اور ایک توصیفی سند پر مشتمل ہوتا ہے - یہ انعام انسانی حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں نمایاں کام کرنے والوں کے لیے وقف ہے - قائد اعظم اکیڈمی انعام کے لیے سب سے اہل شخصیت کا انتخاب کرتی ہے - پہلا انعام ۱۹۷۶ء میں جمہوریہ زیمبیا کے صدر ڈاکٹر کینتھ ڈی گوانڈا کو دیا گیا تھا - قائد اعظم علمی و ادبی انعامات ایسی تصانیف کے لیے مخصوص ہیں - جو قائد اعظم اور تحریک پاکستان کے کسی پہلو پر تحقیق کے سلسلے میں ہوں اور علمی و ادبی خصوصیات کی حامل ہوں - یہ انعامات دس دس ہزار روپے کے ہیں اور اردو ، انگریزی ، سندھی ، پنجابی ، پشتو ، بلوچی اور کشمیری میں لکھی جانے والی کتابوں پر دیے جاتے ہیں - قائد اعظم اکیڈمی قائد اعظم ایوارڈ کے لیے موزوں امیدوار کا انتخاب بھی کرتی ہے - یہ ایک وظیفہ ہوتا جو کسی پاکستانی طالب علم کو کسی برطانوی یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کرنے کے لیے دیا جاتا ہے -

قائد اعظم اکیڈمی نے قائد اعظم پر شائع ہونے والی تمام کتابوں کا سروے کیا ہے جو پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں شائع ہوئی ہیں اور ان تمام کتابوں کو حاصل کر رہی ہے - اکیڈمی کے منصوبوں میں قائد اعظم پر ایک جامع اور مستند سوانح عمری تیار کرنا شامل ہے - اس کے لیے دو منصوبے بنائے گئے ہیں - مختصر المیعاد منصوبے کے تحت ایک ایک جلد پر مشتمل سوانح عمری پانچ الگ الگ

مصنف تیار کریں گے اور طویل المیعاد منصوبے کے تحت ایک جامع سوانح عمری آٹھ جلدوں میں تیار ہوگی ۔ اس عظیم منصوبے کے لیے مجلس ادارت قائم کر دی گئی ہے ۔ سید شریف الدین پیرزادہ اس کے چیئرمین اور پروفیسر شریف المجاہد مجلس کے سیکرٹری ہیں ۔ یہ دونوں کتابیں قومی زبان میں تصنیف کی جاتیں تو کتنا اچھا ہوتا ۔

قائد اعظم اکیڈمی کی مطبوعات انگریزی میں بھی ہیں ، اردو میں بھی اور پاکستان کی علاقائی زبانوں میں بھی ۔ اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے ۔

———

۱۹ - ادارۂ معارف اسلامی : لاہور

ادارۂ معارف اسلامی کراچی سید ابوالاعلیٰ مودودی نے ۱۹۶۳ء میں قائم کیا تھا لیکن وہ چونکہ خود لاہور میں رہتے تھے اس لیے ان کی خواہش تھی کہ ایک ایسا ادارہ لاہور میں بھی قائم ہو - فروری ۷۹ء میں انھیں ''شاہ فیصل'' ایوارڈ ملا تو وہ رقم وقف کر کے لاہور میں ادارۂ معارف اسلامی کے قیام کا اعلان کر دیا - اپنے فیصلے کا ثواب تو انھیں ملا لیکن بعض وجوہ سے چھ لاکھ روپے کی یہ رقم ادارے کو نہ مل سکی - ادارہ بہر حال قائم ہو گیا - اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں[1] :

۱ - بحث و تحقیق کے ذریعے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں اسلام کی دی ہوئی ہدایات کو اجاگر کرنے کے لیے جامع علمی لٹریچر پیدا کرنا جو ان شعبوں میں اسلام کی عطا کردہ راہنمائی کو واضح کرتے ہوئے دور جدید کے اعتراضات کا مؤثر جواب فراہم کر سکے -

۲ - ملت اسلامیہ کے چودہ سو سالہ علمی و فکری ورثے میں سے اہم حصے کو جدید اسلوب اور ذہنی معیار کے مطابق پیش کرنا - اسی طرح جدید مسلم مفکرین کے لٹریچر کا بھی ترجمہ کرنا تا کہ دنیا کی تمام اسلامی تحریکیں ایک دوسرے کے خیالات سے مستفید اور ہم آہنگ ہو سکیں -

۳ - انسان کی اجتماعی زندگی میں دور حاضر کے پیدا کردہ مسائل کا جائزہ لے کر ان کا اسلامی حل پیش کرنا اور اس کے لیے جدید فلسفوں اور تحریکوں کا مطالعہ کرنا -

---

۱ - تعارف اور روداد کار : ادارہ معارف اسلامی منصورہ—لاہور ۱۷ اپریل ۱۹۸۳ء ص ۴ - ۵

۴ - اسلامی تحریک کی عملی و فکری رہنمائی کے لیے بحث و تحقیق اور نقد و نظر سے کام لینے والے افراد کی تربیت کا اہتمام کرنا -

۵ - عالم اسلام کے سیاسی ، اقتصادی و فکری مراحل کا ٹھوس مطالعہ اور موافق و مخالف تحریکوں سے آگاہی حاصل کرنا - نیز عالم اسلام کی قدیم و جدید تحریکوں اور شخصیتوں کا تعارف اور افکار و تجربات کا مطالعہ کرنا -

۶ - مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر اور مذاہب فقیہ کے مابین کتاب و سنت کے اٹل اور ٹھوس اصولوں کے مطابق وحدت پیدا کرنا اور ملکی تنازعات میں اختلافات کی وہ حدود واضح کرنا جو اسلاف امت نے بیان کی ہیں -

۷ - عالم عرب و غیر عرب مسلم ممالک کے تعلیمی و تحقیقی اداروں سے رابطہ پیدا کرنا ، باہمی تعاون کی راہیں تلاش کرنا تا کہ قدیم علمی ثقافت کا احیا کیا جا سکے -

(مقاصد میں حسب ذیل اضافے مولانا مودودی کی وفات کے بعد کیے گئے) -

۸ - احیائے اسلام کی جد و جہد میں سید مودودی کی برپا کردہ دعوت و تحریک اور مرحوم کے سلجھے ہوئے طرز فکر کی اشاعت ، قرآن مجید کی تفسیر میں ان کے پیش کردہ گنج ہائے گرانمایہ کی خاص عنوانات کے تحت تدوین و ترتیب ، ان کی مجاہدانہ زندگی کے مختلف گوشے اور دعوت حق کے لیے ان کی قابل تقلید مساعی کا تعارف اور ان کی برپا کی ہوئی علمی اور عملی تحریک کی جامع تاریخ کی تیاری -

۹ - سید محترم کی پیش کردہ دعوت و تحریک پر تحقیقی کام کرنے والے نوجوانوں کے لیے وظائف کا اہتمام -

۱۹۸۱ء میں منصورہ سے متصل وسیع رقبہ حاصل کیا گیا اور ایک پرانی عمارت کو ٹھیک کرا کے دفتر ، لائبریری ، ہال اور میٹنگ روم

تیار کیا گیا - ادارے کے ڈائریکٹر مولانا خلیل احمد الحامدی ہیں - ان کی عدم موجودگی میں نعیم صدیقی قائم مقام ڈائریکٹر کے فرائض سرانجام دیتے ہیں - ادارے کے ۹ شعبے ہیں جو یہ ہیں - انتظامی امور ، تحقیق و تراجم ، مجلہ — تذکرہ سید مودودی ، استفسارات ، لائبریری ، اخباری انڈکس و فائیلنگ ، المنار بک سینٹر ، طباعت کمیٹی اور ماہنامہ تفہیم -

شعبہ تحقیق و تراجم میں مولانا عبد الوکیل علوی ، سید نظر زیدی اور اعجاز فاروق اکرم ہمہ وقتی سکالر ہیں - سید نظر زیدی بچوں اور کم تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے آسان لٹریچر تیار کرتے ہیں - مولانا عبد الوکیل علوی ان تمام احادیث کا مجموعہ تیار کر رہے ہیں - جنہیں سید مودودی نے اپنی تحریروں میں بنائے استدلال بنایا ہے -

اخباری انڈکس اور فائلنگ کے شعبے میں ۱۵۰ موضوعات کے تحت اخبارات و رسائل میں شائع شدہ اہم خبروں اور مضامین کا ریکارڈ رکھا جاتا ہیں اور فائلیں تیار کی جا رہی ہیں - ۱۵۰ موضوعات کو پندرہ گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے - ان کے نام اور فائلوں کی تعداد حسب ذیل ہے :

۱ - اسلامیات	۳	۲ - اسلامی دنیا	۲۵
۳ - اشتراکیت	۵	۴ - بر صغیر	۴
۵ - بین الاقوامی امور	۷	۶ - تاریخ	۴
۷ - تعلیم	۱۰	۸ - ثقافت و ذرائع ابلاغ	۳
۹ - سیاسیات	۲۲	۱۰ - شخصیات	۶
۱۱ - قانون	۷	۱۲ - مذہب	۵
۱۳ - معاشرتی بہبود	۳	۱۴ - مملکت	۶
۱۵ - معیشت	۸		

طباعت کمیٹی کے کنوینر محمد انور گوندل ہیں۔ سید نظر زیدی؛ بشیر احمد بٹ، جمیل احمد رانا، اور سلیم منصور خالد کمیٹی کے ارکان ہیں۔ طباعت و اشاعت کے کام کی نگرانی، مسودات پر نظر ثانی اور زبان کی درستی وغیرہ طباعت کمیٹی کی ذمہ داریاں ہیں۔ مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ۱ میں درج کی گئی ہے۔ ادارہ معارف اسلامی کے ماہنامے کا نام تفہیم ہے۔ نعیم صدیقی اس کے مدیر ہیں۔

---

۲۰ - انسٹی چیوٹ آف پالیسی سٹڈیز

انسٹی چیوٹ آف پالیسی سٹڈیز ۱۹۷۹ء میں قائم ہوا - یہ ایک وقف ادارہ ہے - اور اسلامی دنیا (بطورِ خاص پاکستان) کے لیے پالیسی سٹڈیز پر ایک آزاد علمی و تحقیقی فورم ہے - پاکستان اور اسلامی دنیا کے مسائل کا مطالعہ ، پبلک پالیسیوں کے اہم پہلوؤں پر متبادل نقطۂ نظر پیش کرنا ، موجودہ مسائل پر مباحثہ اور پبلک پالیسیوں کی تجاویز کا تجزیہ وغیرہ اس کے مقاصد میں شامل ہیں - پروفیسر خورشید احمد اس کے پہلے اور موجودہ چیئرمین ہیں - ایگزیکٹو ڈائریکٹر پہلے عبد المالک مجاہد تھے - اب جناب خالد رحمان ہیں -

انسٹی چیوٹ آف پالیسی سٹڈیز ایک غیر سیاسی ادارہ ہے - اس کے دائرہ کار میں سیاست ، معیشت ، تعلیم ، معاشرت ، سائنسی ، ٹیکنالوجی ، انرجی ، خارجہ پالیسی اور بین الاقوامی تعلقات کے سلسلے میں حکمت عملی کا جائزہ لینا ، مسائل پر آزادانہ بحث اور تحقیق اور پالیسی ساز اداروں کے سامنے متبادل لائحہ عمل پیش کرنا شامل ہے - ترقی یافتہ ممالک میں ایسے بیسیوں ادارے کام کر رہے ہیں - یہ ادارے اپنے نقطۂ نظر سے اپنے ملک کی اور دوسرے ممالک کی پالیسیوں کا جائزہ لیتے ہیں - جن کے ساتھ ان کے ملک کا کسی نہ کسی صورت میں تعلق ہوتا ہے - یہ ادارے نہ صرف پالیسیوں کا تجزیہ کرتے ہیں بلکہ متبادل پالیسیوں ، مقاصد اور اہداف پر روشنی بھی ڈالتے ہیں - اس طرح یہ غیر حکومتی ادارے پیش آمدہ مسائل ہیں پالیسی ساز اداروں کی رائے پر اثر انداز ہوتے ہیں انھیں روائتی ڈگر سے ہٹ کر سوچنے اور متبادل اقدام کرنے کی تحریک بھی دلاتے ہیں - انسٹی چیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اس لحاظ سے منفرد اہمیت کا حامل ہے کہ اسلامی دنیا میں اس نوعیت کا یہ پہلا ادارہ ہے - مسلم ممالک جن پالیسیوں کے تحت اپنا نظام چلا رہے ان کے مثبت اور منفی پہلوؤں کا جائزہ اور اسلامی دنیا جن مسائل سے

دو چار ہے ، ان کے پیشِ نظر ، اسلام کی روشنی میں پالیسی سازی کے نظام میں جن تبدیلیوں کی ضروت ہے ان کی نشاندہی انسٹی ٹیوٹ کے مقاصد میں شامل ہے[1] ۔

انسٹی ٹیوٹ کو قائم ہوئے (۱۹۸۵ء میں) پانچ چھ برس ہوتے ہیں ۔ اب تک اس ادارے نے مستعدی سے کام کیا ہے ۔ اردو اور انگریزی مطبوعات کی تعداد ۳۰ کے لگ بھگ ہے[2] ۔ انسٹی ٹیوٹ نے اردو کا ایک شش ماہی مجلہ بھی جاری کیا ہے جس کا نام "تعلیم : اسلامی تناظر میں" ہے ۔ اس کا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۸۵ء ۔ جون ۱۹۸۵ء سے متعلق ہے ۔

انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز اسلامی دنیا کے ماہرین اور صاحبانِ علم کے لیے ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو اپنی اور فنی لیاقت سے اسلامی دنیا کی اپنی اقدار کے مطابق تعمیر نو کرنا چاہتے ہیں ۔

———

۱ ۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز (بروشر) ۔
۲ ۔ اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے ۔

۲۱ - قومی ہجری کونسل

پندرہویں صدی ہجری کی تقریبات کے انعقاد کے لیے قومی ہجری کمیٹی ۱۹۷۸ء میں قائم کی گئی تھی - کمیٹی نے متعدد کانفرنسیں، سیمینار اور مذاکرے منعقد کرائے - ان کانفرنسوں اور سیمیناروں میں جو سفارشات منظور کی گئیں ان پر عملدرآمد اور ہجری پروگرام کے تسلسل کو برقرار رکھنے کے لیے ایک صدارتی حکمنامے کے ذریعے قومی ہجری کونسل (National Hijra Council) مارچ ۱۹۸۴ء میں قائم کی گئی - اسلام کے تاریخی کردار کو اجاگر کرنا اور اس کا فروغ قومی ہجری کونسل کے مقاصد میں شامل ہے[1] -

کونسل کے چیئرمین اے کے بروہی ہیں - ارکان کی فہرست حسبِ ذیل ہے:

۱ - ڈاکٹر این اے بلوچ : مشیر قومی ہجری کونسل :	رکن بلحاظ عہدہ
۲ - جناب جسٹس پیر کرم شاہ	رکن اعزازی
۳ - ڈاکٹر ایم - اے قاضی صدارتی مشیر	رکن اعزازی
۴ - چیئرمین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن	رکن بلحاظ عہدہ
۵ - سیکرٹری کابینہ ڈویژن	رکن بلحاظ عہدہ
۶ - سیکرٹری وزارتِ مذہبی امور	رکن بلحاظ عہدہ

1. Resolution, No 1/1/83—NHC. Rawalpindi, the 10th March, 1984. Govt. of Pakistan (Cabinet Division).

۷ - سیکرٹری وزارتِ امور خارجہ	رکن بلحاظ عہدہ
۸ - نمائندہ : وزارتِ خزانہ	رکن بلحاظ عہدہ
۹ - سیکرٹری قومی ہجری کونسل	رکن بلحاظ عہدہ

جی ایس گھانگرو اور اعجاز احمد فاروقی کے بعد دسمبر ۱۹۸۴ء سے ڈاکٹر معز الدین کونسل کے سیکرٹری ہیں۔ کونسل کی ایک انتظامی کمیٹی ہے جو چیئرمین، مشیر، سیکرٹری، کابینہ ڈویژن اور وزارتِ خزانہ کے نمائندوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہجری کمیٹی کے ملازمین، ہجری کونسل کو منتقل کر دیے گئے۔ کونسل برائے راست کابینہ ڈویژن کے ماتحت ہے۔

کونسل/کمیٹی کی اب تک کی اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں شامل ہے۔

باب سوم

ترقی اردو کے دوسرے متفرق ادارے

۱ - پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی

۱۹۵۰ء میں اس وقت کے وزیرِ تعلیم جناب فضل الرحمان کی قیام گاہ پر فضلا اور مورخین کے ایک اجتماع میں "پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی" کے قیام کا فیصلہ ہوا[۱] - دستور کے تحت پہلے انتخابات ۱۹۵۳ء میں ہوئے - جناب فضل الرحمان صدر، ڈاکٹر معین الحق جنرل سیکرٹری اور ڈاکٹر محمود حسین خازن منتخب ہوئے - ۳۰ مارچ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں حسبِ ذیل عہدیدار اور مجلسِ عاملہ کے اراکین منتخب ہوئے ہیں -

۱ - صدر : حکیم محمد سعید (تاحیات)

۲ - نائب صدر (i) ایم - اے - ایچ قریشی
(ii) مرزا علی اظہر برلاس

۳ - جنرل سیکرٹری : ڈاکٹر سید معین الحق

۴ - جائنٹ سیکرٹری : ڈاکٹر انصار زاہد خان

۵ - خازن : پروفیسر ایس اے زیبا

مجلسِ عاملہ : پروفیسر شریف المجاہد، پروفیسر ممتاز معین، ڈاکٹر وحید قریشی، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، پروفیسر مسز عظیم النساء صلاح الدین، پروفیسر ظفر حسین خان، جناب مختار زمن -

سوسائٹی کے قیام کا مقصد تاریخ اسلام اور تاریخِ ہند و پاکستان پر تحقیق اور اس کے تحت معیاری کتب کی اشاعت ہے - کانفرنسوں کا انعقاد، تاریخ پر ایک رسالے کا اجرا، افراد اور اداروں کی تاریخی تحقیق کے سلسلے میں حوصلہ افزائی اور بنیادی ماخذ کی اشاعت و ترجمہ بھی سوسائٹی کے مقاصد میں شامل ہیں -

---

۱ - مجلہ 'علم و آگہی'، کا خصوصی شمارہ ۷۴-۱۹۷۳ء ص ۳۳۸ -

سوسائٹی کے زیر اہتمام پہلی ہسٹری کانفرنس ۱۹۵۱ء میں کراچی میں ہوئی۔ اس کے بعد پندرہ اور کانفرنسیں ہوئی۔ آٹھ برسوں کے تعطل کے بعد ۱۹۷۷ء میں سترھویں سالانہ کانفرنس ہوئی جو سوسائٹی کے جشن سیمیں کے سلسلے میں تھی۔ سوسائٹی کی کانفرنسوں میں پاکستان کے فاضل مؤرخین کے علاوہ غیر ملکی مؤرخین بھی حصہ لیتے رہے ہیں۔ کانفرنسوں کے منتخب مقالات کتابی شکل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ سوسائٹی کا ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ اس کا نام "جرنل آف دی پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی" ہے۔

سوسائٹی کی کتابیں زیادہ تر انگریزی میں ہیں۔ "ہسٹری آف فریڈم موومنٹ" چار جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ سوسائٹی کی اردو کتب کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں دی گئی ہے۔

پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کے روح رواں ڈاکٹر سید معین الحق ہیں۔ انہی کی تجویز پر یہ سوسائٹی قائم ہوئی تھی۔ وہ سوسائٹی کے ڈائریکٹر ریسرچ بھی ہیں۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، پروفیسر محمد ایوب قادری، حبیب اللہ غضنفر، مفتی انتظام اللہ شہابی، فروغ علوی اور سعید اشرف ندوی بھی سوسائٹی کے علمی کاموں سے وابستہ رہے ہیں۔

———

۲ - سندھی ادبی بورڈ

(سندھ یونیورسٹی کیمپس ، پوسٹ بکس نمبر ۱۲ ، جام شورو - حیدر آباد)

قیامِ پاکستان سے قبل سندھ میں ایک علمی اور ادبی ادارہ "مرکزی مشاورتی بورڈ" کے نام سے قائم تھا ۔ اس کا مقصد سندھی ادب کی ترقی اور سندھ کے علمی ادبی سرمائے کو محفوظ کرنا تھا - قیامِ پاکستان کے بعد یہ ادارہ جمود کا شکار ہوگیا لیکن اسے ختم کر کے صوبائی حکومت نے ایک اور ادارہ قائم کر دیا جس کا نام "سندھی ادبی بورڈ" رکھا گیا ۔

سندھی ادبی بورڈ ۱۹۵۱ء میں قائم ہوا - ۱۹۵۴ء میں اسے ایک خود مختار ادارہ بنا دیا گیا[1] ۔ سندھی ادبی بورڈ کے مقاصد حسب ذیل ہیں[2] ۔

۱ - سندھی کلاسیکی ادب کا جدید سندھی زبان میں ترجمہ اور اشاعت ۔

۲ - دوسری زبانوں کی ایسی کتابوں کا سندھی ترجمہ جو عام مطالعے کے لیے مناسب ہوں ۔

۳ - سندھی زبان کی نایاب کتابوں کی دوبارہ اشاعت ۔

۴ - سندھی نثر اور شاعری کی بنیادی کتابوں کی تیاری ، انتخاب اور اشاعت ۔

۵ - عربی ، فارسی ، اردو ، سندھی اور سنسکرت کی ایسی کتابیں جو سندھی مصنفین نے لکھی ہوں اور جو تاریخ ، ادب اور سندھ

---

۱ - مجلہ علم و آگہی : نیشنل کالج کراچی ، خصوصی شمارہ ۷۵-۱۹۷۴ء ص ۳۲۷ ۔

۲ - بحوالہ ادارہ برائے تاریخی و ثقافتی تحقیق کی علمی اداروں پر کتاب ص ۱۱۱ ۔

کے لوک ورثے سے متعلق ہوں ان کی اشاعت یا ترجمہ و اشاعت ۔

۶ ۔ سندھ کی تاریخ پر کتابیں لکھوا کر شائع کرنا ۔

۷ ۔ سندھی زبان کی معیاری لغت کی تیاری اور اس کی اشاعت ۔

۸ ۔ سندھی زبان میں سندھ کے بارے میں ایک ایسی رہنما کتاب کی تیاری جو سندھ کی قدیم و جدید زندگی کی ترجمان ہو اور جس میں جغرافیہ ، حیوانیات اور سیاسی و ثقافتی تاریخ کا احاطہ کیا جائے ۔ اس کتاب کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ اور اشاعت ۔

۹ ۔ سندھی زبان کی جامع تاریخ کی تیاری و طباعت ۔

۱۰ ۔ سندھی زبان میں ایک ایسے مجلے کا اجرا جس میں ادب ، تاریخ اور ثقافت کے موضوعات کا احاطہ ہو اور جو سائنسی اور معیاری سندھی اصطلاحات کی مقبولیت کا باعث بنے ۔

سندھی ادبی بورڈ ایک عظیم ادارہ ہے جس میں ۶۵ تنخواہ دار ملازموں کا عملہ ہے ۔ بورڈ سندھی ، اردو ، فارسی ، عربی اور انگریزی میں ایسی کتابیں شائع کرتا ہے جو سندھی معاشرے کے اسلامی اور ثقافتی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہوں ، بورڈ ادبی اور ثقافتی نوعیت کے سیمیناروں کا اہتمام بھی کرتا ہے اور کتابوں اور مسودوں کی نمائشیں بھی منعقد کرتا ہے ۔

بورڈ کے پہلے صدر محمد ایوب کھوڑو تھے جو اس زمانے میں وزیر دفاع تھے اور اس سے پہلے سندھ کے وزیر اعلیٰ رہ چکے تھے ۔ نائب صدر جی ۔ ایم سید مقرر ہوئے ۔ وہ اس وقت سندھ اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد تھے ۔ مختلف اوقات میں بورڈ کے جو اراکین رہے ان میں آغا نبی پٹھان ، ڈاکٹر داؤد پوتا ، آئی آئی قاضی ، پیر علی محمد راشدی ، عثمان علی انصاری ، پیر حسام الدین راشدی ، قاضی محمد اکبر ، مخدوم محمد زمان طالب المولیٰ ، ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ، پروفیسر غلام مصطفیٰ شاہ ، میراں محمد شاہ اور آغا بدر الدین درانی شامل ہیں ۔ محمد ابراہیم جویو نے سیکرٹری کی حیثیت سے بورڈ کی شاندار خدمت کی ۔ ان کے بعد غلام ربانی

آگرو نے بھی سیکرٹری کی حیثیت سے ان کی روایت کو قائم رکھا آج کل بورڈ کے صدر علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی اور سیکرٹری محمد حسین ترک ہیں ۔ ارکان میں ڈاکٹر نبی بخش بلوچ ، ڈاکٹر غلام علی الانہ ، ڈاکٹر عبد الکریم سندیلو ، جناب اللہ بخش سومرو ، بیگم خدیجہ داؤد پوتا ، جناب حمید ہارون ، جناب قاضی محمد اعظم اور جناب عبد الحمید اخوند شامل ہیں ۔

بورڈ اب تک ڈھائی تین سو کتابیں شائع کر چکا ہے ۔ سندھی زبان کا لوک ادب چالیس جلدوں میں شائع کیا گیا ہے ۔ سندھ کی مستند تاریخ ۹ جلدوں میں شائع کرنے کا کام جاری ہے ۔ اسے انگریزی اور اردو میں بھی شائع کیا جائے گا ۔ سندھی زبان کی لغت بھی چار جلدوں میں شائع کی جا رہی ہے ۔

بورڈ کا ایک شاندار کتب خانہ ہے جس سے محققین استفادہ کرتے ہیں ۔ اس کتب خانے میں تاریخ ، ادب اور لسانیات وغیرہ پر دس ہزار سے زیادہ کتابیں ہیں ۔ اس کے علاوہ عربی فارسی اور سندھی کے پانچ سو اور مخطوطات بھی ہیں ۔ بورڈ کا ایک سہ ماہی مجلہ ''مہران'' شائع ہوتا ہے ۔ ایک ماہنامہ ''گل و پھل'' ، بھی جاری کیا گیا ہے ۔ بورڈ کی سب سے زیادہ کتابیں سندھی میں ہیں ۔ فارسی ، عربی ، اردو اور انگریزی میں بھی کتابیں شائع کی گئی ہیں ۔ اردو کی مطبوعات حسبِ ذیل ہیں ۔

۱ - چچ نامہ (سندھی کی تاریخ) از اختر رضوی
۲ - تاریخ معصومی (سندھ کی تاریخ) از اختر رضوی
۳ - تاریخ کلہوڑہ (کلہوڑہ عہد کی تاریخ سندھ) از غلام رسول مہر
۴ - تحفتہ الکرام (تاریخ سندھ) از میر علی شیر قانع
۵ - برہان پور کے سندھی اولیا ... از رشید برہان پوری
۶ - سندھی معلم

۳ - پشتو اکیڈمی : پشاور

پشتو اکیڈمی ۱۹۵۵ء میں قائم ہوئی - اس کا مقصد پشتون زبان، پشتو ادب اور پشتون ثقافت کی تحقیق، ترقی اور ترویج ہے[1] - ایک جامع لغت کی تیاری، پشتو ٹائپ رائیٹر کی وضع و ترویج، رسم الخط کی یکسانیت نئے وضع شدہ الفاظ و اصطلاحات کی توثیق و اجرا، غیر پشتونوں کے لیے پشتو اردو اور پشتو انگریزی کتابوں کی اشاعت، پشتو گرامر پر کام، پشتو کلاسیکی ادب کی مستند طریقے سے اشاعت، عالمی کلاسیکی ادب کا پشتو میں ترجمہ، پشتو جدید و قدیم ادب کا پاکستان کی قومی اور علاقائی زبانوں میں ترجمہ، جدید پشتو ادب کی اشاعت، پشتون ثقافت کی مختلف زبانوں میں اشاعت اور پشتو انسائیکلوپیڈیا کی تیاری وغیرہ تمام امور پشتو اکیڈمی کے پیش نظر ہیں -

پشتو اکیڈمی کے بانی ڈائریکٹر مولانا عبد القادر مرحوم تھے - انھوں نے اکیڈمی کی تحقیقی اور علمی ساکھ قائم کی - ابتدا میں پشاور یونیورسٹی اکیڈمی کو کچھ رقم فراہم کرتی تھی - بعد میں صوبائی حکومت سے امداد ملنے لگی - مولانا عبد القادر نے علمی رفقا کا ایک حلقہ بنایا جس میں ڈاکٹر سید انوارالحق، پروفیسر محمد نواز طائر اور خیال بخاری شامل تھے - مولانا عبد القادر ۱۹۶۹ء تک اکیڈمی کے ڈائریکٹر رہے - ان کی وفات کے بعد سید رسول رسا اور خیال بخاری اکیڈمی کے سربراہ بنے - آج کل اکیڈمی کے ڈائریکٹر پروفیسر محمد نواز طائر ہیں - ۱۹۶۲ء سے اکیڈمی میں ایم اے پشتو کی کلاسیں جاری ہیں - شعبۂ پشتو کے چیئرمین پروفیسر پریشان خٹک ہیں - اکیڈمی کے کام کو چار شعبوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :

تحقیق و ترجمہ، تدریس، مطبوعات اور کتاب خانہ -

---

۱ - "پشتو اکیڈمی : پشاور یونیورسٹی، ایک علمی اور تحقیقی ادارہ" از پروفیسر محمد نواز طائر -

۱۹۸۰ء میں صدر مملکت نے پشتو اکیڈمی میں خوشحال ریسرچ سیل قائم کرنے کا حکم جاری کیا ۔ اس سیل کا مقصد خوشحال خان کے علمی و ادبی کام اور فلسفیانہ افکار پر تحقیق اور ان کی ہم عصر شخصیات اور تاریخی واقعات و کوائف کی چھان بین کرنا ہے ۔ اکیڈمی کے پروگرام میں اسلامی ریسرچ سیل کا قیام بھی شامل ہے ۔ ایک اور ریسرچ سیل کے قیام کا منصوبہ بھی ہے جو پشتو لوک ریت ۔ لوک ادب اور لوک ورثے کے تحفظ ، اس پر تحقیق اور اس کے تراجم و اشاعت کا کام کرے گا ۔

پشتو اکیڈمی کی مطبوعات سو سے متجاوز ہو چکی ہیں ۔ اردو مطبوعات ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے ۔

اکیڈمی کے پشتو میں تراجم ملی نقطۂ نظر سے بڑی اہمیت کے حامل ہیں ۔ مولانا شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کی چھ جلدوں پر مشتمل سیرۃ النبی کا پشتو میں ترجمہ کیا گیا ہے ۔ علامہ اقبال کی کتابوں بانگ درا ، پیام مشرق ، زبور عجم ، ارمغان حجاز ، جاوید نامہ ، ضرب کلیم ، بالِ جبریل ، مثنوی پس چہ باید کرد و مثنوی مسافر ، اور ان کی انگریزی کتاب ''ری کنسٹرکشن آف ریلجس تھاٹ ان اسلام'' کا پشتو ترجمہ شائع کیا گیا ہے ۔

اکیڈمی ایک پشتو لغت مرتب کر رہی ہے ۔ اس کی سات آٹھ جلدیں شائع ہو چکی ہیں ۔ اکیڈمی کی ایک سہ زبانی لغت (پشتو اردو اور انگریزی) کا کام معرضِ التوا میں پڑا ہوا ہے ۔ پشو لغت کی تکمیل کے بعد سہ زبانی لغت سمیت متعدد دوسری لغات کی تیاری اکیڈمی کے پروگرام میں شامل ہے ۔

اکیڈمی کا ایک مجلہ ''پشتو'' شائع ہوتا ہے ۔ یہ رسالہ ابتدا میں ''سہ ماہی'' تھا ۔ بعد میں ''ماہنامہ'' ہو گیا ۔ اس مجلے میں علمی ، تحقیقی ، ادبی اور سائنسی مضامین شائع ہوتے ہیں ۔

۴ - اباسین آرٹس کونسل

۱۹۵۵ء میں پشاور ڈویژن کے کمشنر جناب مسرت حسین زبیری کی صدارت میں ''اباسین آرٹس سوسائٹی'' قائم ہوئی ۔ بعد میں اس کا نام ''اباسین آرٹس کونسل'' رکھا گیا ۔ اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں[1] :

۱ - فن اور ثقافت کی حوصلہ افزائی اور ترقی ۔

۲ - مقامی فنون ، دستکاریوں اور ثقافت کا تحفظ اور تشہیر ۔

۳ - پاکستان کے مختلف علاقوں کے مابین ثقافتی رابطے اور یکجہتی کا فروغ اور رفاہی مقاصد کے لیے پروگراموں کا انعقاد ۔

۴ - موسیقی کی محفلوں اور کتابوں اور تصویروں وغیرہ کی نمائشوں کے سلسلے میں فنکاروں ، اہل قلم اور دستکاروں کی اعانت ۔ ڈرامے سٹیج کرنا اور دوسری ثقافتی تقریبات کا انعقاد ۔

۵ - اہل قلم ، فنکاروں اور دست کاروں کی تخلیقات کو متعارف کرانا اور فروخت کا اہتمام کرنا ۔

۶ - کونسل کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے ضروری اقدامات ۔

۷ - اغراض و مقاصد میں حسب ذیل پروگرام بھی شامل ہیں :

(ا) مرکز فنون کا قیام ، فنون کی کلاسوں کا اجرا اور ایک ہال کی تحویل ۔

(ب) ڈرائنگ کی کلاس کا اجرا ۔

(ج) کتب خانے اور دارالمطالعے کا قیام ۔

---

۱ - اباسین آرٹس کونسل ، رولز (انگریزی کتابچہ) ص ۲ ، ۳ ۔

(د) افراد ، کالج کے طلبہ ، سکول کے طلبہ ، پیشہ ور فنکاروں اور شوقیہ فنکاروں کی تخلیقات کی نمائش ۔

(ہ) (i) کتابوں کی نمائش اور مقابلوں کا انعقار ۔

(ii) دستکاریوں کی نمائش اور مقابلوں کا اہتمام ۔

(iii) فوٹو گرافوں کی نمائش اور مقابلوں کا انعقار ۔

(iv) قرآت کی کلاسوں کا اجرا اور حسن قرآت کے مقابلوں کا اہتمام ۔

۸ ۔ ادب اور فن کے مقابلوں میں کامیاب ہونے والے شرکا کو انعامات دینا اور تصدیق نامے جاری کرنا ۔

اباسین آرٹس کونسل کا صدر پشاور ڈویژن کا کمشنر ہوتا ہے ۔ سیکرٹری کو صدر نامزد کرتا ہے ۔ باقی عہدیداروں کو کونسل کے ارکان منتخب کرتے ہیں ۔ عہدیداروں میں دو نائب صدر اور پانچ مشیر ہوتے ہیں ۔ انتظامی کمیٹی کے دس ارکان کو بھی کونسل کے ارکان منتخب کرتے ہیں ۔ ہر سال دسمبر میں انتخابات منعقد ہوتے ہیں ۔ اباسین آرٹس کونسل کے سیکرٹری بالترتیب یہ صاحبان رہے ہیں : جناب عبدالشکور ، ملک محمد رفیق ، قاضی غلام سرور ، جناب سہیل حیدر، پروفیسر خاطر غزنوی اور پروفیسر محسن احسان (موجودہ سیکرٹری) ۔ قاضی غلام سرور آج کل کونسل کے ڈائریکٹر ہیں ۔ دفتری امور کے وہی نگران ہیں ۔

ایا سین آرٹس کونسل کے زیر اہتمام موسیقی اور فنون کی کلاسیں جاری ہیں ''یاد رفتگان'' کے نام سے ملک کے مشہور مرحوم ادیبوں کی یاد منانے کے لیے درجنوں تقریبات ہو چکی ہیں ۔ مشہور گلو کاروں اور موسیقاروں کے ساتھ موسیقی کی محفلیں منعقد ہوتی رہیں ہیں ۔ مختلف موضوعات پر پچیس ڈرامے سٹیج کیے جا چکے ہیں اور بیس کے لگ بھگ رنگارنگ ثقافتی پروگرام پیش کیے جا چکے ہیں ۔ کونسل کی آرٹ گیلری میں ۱۹۵۵ء سے اب تک نوے نمائشیں ترتیب دی جا چکی ہیں ۔ یہ سب سلسلے جاری ہیں ۔

اباسین آرٹس کونسل کے زیر اہتمام عید میلادالنبی ، یوم اقبال ، یوم رحمان بابا اور یوم خوش حال خان کے سلسلے میں جاندار تقریبات ہر سال منعقد ہوتی ہیں - اردو ، پشتو اور ہندکو مشاعرے اور دوسری تقریبات بھی منعقد ہوتی رہتی ہیں -

اباسین آرٹس کونسل کی طرف سے اردو ، پشتو اور ہندکو کی بہترین کتابوں پر ہر سال انعامات دیے جاتے ہیں - انعامات کی رقم پہلے کم تھی - اب پہلا انعام پانچ ہزار روپے کا ہوتا ہے - اردو نظم ، اردو نثر اور ترجمہ پر الگ الگ انعامات ہوتے ہیں - اسی طرح پشتو نظم ، پشتو نثر اور پشتو ترجمہ پر انعامات دیے جاتے ہیں - ان مقابلوں میں صرف صوبہ سرحد کے اہل قلم شریک ہو سکتے ہیں - البتہ صوبے کے باہر کے وہ اہل قلم مقابلے میں شریک ہو سکتے ہیں جنھوں نے اس علاقے کی روایات یا تہذیب و تمدن کو اپنا موضوع بنایا ہو - صوبہ سرحد کے کسی مصور کو بہترین تصویر پر ایس ایس حیدر انعام دیا جاتا ہے -

اباسین آرٹس کونسل کو صوبائی حکومت کی طرف سے تین لاکھ روپے سالانہ امداد ملتی ہے - پچاس ہزار روپے ادارہ ثقافت پاکستان اسلام آباد کی طرف سے ملتے ہیں - ۱۹۸۳ء میں کونسل کی نئی عمارت کا کام شروع ہوا تھا جو اب زیر تکمیل ہے - اس عمارت پر اخراجات کا تخمینہ تقریباً دو کروڑ روپے ہے[1] -

اباسین آرٹس کونسل پشاور کی اردو مطبوعات حسب ذیل ہیں -

(۱) خوشحال نامہ از پروفیسر پریشان خٹک و پروفیسر خاطر غزنوی -

(۲) رزم نامہ (جنگ ستمبر کے بارے میں تین منظوم ڈرامے) -

(۱) از پروفیسر محسن احسان -

(۲) پروفیسر خاطر غزنوی -

(۳) جناب حفیظ اثر -

---

۱ - پروفیسر محسن احسان کا مکتوب مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۸۵ء -

۵ - پنجابی ادبی اکیڈمی

(۱۲ - جی ، ماڈل ٹاؤن - لاہور-۱۴)

پنجابی ادبی اکیڈمی ایک خود مختار ادارے کی حیثیت سے ۱۹۵۷ء میں قائم ہوئی اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں [1] -

۱ - پنجابی ، اردو ، فارسی ، عربی اور انگریزی کی ایسی غیر شائع شدہ کتابوں کی اشاعت جو ادبی ، تاریخی یا سائنسی نوعیت کی ہوں اور جو سرزمین پنجاب میں لکھی گئی ہوں -

۲ - پنجاب کے تاریخی شہروں ، شخصیتوں اور یادگاروں پر کتابیں شائع کرنا -

۳ - پنجابی کلاسیکی ادب کے تنقیدی مطالعوں کی اشاعت -

۴ - کارآمد مواد ، کتب اور مسودات کی فراہمی اور ایک لائبریری اور عجائب گھر کا قیام -

پنجابی ادبی اکیڈمی اپنے مقاصد کے لیے سرگرم رہی ہے - اسے حکومت پنجاب سے مالی امداد ملتی ہے اکیڈمی کا دفتر پہلے کچہری روڈ پر تھا - آج کل ڈاکٹر محمد باقر کے گھر میں قائم ہے - وہی اس کی روحِ رواں ہیں -

اکیڈمی نے پنجابی زبان کے ادب اور کہانیوں کو محنت سے مرتب کر کے شائع کیا ہے - اکیڈمی کی مطبوعات فارسی اور انگریزی میں بھی ہیں - اردو کی مطبوعات حسب ذیل ہیں :

---

۱ - پبلیکیشنز آف لرنڈ باڈیز اینڈ ریسرچ آرگنائیزیشن ان پاکستان (انگریزی میں) شائع کردہ نیشنل بک سینٹر آف پاکستان ص ۹۸ -

۱ - واقعاتِ درانی — از عبدالکریم منشی

۲ - تحقیاتِ چشتی — از مولوی نور احمد چشتی

۳ - مسلمانوں کے فنون — ترجمہ از شیخ عنایت اللہ

۴ - پوٹھوہاری گیت — از پروفیسر کرم حیدری

---

٦ - بلوچی اکیڈمی

بلوچی اکیڈمی ۱۹۶۰ء میں کوئٹہ میں قائم کی گئی - یہ ایک خود مختار ادارہ ہے جو حکومت بلوچستان کی مالی امداد سے چل رہا ہے - اس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں[1] -

بلوچی شاعری ، لوک گیت ، لوک کہانیوں ، محاورات ، ضرب الامثال اور مشہور بلوچی صاحبان علم کے شخصی خانوں کو جمع کرنا اور شائع کرنا -

تحریک پاکستان میں بلوچستان کی شرکت ، بلوچستان میں اسلام کی اشاعت اور بلوچستان کے دوسرے ثقافتی پہلوؤں پر تحقیق -

بلوچی اکیڈمی کی زیادہ تر مطبوعات بلوچی زبان میں ہیں - چند ایک مطبوعات انگریزی اور فارسی میں بھی ہیں اردو مطبوعات حسب ذیل ہیں -

۱ - آئینہ فاران	بلوچی اکیڈمی
۲ - بلوچستان کی کہانی شاعروں کی زبانی	بلوچی اکیڈمی
۳ - بلوچستان میں فارسی شاعری	از ڈاکٹر انعام الحق کوثر
۴ - درین (لاک گیتوں کا مجموعہ)	ترجمہ عطاشاد و عین اسلام
۵ - نغمۂ کوہسار (نظموں کا مجموعہ)	از عبد الرحمان گوہر
۶ - بلوچی اردو ڈکشنری	از مٹھا خان مری و صورت خان مری

---

۱ - اے ہینڈ بک آن ریسرچ اکٹوٹیز آف لرنڈ باڈیز ص ۱۲ -

۷ - سرمست بلوچستان (نظموں کا مجموعہ) از سردار خان ذکائی

۸ - گل بہار

۹ - للۃ و گرا ناز (بلوچی رومان)

---

۷ - ادارۂ تعلیم و تحقیق : جامعہ پنجاب

ادارۂ تعلیم و تحقیق پنجاب یونیورسٹی میں ۶۰-۱۹۵۹ء میں قائم کیا گیا - یہ ادارہ پوسٹ گریجوئیٹ سطح کا کالج ہے - اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں -

۱ - تعلیم میں تحقیق اور اعلیٰ سطح کے مطالعے کے لیے سہولتیں مہیا کرنا -

۲ - امیدواروں کی تعلیم و تربیت اور راہنمائی برائے اسناد

(۱) ماسٹر آف ایجوکیشن (۲) ایم اے ایجوکیشن (۳) ایم اے ٹیکنیکل ایجوکیشن (۴) ایم بی ای اور (۵) پی ایچ ڈی ایجوکیشن -

۳ - پیشہ ور معلموں کے لیے علم اور قابلیت میں اضافے کی خاطر مخصوص کلاسوں ، مختصر کورسوں اور سیمینار وغیرہ کے مواقع مہیا کرنا -

۴ - تعلیم کی مختلف شاخوں میں تحقیق کا اہتمام ، ایسی تحقیق کے نتائج کی اشاعت اور تعلیمی اطلاعات کی فراہمی -

۵ - حسب ضرورت ہر سطح کے تعلیمی اداروں[1] اور وفاقی اور صوبائی تعلیمی محکموں سے تعاون -

ادارۂ تعلیم و تحقیق میں ہر برس پوسٹ گریجوئیٹ سطح پر ۶۰۰ طلبہ داخلہ لیتے ہیں[1] - ادارے میں پوسٹ گریجوئیٹ سطح کی سات اسناد کے لیے مختلف دورانیوں کے کورس جاری ہیں -

ادارے کی مطبوعات کی تعداد ۷۵ تک پہنچتی ہے لیکن یہ مطبوعات زیادہ تر انگریزی زبان میں ہیں - اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں درج کی گئی ہے -

---

۱ - یہ معلومات ادارۂ تعلیم و تحقیق کے بارے میں ایک رپورٹ سے لی گئیں-

۸ - ادارۂ سندھیات : سندھ یونیورسٹی

ادارۂ سندھیات ، سندھ یونیورسٹی جام شورو میں ۱۹۶۳ء میں قائم کیا گیا - اس کے مقاصد حسب ذیل ہیں[۱] :

۱ - انسانی تاریخ اور تہذیب میں سندھ اور اس کے حصے کی وضاحت -

۲ - سندھی زبان میں سائنس و معاشرتی علوم پر تصنیفات کی حوصلہ افزائی اور دوسری زبانوں میں لکھی گئی ایسی کتب کا سندھی میں ترجمے کا اہتمام -

۳ - متعلقہ بنیادی ماخذ کی دوسری زبانوں میں اشاعت -

۴ - تحقیقی ذرائع (مثلاً تاریخی جائزے اور لغات) کو ترقی دینا اور سندھ کی تاریخ ، ادب اور فنونِ لطیفہ کے بارے میں تحقیق کو فروغ دینا -

ادارۂ سندھیات ، سندھ کے ثقافتی ورثے کو محفوظ بھی کر رہا ہے اور شائع بھی - ادارے نے سکالروں کے لیے ایک کتب خانہ بھی قائم کیا ہے - سندھ کی تاریخ اور ثقافت کے مختلف پہلوؤں پر تحریری مواد کو اکٹھا کرنا ادارۂ سندھیات کی سرگرمیوں میں شامل ہے -

ادارے کی مطبوعات سندھی ، اردو اور انگریزی زبانوں میں ہیں - اردو مطبوعات حسبِ ذیل ہیں -

۱ - حلقہ مری زنجیر کا - - - از شیخ ایاز -
۲ - رسالہ شاہ عبداللطیف - - - از شیخ ایاز -
۳ - فکرِ لطیف - - - ادارۂ سندھیات -
۴ - اردو سندھی لغت - - - از نبی بخش بلوچ و غلام مصطفیٰ خان -
۵ - سندھی ادب کی مختصر تاریخ - - - از عبد المجید میمن -

---

۱ - اے ہینڈ بک آن ریسرچ ایکٹوٹیز آف لرنڈ باڈیز ص ۱۰۹ -

۹ ۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی : حیدر آباد

شاہ ولی اللہ کے افکار کی اشاعت کے لیے ایک خاتون زیب النسا نے ۱۱۳۵ ، ایکڑ زمین وقف کی تھی[1] ۔ ۱۹۶۳ء میں حکومت مغربی پاکستان نے اس وقف کو اپنی تحویل میں لے کر شاہ ولی اللہ اکیڈمی قائم کر دی ۔ چنانچہ اکیڈمی ایک خود مختار ادارہ ہے جو حکومت کی مدد سے چل رہا ہے ۔ اس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں[2] :

۱ ۔ شاہ ولی اللہ کی تصنیفات ان کی اصل زبانوں میں اور ان کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع کرنا ۔

۲ ۔ شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور ان کے فلسفہ و حکمت کے مختلف پہلوؤں پر عام فہم کتابیں لکھوانا اور ان کی طباعت و اشاعت کا انتظام کرنا ۔

۳ ۔ اسلامی علوم اور بالخصوص وہ اسلامی علوم جن کا شاہ ولی اللہ اور ان کے مکتب فکر سے تعلق ہے ان پر جو کتابیں دستیاب ہو سکتی ہیں انھیں جمع کرنا تاکہ شاہ صاحب اور ان کی فکری و اجتماعی تحریک پر کام کرنے کے لیے اکیڈمی ایک علمی مرکز بن سکے ۔

۴ ۔ تحریک ولی اللہی سے منسلک مشہور اصحاب علم کی تصنیفات شائع کرنا اور ان پر دوسرے اہل قلم سے کتابیں لکھوانا اور ان کی اشاعت کا انتظام کرنا ۔

۵ ۔ شاہ ولی اللہ اور ان کے مکتب فکر کی تصنیفات پر تحقیقی کام کرنے کے لیے علمی مرکز قائم کرنا ۔

---

۱ ۔ مجلہ ''علم و آگہی'' خصوصی شمارہ ۷۵-۱۹۷۴ء ص ۳۷۲ ۔

۲ ۔ مجلہ ''علم و آگہی'' خصوصی شمارہ ۷۵-۱۹۷۴ء ص ۳۷۳ ۔

٦ - حکمت ولی اللٰہی اور اس کے اصول و مقاصد کی نشر و اشاعت کے لیے مختلف زبانوں میں رسائل کا اجرا -

۷ - شاہ ولی اللہ کے فلسفہ و حکمت کی نشر و اشاعت اور ان کے سامنے جو مقاصد تھے انھیں فروغ دینے کی غرض سے ایسے موضوعات پر جن سے شاہ ولی اللہ کا خصوصی تعلق ہے، دوسرے مصنفوں کی کتابیں شائع کرنا -

اکیڈمی کی مطبوعات عربی، فارسی، سندھی اور اردو چاروں زبانوں میں ہیں - ایک اردو ماہنامہ ''الرحیم'' ۱۹٦۲ء سے ۱۹٦۸ء تک شائع ہوتا رہا - اسی نام کا ایک رسالہ سندھی میں نکلتا ہے - اردو میں ایک ماہنامہ ''الولی'' کے نام سے ۱۹۷۱ء سے شائع ہو رہا ہے - ''الرحیم'' اردو کے پہلے مدیر پروفیسر محمد سرور جامعی تھے - ۱۹٦۴ء سے ۱۹٦۸ء تک مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی مدیر رہے - ''الولی'' کے مدیر شروع سے علامہ غلام مصطفیٰ قاسمی ہیں - شاہ ولی اللہ اکیڈمی میں مرکزی حیثیت علامہ صاحب ہی کی ہے - شاہ ولی اللہ کی تعلیمات اور افکار کی اشاعت کے سلسلے میں ان کی خدمات بہت نمایاں ہیں -

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی اردو مطبوعات حسب ذیل ہیں[1]:

۱ - شاہ ولی اللہ کی تعلیم از غلام حسین جلبانی -

۲ - حسن العقیدہ از شاہ ولی اللہ مرتبہ محمد سرور جامعی -

۳ - مجموعہ وصایائے اربعہ از شاہ ولی اللہ ترجمہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری -

۴ - تاویل الاحادیث از شاہ ولی اللہ ترجمہ غلام مصطفیٰ قاسمی -

---

۱ - قومی کتاب مرکز کی علمی و تحقیقی اداروں پر انگریزی کتاب ص ۱۱۰ -

۱۰ - بہادر یار جنگ اکادمی

ریاست حیدر آباد دکن مسلم تہذیب و ثقافت کا مرکز تھی - اس کا زوال ایک افسوس ناک واقعہ ہے - پاکستان کے قومی تشخص کے لیے ضروری ہے کہ اس ریاست کے کارناموں پر جو کچھ لکھا گیا ہے - اسے عام کیا جائے اور جو کچھ دیکھا اور سنا گیا ہے اسے ضبط تحریر میں لایا جائے - اس مقصد کے لیے مارچ ۱۹۶۴ء میں ایک اکادمی قائم کی گئی اور اس کا نام بطل حریت نواب بہادر یار جنگ کے نام سے منسوب کیا گیا[1] -

اکادمی کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہیں[2] :

۱ - مفید اور موزوں تصانیف اور تراجم کی اشاعت ، بالخصوص مملکت حیدر آباد کی تاریخ و ثقافت ، علمی خدمات اور نظم و نسق سے متعلق کتب کی ترتیب و اشاعت -

۲ - علمی ، ادبی ، تاریخی اور ثقافتی موضوعات پر مذاکروں اور تقریروں کا اہتمام -

۳ - علم و ادب اور تاریخ نیز فنون لطیفہ سے متعلق نوادر و آثار کی فراہمی ، تحفظ اور نمائش -

۴ - کتب خانوں اور مطالعہ گھروں کا قیام -

۵ - مندرجہ بالا مقاصد کی پیش رفت و تکمیل کے لیے عمارت کی تعمیر ، نگہداشت اور دیگر ضروری انتظامات -

بہادر یار جنگ اکادمی اپنے مقاصد کے لیے کام کر رہی ہے - اکادمی اب تک اردو میں ایک درجن کے قریب کتابیں ریاست حیدر آباد اور

---

۱ - مقدمہ : دستور بہادر یار جنگ اکادمی -

۲ - دستور بہادر یار جنگ اکادمی ص ۳

نواب بہادر یار جنگ کے بارے میں شائع کر چکی ہے[۱]۔ بڑی محنت سے ایک کتب خانہ قائم کیا گیا ہے جس کے دو خاص شعبے ہیں۔ ایک کا تعلق بہادر یار جنگ سے متعلق کتابوں سے ہے اور دوسرے کا تعلق مملکت آصیفہ سے متعلق کتابوں سے ہے[۲]۔ اکادمی کے زیر اہتمام یوم بہادر یار جنگ اہتمام سے منایا جاتا ہے۔ جشن آزادی اور سیرت النبی کے سلسلے میں تقاریب منعقد کی جاتی ہیں۔ شعری و ادبی نشستوں اور دوسری تقریبات کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔

اکادمی کے اساسی ارکان ۱۵ تھے۔ ۱۹۸۳ء میں تعداد ۶۰ تک پہنچ گئی۔ اکادمی کی مجلس نظما کو تمام اختیارات حاصل ہوئے ہیں۔ روز مرہ امور کی انجام دہی مجلس انتظامی کے سپرد ہیں۔ ارکان اساسی کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔ محمد احمد علی
۲۔ احمد عبداللہ المسدوسی
۳۔ خواجہ معین الدین
۴۔ محمد عطاؤ الرحمان علوی
۵۔ محمد فاروق
۶۔ غلام محمد
۷۔ مرزا ظفرالحسن
۸۔ محمد اسماعیل احمد مینائی
۹۔ ڈاکٹر محمد عبدالحئی
۱۰۔ ابراہیم جلیس
۱۱۔ مہدی علی صدیقی
۱۲۔ حمیدالدین احمد
۱۳۔ خواجہ حمیدالدین شاہد
۱۴۔ محمد عمر مہاجر
۱۵۔ مسلم ضیائی۔

۱۔ مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے۔

۲۔ دو سالہ رپورٹ (۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۲ء) بہادر یار جنگ اکادمی۔

۱۱ - ادارہ فروغ سائنس : پشاور یونیورسٹی

سائنسی علوم کی اہمیت کے پیش نظر اور اس خیال سے کہ مستقبل قریب میں اردو ذریعہ تعلیم کے طور پر نافذ ہو جائے گی - ۱۹۶۴-۶۵ء میں پشاور یونیورسٹی میں ادارہ فروغ سائنس قائم کیا گیا - خیال یہ بھی تھا کہ اس طرح مقامی زبان پشتو کا بھی بھلا ہوگا کہ اسے اصطلاحات بنی بنائی مل جائے گی[1] - ادارے کے قیام میں شعبۂ کیمیا کے اساتذہ پیش پیش تھے - یونیورسٹی کے بعض دوسرے ہم خیال اساتذہ بھی ان کے ساتھ تھے -

ادارہ فروغ سائنس کے مقاصد حسب ذیل قرار پائے :

۱ - سائنس کو اردو/پشتو میں عام فہم انداز میں پیش کرنا تا کہ عوام اس سے کماحقہ مستفید ہو سکیں -

۲ - اردو/پشتو میں سائنسی علوم کی اشاعت -

۳ - سائنس میں عوام کی دلچسپی پیدا کرنا تا کہ سائنس کی تفہیم اور نشر و اشاعت میں ان کا تعاون حاصل ہو سکے -

پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر بحیثیت عہدہ ادارے کے سرپرست قرار پائے - طے کیا گیا کہ کسی سائنسی شعبے کا چیئرمین ادارے کا صدر ہوگا - شعبہ اردو اور شعبہ پشتو کے چیئرمین صاحبان نائب صدر ہوں گے اور کسی سائنسی شعبے کا سینئر استاد معتمد کے فرائض سرانجام دے گا - چنانچہ اساسی عہدیدار حسب ذیل صاحبان قرار پائے :

۱ - صدر ... ڈاکٹر محمد شفقت حسین صدیقی : چیئرمین شعبہ کیمیا -

---

۱ - یہ معلومات پروفیسر عبدالرؤف نوشہروی نے مہیا کیں -

۲ - (i) نائب صدر ... مولانا عبدالقادر ، صدر شعبہ پشتو و ڈائریکٹر پشتو اکیڈمی -

(ii) نائب صدر ... پروفیسر محمد طاہر فاروق ، صدر شعبہ اردو -

۳ - معتمد ... پروفیسر عبدالرؤف نوشہروی -

مدیر ، خزانچی اور مجلس عاملہ کے دس بارہ ارکان اس کے علاوہ تھے - ادارہ فروغ سائنس کے مالی وسائل محدود تھے - یونیورسٹی کی معمولی گرانٹ کے علاوہ ارکان کے چندے سے کام چلایا جاتا - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی اور مرکزی اردو بورڈ (موجودہ اردو سائنس بورڈ) نے بھی ادارے کے ساتھ ایک حد تک تعاون کیا -

ادارہ فروغ سائنس کے ماہانہ اجلاس باری باری مختلف شعبوں میں منعقد ہوتے - کسی سائنسی موضوع پر مقالہ پیش ہوتا - سالانہ جلسے کے لیے باہر سے کسی سائنسدان کو مدعو کیا جاتا - اس طرح ادارے نے مقالات کے دو اردو مجموعے ۱۹۶۵-۶۶ء اور ۱۹۶۷-۶۹ء مرتب کر کے شائع کیے -

افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ ادارہ ۱۹۷۰ء سے جمود کا شکار ہے - پروفیسر عبدالرؤف نوشہروی ۱۹۸۲-۸۳ء میں جب بحیثیت ڈین فیکلٹی سائنس ریٹائر ہوئے تو ادارے کا ریکارڈ ، فنڈز اور کتابیں ڈاکٹر تاج علی اسوسیئیٹ پروفیسر شعبہ کیمیا کے حوالے کر دیں -

---

۱۲ - مرکز تحقیقات فارسی : ایران و پاکستان

مرکز تحقیقاتِ فارسی کا تصور پاکستان اور ایران کے سربراہوں نے ایک مشترکہ بیان میں ۱۹۶۹ء میں پیش کیا تھا - ۱۹۷۱ء میں دونوں حکومتوں کے تعاون سے یہ مرکز قائم ہوا - اس کا صدر دفتر اسلام آباد میں ہے -

مرکز کے اغراض و مقاصد میں ایران اور پاکستان کے ثقافتی، تعلیمی اور لسانی رشتوں کو مستحکم کرنا، ثقافت اور تعلیم کے میدانوں میں تعاون کے ذریعے دونوں ملکوں میں زیادہ سے زیادہ مفاہمت پیدا کرنا اور دونوں ملکوں کے مشترکہ ورثے کے طور پر فارسی زبان و ادب کا تحفظ اور ان فارسی مسودات کی اشاعت شامل ہے جو پاکستان میں تصنیف ہوئے -

مرکز کے زیرِ اہتمام داتا گنج بخش علی ہجویری کی یاد میں ایک عظیم الشان لائبریری قائم ہے جس میں بائیس ہزار کے قریب شائع شدہ اور تیرہ ہزار قلمی نسخے ہیں - ایک ہزار مخطوطات اردو کے ہیں - کتب خانہ فارسی، عربی، انگریزی، اردو، ترکی، سندھی، پشتو اور بلوچی کتابوں پر مشتمل ہے - کتابدار محمد حسین تسبیحی ایران کے معروف صحافی، ادیب اور محقق ہیں اور اب تک چالیس کتابیں مرتب، تالیف یا تصنیف کر چکے ہیں - انھوں نے پاکستان کے طول و عرض میں سرکاری، نجی اور دینی کتب خانوں کا جائزہ لیا اور قلمی نسخوں کی فہرست تیار کی - یہ فہرست ان کی تالیف "کتاب خانہ ہائے پاکستان" میں دیکھی جا سکتی ہے -

مرکز تحقیقاتِ فارسی، ڈاکٹر علی اکبر جعفری (مدیر مرکز) اور محمد حسین تسبیحی کی خدمات کے باعث ایک اہم ادارہ بن گیا ہے - مرکز سے ایران اور پاکستان کے متعدد دوسرے محقق بھی وابستہ ہیں - مرکز کی زیادہ تر مطبوعات فارسی زبان میں ہیں - اردو مطبوعات کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں دی گئی ہے -

---

۱۳ - پنجاب آرٹس کونسل

پنجاب آرٹس کونسل ۱۹۷۵ء میں قائم کی گئی - پنجاب کا وزیرِ اعلیٰ کونسل کا سرپرست ہوتا ہے - صوبائی وزیرِ اطلاعات و ثقافت و سیاست ، چیئرمین اور سیکرٹری اطلاعات و ثقافت و سیاست ، کونسل کا وائس چیئرمین ہوتا ہے - ان شخصیات کے علاوہ پنجاب اسمبلی کے پانچ نامزد ارکان ، وفاق وزارتِ تعلیم کا نامزد رکن ، سیکرٹری خزانہ حکومتِ پنجاب ، چیئرمین عجائب گھر لاہور اور ڈائریکٹر تعلقات عامہ پنجاب پر مشتمل بورڈ آف گورنرز ہوتا ہے[1] :

کونسل کی مجلسِ عاملہ حسب ذیل عہدیداروں پر مشتمل ہوتی ہے[2]:

چیئرمین - - -	سیکرٹری اطلاعات ، ثقافت و سیاست ، حکومت پنجناب
وائس چیئرمین - - -	ڈائریکٹر تعلقات عامہ پنجاب
ماہرین فنون - - -	بورڈ آف گررنرز میں سے چیئرمین کے نامزد کردہ چار ماہرین فنون لطیفہ و سکالرز
ارکان اسمبلی - - -	ارکان اسمبلی میں سے چیئرمین کے نامزد کردہ دو ارکان
دیگر ارکان - - -	سیکرٹری خزانہ یا ان کا نمائندہ ، ایگزیکٹو ڈائریکٹر ، رکن و سیکرٹری مجلس عملہ

پنجاب آرٹس کونسل کے مقاصد میں فنی و ثقافتی امور پر حکومت پنجاب کو مشورے دینا ، فنون لطیفہ سے متعلق علم و تفہیم اور ان کے

---

۱ و ۲ - ''کارکردگی رپورٹ'' سال ۸۴-۱۹۸۱ء شائع کردہ پنجاب آرٹ کونسل -

اظہار کے لیے ممکن ذرائع اختیار کرنا ، اپنے دائرہ عمل میں دیگر فنی - ثقافتی اور ادبی انجمنوں کی سرگرمیوں کی نگرانی اور تنظیم کرنا اور ایسی انجمنوں کی کارکردگی کا جائزہ لینا جو مرکزی یا صوبائی حکومتوں سے امداد یا گرانٹ حاصل کرتی ہیں - ڈویژنل اور ضلعی آرٹس کونسلوں کا قیام ، فنون لطیفہ کی اکیڈمیاں ، لوک فن کے عجائب گھر ، نمائش گھر ، آرٹ گیلریاں اور آڈوٹوریم قائم کرنا اور ان کا انتظام کرنا ، ثقافتی اجتماعات ، فائین آرٹ اور گرانٹ کی نمائشوں ، ثقافتی میلوں اور تقریبات وغیرہ کا انعقاد ، صوبائی و مقامی آرٹسٹ ایکوٹیز کے قیام اور تشکیل میں مدد دینا ، ثقافتی تنظیموں کی رجسٹریشن کا بندوبست کرنا (تاکہ ان کی سرگرمیوں کو باقاعدہ بنانے میں مدد کی جا سکے) اور حکومت کی طرف سے آرٹ اور ثقافت کے ضمن میں سپرد کیے گئے کسی اور کام کو سرانجام دینا شامل ہے[1] -

پنجاب آرٹس کونسل کے شعبوں میں شعبۂ ادبیات ، شعبۂ مصوری ، شعبہ ڈرامہ ، شعبۂ پروگرامز ، شعبۂ رابطہ و تعاون وغیرہ شامل ہیں - بین الاقوامی ثقافتی معاہدوں کی تقریبات کا اہتمام بھی کونسل کرتی ہے- پنجاب آرٹس کونسل کے زیر اہتمام سات ڈویژنل آرٹ کونسلیں کام کر رہی ہیں جو بہاولپور ، راولپنڈی ، سرگودھا ، فیصل آباد ، گوجرانوالہ ، ملتان ، اور لاہور میں قائم ہیں -

پنجاب آرٹ کونسل ایک بڑی تنظیم ہے اور مختلف حیثیتوں سے اردو زبان و ادب کے فروغ کا باعث بن رہی ہے - یہاں صرف شعبۂ ادبیات کے مختصراً تذکرے پر اکتفا کیا جاتا ہے -

شعبۂ ادب ، صوبہ پنجاب میں قومی زبان اردو اور مقامی بولیوں میں تحریر و تخلیق کی حوصلہ افزائی کی غرض سے ادبی تقریبات منعقد کرتا ہے - علاوہ ازیں سال بھر میں تخلیق پانے والے ادب میں تحقیق ، لسانیات شاعری ، نثر اور ناول و افسانہ کی بہترین تصانیف پر انعام بھی دیتا ہے تاکہ ادیبوں کی خدمات کا اعتراف اور حوصلہ افزائی کی جائے - یہ شعبہ

---

۱ - پنجاب آرٹس کونسل کا آئین ۱۹۷۵ء -

معاشرے ، ادبی نوعیت کے مذاکرے ، فنون لطیفہ اور ثقافت کے موضوع پر مذاکرے اور شائع ہونے والی نئی کتابوں کی تعارفی تقریبات بھی منعقد کرتا ہے[1] -

شعبۂ ادبیات مختلف صوبوں کے شاعروں اور ادیبوں کے ساتھ تقریبات کا اہتمام کرتا ہے - صوبائی اور قومی سطح کے مشاعروں اور ادبی تقریبات کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے -

یہ شعبہ پنجاب آرٹس کونسل کی مطبوعات اور مختلف مطبوعہ مواد کی تدوین و تربیت اور اشاعت کا ذمہ دار بھی ہے - آئندہ منصوبوں میں سہ ماہی ثقافتی و ادبی مجلے کی اشاعت ، فنون لطیفہ پر تصنیفات ، اور حوالہ جاتی ڈائریکٹریوں کی اشاعت شامل ہے - آئیندہ کے منصوبوں میں فنون لطیفہ اور ثقافت اسلامیۂ پاکستان پر ایک حوالہ جاتی کتب خانے کا قیام بھی جائزے کے مرحلے میں ہے[2] -

پنجاب آرٹس کونسل نے مجید امجد مرحوم کے مجموعۂ کلام ''شب رفتہ کے بعد'' کی اشاعت کے سلسلے میں مالی معاونت اور نگرانی کی ہے - کارکردگی رپورٹیں ، بھی کونسل کی مطبوعات میں شامل ہیں - کونسل کی اب تک کی مطبوعات یہی کچھ ہیں لیکن مستقبل کے منصوبوں میں ، جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے ، اہم کتب کی اشاعت کا پروگرام کونسل کے پیش نظر ہے -

---

۱ - ''کارکردگی رپورٹ'' سال ۸۴-۱۹۸۱ء شائع کردہ پنجاب آرٹ کونسل-

۲ - کارکردگی رپورٹ سال ۸۴-۱۹۸۱ء شائع کردہ پنجاب آرٹ کونسل -

۱۴ - قومی طبی کونسل

(۴۶ - بازار روڈ ، جی ۶/۴ ، اسلام آباد)

۱۹۶۵ء میں ''بورڈ آف یونانی اینڈ آیورویدک سسٹمز آف میڈیسن'' قائم کیا گیا تھا - ۱۹۸۰ء میں اس کا نام ''قومی طبی کونسل'' رکھا گیا - وفاقی وزارتِ صحت کا یہ ایک خود مختار ادارہ ہے - کونسل بائیس ارکان پر مشتمل ہے - اس کے اغراض و مقاصد حسبِ ذیل ہیں :

۱ - طبِ اسلامی کو عوام میں مقبول کرنا -
۲ - طبی تعلیم کے لیے باقاعدہ درسگاہیں بنانا -
۳ - اطبا کی رجسٹریشن کرنا -
۴ - ریسرچ کے مواقع فراہم کرنا -

کونسل کے زیرِ اہتمام ملک بھر میں دس طبیہ کالج قائم ہیں - جہاں چار سال میں طبی کورس پڑھایا جاتا ہے - ان کالجوں میں ذریعۂ تعلیم اردو ہے - کونسل نے طب کی مشہور کتاب ''فردوس الحکمت'' کا ترجمہ عربی سے اردو میں کرا کے شائع کیا - کونسل کے زیر اہتمام ایک ماہنامہ ''الحکمت'' کے نام سے اردو میں شائع کیا جاتا ہے - کونسل کے ایک فیصلے کے مطابق تمام خط و کتابت اردو میں کی جاتی ہے[1] - البتہ وفاقی حکومت کے اداروں سے مراسلت انگریزی میں ہوتی رہی ہے -

کونسل نے تدریسی مقاصد کے لیے طب کی جو کتابیں اردو میں شائع کی ہیں ، ان کے نام ذیل میں درج کیے جاتے ہیں :

۱ - فردوس الحکمت
۲ - تجویز جلیل
۳ - کتاب المجربات
۴ - کامل التشخیص
۵ - قانونِ عصری
۶ - قانونِ صحت
۷ - تشریح حبیب

---

۱ - یہ مطبوعات ایک رپورٹ سے ماخوذ ہیں جو قومی طبی کونسل کے قائم مقام رجسٹرار جناب محمد دین خان نے فراہم کی -

۱۵ - "آباد" (ادارہ برائے بارانی دیہی ترقی، پنجاب)

پنجاب میں دنیا کا ایک بہترین نہری نظام موجود ہے لیکن نصف سے زیادہ رقبے کا انحصار بارش کے پانی پر ہے۔ یہ رقبہ ایک بلاک کی صورت میں ضلع اٹک سے شروع ہو کر ضلع ڈیرہ غازی خان تک چلا گیا ہے۔ اس میں راولپنڈی، جہلم، گجرات، سیالکوٹ، سرگودھا (خوشاب) اور میانوالی کے اضلاع شامل ہیں۔ انھی پسماندہ اضلاع کی ترقی کے لیے، بارانی کمیشن کی رپورٹ پر عمل کرتے ہوئے، ۱۹۷۸ء میں ایک ادارہ قائم کیا گیا، جس کا انگریزی نام Agency for Barani Areas Development ہے۔ "آباد" اسی کا مخفف ہے۔ چونکہ راولپنڈی ڈویژن کا سارا علاقہ بارانی ہے۔ اور اسے مرکزی حیثیت بھی حاصل ہے اس لیے "آباد" کا صدر دفتر راولپنڈی میں (مری روڈ پر) قائم کیا گیا۔

"آباد" نے تحفظِ اراضیات، توسیع زراعت و جنگلات، افزائشِ حیوانات، امدادِ باہمی اور افرادی قوت کے ۱۲ فنی تربیتی مراکز مردوں کے لیے اور ۱۱ فنی تربیتی مراکز عورتوں کے لیے قائم کیے ہیں۔ اب تک دو ہزار مرد اور ایک ہزار خواتین نے تربیت مکمل کر لی ہے۔ تعلیم و تربیت کے لیے قومی زبان اردو سے کام چلایا جاتا ہے۔ جہاں عوام میں شعور اور آگہی پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے وہاں اردو زیادہ کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

"آباد" کے زیر اہتمام "آباد" نامی ایک سہ ماہی جریدہ اردو میں شائع ہوتا ہے۔ بعض جائزے، منصوبے اور رودادیں بھی اردو میں مرتب کی گئی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱ - ڈیرہ غازی خان کا ترقیاتی جائزہ۔

۲ - ضلع جہلم کا ترقیاتی جائزہ۔

۳ - چکوال کا ترقیاتی جائزہ۔

۴ - مضافات کا ترقیاتی منصوبہ -

۵ - فنی تربیتی پروگرام برائے خواتین -

۶ - ربیع پلاننگ رپورٹ ۸۳-۱۹۸۲ء -

۷ - خریف رپورٹ ۱۹۸۴ء -

---

۱۶ ۔ ادارۂ تعلیمی تحقیق : تنظیم اساتذہ پاکستان

ادارۂ تعلیمی تحقیق ۱۹۸۰ء میں تنظیم اساتذہ پاکستان نے قائم کیا ۔ اس کے مقاصد حسبِ ذیل ہیں[1]۔

۱ ۔ اسلامی نظامِ تعلیم کی تعبیر و تشریح کرنا ۔

۲ ۔ نظامِ تعلیم کا اسلامی نقطۂ نظر سے تنقیدی مطالعہ کرنا ۔

۳ ۔ نظریۂ پاکستان کی روشنی میں نصابِ تعلیم و درسی کتب کا جائزہ ۔

۴ ۔ اساتذہ کی نظریاتی اور فنی تربیت کے لیے لٹریچر تیار کرنا ۔

۵ ۔ اساتذہ کو جدید طریقۂ تحقیق کی تربیت دینا ۔

۶ ۔ ہر سطح پر قومی تعلیم کی پیش رفت کا مطالعہ کرنا اور سفارشات مرتب کرنا ۔

۷ ۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر مختلف تعلیمی امور میں مشاورت اور رہنمائی کی خدمات بہم پہنچانا ۔

۸ ۔ نظامِ تعلیم کی اسلامی تشکیل کے لیے تعلیمی و تحقیقی اداروں کے ساتھ روابط قائم کرنا ۔

۹ ۔ تعلیمی تحقیق کے فروغ کے لیے علمی مقالات پر مشتمل ایک تحقیقی مجلہ شائع کرنا ۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے ۱۳ ارکان پر مشتمل ادارے کی ایک اعزازی مجلسِ منتظمہ ہے ۔ روز مرہ امور انجام دینے کے لیے ان ارکان میں سے ناظم عمومی (ڈائریکٹر جنرل) ، ناظم تحقیق ، ناظم مطبوعات ، معتمد اور خازن پر مشتمل ایک خصوصی کمیٹی ہے ۔ اس کے علاوہ ممتاز اہلِ

---

۱ ۔ ادارۂ تعلیمی تحقیق ، تنظیم اساتذہ پاکستان ، تعارف جون ۱۹۸۵ء ۔

علم حضرات پر مشتمل ادارے کی ایک مجلسِ مشاورت ہے جو مجلس منتظمہ کی رہنمائی کرتی ہے ۔ مقاصد کی تکمیل کے لیے مختلف علمی منصوبوں پر ادارے کی مختلف کمیٹیاں کام کر رہی ہیں ۔ علاوہ ازیں ادارے کے زیرِ اہتمام معروف اہلِ علم حضرات کی علمی نشستیں منعقد ہوتی رہتی ہیں ۔ اور مختلف تعلیمی مسائل کے بارے میں بحث و مذاکرہ کا انتظام کیا جاتا ہے ۔

ادارۂ تعلیمی تحقیق نے پرائمری سے یونیورسٹی سطح تک کے تعلیمی مراحل اور ان کے مسائل پر وسیع لٹریچر پیش کیا ہے ۔ متعدد کتابیں زیرِ اشاعت ہیں[1]۔ اور دس پندرہ تحقیقی موضوعات پر کام کرنے کا عملی نقشہ مرتب کیا جا رہا ہے ۔ ادارہ ، قومی زبان اردو کو ذریعۂ تعلیم کی حیثیت سے رواج دینے کو تعلیمی معیار بہتر بنانے کے لیے ضروری خیال کرتا ہے ۔

ادارۂ تعلیمی تحقیق کے زیرِ اہتمام ایک شش ماہی تحقیقی مجلہ ''تعلیمی تحقیق'' شائع ہوتا ہے ۔ مجلہ کی ابتدائی تین عمومی اشاعتوں میں تقریباً بیس تحقیقی مقالات ہیں ۔ اب تک ''تعلیمی تحقیق'' کے تین خصوصی نمبر شائع ہوئے ہیں :

۱ ۔ خواتین یونیورسٹی ۔ ۲ ۔ خطباتِ قطب ۔
۳ ۔ تعلیم و تربیت اسلامی تناظر میں ۔

ادارۂ تعلیمی تحقیق کی مجلس انتظامیہ کے ۸۵ - ۱۹۸۳ء کے ارکان حسبِ ذیل ہیں :

۱ ۔ ڈاکٹر مشتاق الرحمان صدیقی ... ناظم عمومی ۔
۲ ۔ پرفیسر سید محمد سلیم ... ناظم تحقیق ۔
۳ ۔ پروفیسر ظفر حجازی ... ناظم مطبوعات ۔
۴ ۔ پروفیسر سلیم منصور خالد ... معتمد ۔
۵ ۔ پروفیسر ممتاز سالک ... خازن ۔

---

۱ ۔ مطبوعات اور زیر اشاعت کتب کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے ۔

باقی ارکان :

۶ - ڈاکٹر سعد اللہ قاضی -

۷ - ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (لاہور) -

۸ - ڈاکٹر محمد سلیم (پشاور) -

۹ - پروفیسر عبدالجبار شاکر (لاہور) -

۱۰ - پروفیسر مسلم سجاد (کراچی) -

۱۱ - جناب حیات محمد (کوئٹہ) -

۱۲ - ڈاکٹر محمد ساعد (پشاور) -

۱۳ - پروفیسر سفیر اختر (اسلام آباد) -

باب چہارم

صوبائی ریاستی حکومتیں ، وفاقی وزارتیں اور ڈویژن

۱ - مجلس زبان دفتری : حکومت پنجاب

سردار عبد الرب نشتر کی گورنری کے زمانے میں حکومتِ پنجاب نے مجلسِ زبانِ دفتری ۱۹۴۹ء میں قائم کی ۔ اس کا مقصد یہ تھا ۔ کہ حکومتِ پنجاب کے تمام سرکاری دفاتر اور عدالتوں میں انگریزی کے بجائے اردو کو نافذ کرنے کے لیے ضروری ذرائع اور موزوں طریق کار اختیار کرنے پر غور کیا جائے اور اس بارے میں مناسب تجاویز حکومت کو پیش کی جائیں ۔

ابتدا ہی سے نامور صاحبان علم مجلس سے وابستہ رہے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ مجلس زبان دفتری کا کام معتبر اور وقیع ہے ۔ مجلس کے ماضی کے ارکان میں جسٹس ایس اے رحمان ، شیخ محمد اکرام ، حافظ عبد الحمید ، سید نور احمد ، جناب ایس ایم شریف ، سید امتیاز علی تاج ، جناب ایم ڈی تاثیر ، میاں عبدالعزیز ، جناب اے ایس بخاری ، حکیم احمد شجاع ، خلیفہ عبدالحکیم ، جناب تاج محمد خیال ، چودھری محمد علی ، پروفیسر حمید احمد خان ، ڈاکٹر نذیر احمد ، صوفی غلام مصطفیٰ ، سید وقار عظیم جناب اشفاق احمد ، بروفیسر فتح محمد ملک ، پروفیسر محمد عثمان اور سید قاسم محمود شامل ہیں ۔ حکیم احمد شجاع اپنی وفات تک مجلس کے معتمد رہے ۔ سید منصور عاقل بھی اس کے فعال معتمد رہے ۔ ان کے دور میں ”اردو نامہ“ کا اجرا ہوا ۔

آج کل حکومت پنجاب کے ایڈیشنل چیف سیکرٹری، جناب سجادالحسن، بلحاظ عہدہ مجلس کے چیئرمین اور ڈائریکٹر آرکائیوز ، میاں محمد اسلم ، بلحاظ عہدہ مجلس کے معتمد ہیں ۔ باقی ارکان کے نام یہ ہیں ۔ ڈاکٹر سید عبد اللہ ، ڈاکٹر عبادت بریلوی ، مرزا محمد منور ، ڈاکٹر عبد السلام خورشید ، ڈاکٹر برہان احمد فاروقی ، جناب احمد ندیم قاسمی ، ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک ، ڈاکٹر خالد علوی ، ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ، سیکرٹری خزانہ ، سیکرٹری تعلیم اور سیکرٹری اطلاعات حکومت پنجاب ۔

مجلس زبان دفتری نے چھ ذیلی مجالس بنا کر کام کی ابتدا کی - ایک ذیلی مجلس کا تعلق طریق کار سے تھا - ایک لسانی مجلس بنائی گئی جس کی سفارش پر ''مجلس مترجمین'' قائم کی گئی - باقی ذیلی مجالس فنی ، تعلیمی ، عدالتی اور تجارتی تھیں - مجلس مترجمین ایک میر مجلس اور تین مترجمین پر مشتمل تھی - رفتہ رفتہ اس کی تعداد بارہ مترجمین اور تین مترجین کبیر تک پہنچ گئی - ستمبر ۱۹۵۰ء میں مجلس استناد قائم کی گئی - مجلس مترجمین کے ترجمے ''مجلس استناد'' میں پیش ہوتے - مجلس استناد کے رد و بدل یا صاد کے بعد وہ ترجمے مجلس زبان دفتری کے ارکان اور متعلقہ محکموں کو بھیجے جاتے - جن ترجموں پر کوئی اعتراض نہ ہوتا انھیں نافذ کر دیا جاتا - جن تراجم پر اعتراض ہوتا انھیں شعبۂ ترجمہ اور مجلس استناد کی تصریحات کے بعد مجلس زبان دفتری کے اجلاس میں پیش کیا جاتا - اور مجلس کا منظور شدہ ترجمہ قطعی قرار پاتا - اس طرح دفتری اصطلاحات و محاورات کے جو ترجمے ہوئے انھیں فہرستوں کی شکل میں ترتیب دیا گیا - ۱۹۷۱ء میں مجلس نے محکمانہ اصطلاحات و محاورات پر مشتمل گیارہ کتابچے شائع کیے - دس کتابچوں کا تعلق مختلف محکموں سے تھا اور گیارھواں کتابچہ عمومی اصطلاحات و محاورات پر مشتمل تھا -

دفتری اصطلاحات و محاورات کی ۲۵ فہرستیں ۳۵ ہزار الفاظ پر مشتمل تھیں - مجلس استناد سے ان کی مزید نظر ثانی کرانے کے بعد انھیں لغت کی صورت میں تجرباتی طور پر پندرہ ہزار کی تعداد میں ۱۹۷۶ء میں شائع کر دیا گیا - چار ضمیمے بھی شامل کیے گئے جو دفتری مراسلت کے نمونوں ، محکموں اور اداروں کے ناموں ، سرکاری عہدوں کے ناموں اور قوانین و ضوابط کے تراجم پر مشتمل ہیں - اس لغت کی دو سو جلدیں مرکزی حکومت کو اور پانچ پانچ جلدیں صوبائی حکومتوں اور حکومت آزاد کشمیر کو تحفتاً ارسال کی گئیں - پنجاب بک ڈپو کو ہدایت کی گئی کہ کسی بھی فرد یا ادارے کو یہ لغت صرف ساڑھے اٹھارہ روپے میں مہیا کی جائے -

تجرباتی ایڈیشن کی اشاعت کے بعد لغت کی نظر ثانی کا کام ۱۹۸۱ء میں شروع ہوا - یہ کام مکمل ہو چکا ہے - لغت میں شامل کرنے کے لیے مزید اصطلاحات و محاورات پر نظر ثانی کا عمل جاری ہے - اندازہ ہے

کہ نظرثانی شدہ لغت میں ۴۵ ہزار کے قریب اصطلاحات ہو گئیں ۔ ان اصطلاحات کے کل پاکستان بنا پر نفاذ سے پہلے مقتدرہ قومی زبان لغت کو حتمی شکل دے گا اور اس کے بعد یہ لغت شائع ہو گی ۔

مجلس زبان دفتری نے نہ صرف حکومت پنجاب کے مختلف محکموں سے موصول شدہ فارموں ، قواعد و ضوابط اور دساتیر العمل کا ترجمہ کیا ہے بلکہ مرکزی حکومت کے متعدد قوانین اور قواعد و ضوابط کا ترجمہ کرنے کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے ۔ مجلس کا ایک جریدہ "اردو نامہ" شائع ہوتا ہے جس میں مجلس کے منظور کردہ قواعد ، فارموں اور اصطلاحات کے تراجم ، ضلعی مجالس کی کارروائیوں کے علاوہ دفتری زبان کے فروغ و ارتقا کے سلسلے میں مختلف نگارشات شائع کی جاتی ہیں ۔ شعیب بن عزیز اور عطش درانی اس کے مدیر رہے ہیں ۔ اس ماہنامہ کی خریداری تمام سرکاری اور نیم سرکاری اداروں کے لیے لازمی قرار دی گئی ہے ۔

مجلس زبان دفتری نے نہ صرف دفتری اصطلاحات تیار کی ہیں اور قواعد اور فارموں وغیرہ کے ترجمے کا کام کر رہی ہے بلکہ پنجاب کے دفاتر میں اردو کے نفاذ کی سفارش کرنا بھی مجلس کے مقاصد میں شامل ہے ۔ اب تک مجلس کی سفارش پر حکومت پنجاب نے اردو کے نفاذ کے لیے بعض اہم اقدامات کیے ہیں اور متعدد حکم نامے جاری کیے ہیں ۔ ذیل میں ایسے اقدامات اور احکام کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے ۔

مجلس کے زیر انتظام صوبائی سیکرٹریٹ میں اردو مختصر نویسی اور ٹائپ کاری کے لیے ایک تربیت گاہ قائم کی گئی ۔ یہ ادارہ مسلسل مصروف عمل ہے اور ۱۹۸۴ء کے اواخر تک ۹۰۰ اہلکاروں کو تربیت دی جا چکی ہے ۔ صوبے کے دوسرے علاقوں میں کمرشل انسٹی ٹیوٹوں میں ایسی ہی تربیت گاہیں قائم کی گئیں ۔ پنجاب بھر میں ہزاروں اردو ٹائپ مشینیں محکموں اور دفاتر کو مہیا کی گئیں ۔ ۱۹۸۱ء سے پنجاب بھر میں ڈپٹی کمشنروں کی سربراہی میں ضلعی مجالس زبان دفتری قائم کی گئیں ۔ جن کا مقصد ہر ضلع میں واقع تمام دفاتر میں اردو کا بطور دفتری زبان نفاذ اور اس میں پیش آمدہ مشکلات کا حل تلاش کرنا ہے ۔

ان ضلعی مجالس کے ماہانہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں اور اب اکثر دفاتر میں کام اردو میں سر انجام دیا جانے لگا ہے[1] -

حکومت پنجاب نے ۱۹۵۰ء میں حکم جاری کیا کہ ضلعی سطح کے دفاتر میں فوری طور پر اردو کو نافذ کیا جائے ۱۹۵۳ء میں ایک حکم کے ذریعے اردو میں مختصر نویسی اور ٹائپ کاری کی تربیت حاصل کرنے والے ملازموں کے لیے مالی ترغیبات مہیا کی گئیں - ۱۹۶۵ء میں ایڈمنسٹریٹو سٹاف کالج اور دوسرے تربیتی اداروں کے نصاب میں دفتری اصطلاحات و محاورات کو شامل کرنے اور اس ضمن میں کیفیت نویسی کی تربیت دینے کے احکامات جاری ہوئے - ۱۹۷۲ء میں تمام دفاتر میں انگریزی کی جگہ اردو کو اختیار کرنے کا قطعی حکم صادر کیا گیا - ایسے دفاتر کو البتہ مستثنیٰ قرار دیا گیا جہاں فنی وجوہ کے باعث انگریزی کا استعمال ناگزیر تھا - ۱۹۷۹ء میں حکومت پنجاب نے احکام جاری کیے کہ جملہ سرکاری محکموں کے سربراہ کیفیت نویسی کا کام اردو میں کریں - جہاں جہاں اردو مختصر نویس اور ٹائپ کار موجود ہیں وہاں تمام مراسلت اردو میں کی جائے - سرکاری گزٹ میں عام اہمیت کے اعلانات اور تقرری اور تعیناتی وغیرہ سے متعلق احکام زیادہ سے زیادہ اردو میں شائع کیے جائیں -

نفاذ اردو کے لیے حکومت پنجاب نے جو مزید احکام جاری کیے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ محکمۂ تعلیم اردو کو نصاب میں بہتر جگہ دے - صوبائی پبلک سروس کمیشن تحریری اور زبانی امتحان میں اردو کو ذریعۂ اظہار بنانے کی اجازت دے - کیفیت نویسی ، مسودہ نگاری اور مراسلت کے لیے انگریزی کا استعمال ناگزیر ہو تو سیکرٹری کی سطح پر اس کا تحریری فیصلہ کیا جائے - ورنہ تمام دفتری کاروائی اردو میں انجام دی جائے - صوبائی گورنر یا کابینہ کو جو خلاصے غور و فکر یا احکام کے لیے بھیجے جائیں وہ اردو میں تحریر کیے جائیں - تمام صوبائی

---

۱ - رپورٹ مرتب کردہ مجلس زبان دفتری - زیر نظر مضمون کے تقریباً تمام مندرجات کا ماخذ یہی رپورٹ ہے -

محکموں اور ماتحت دفتروں کے سائین بورڈ اور افسروں کے ناموں کی تختیاں اردو میں تحریر کی جائیں۔ سرکاری گاڑیوں کی نمبر پلیٹیں اردو میں تبدیل کر دی جائیں اور صوبے میں منعقد ہونے والی تمام سرکاری تقریبات میں صرف اردو کو ذریعۂ اظہار بنایا جائے۔

---

۲ - حکومت آزاد کشمیر

متعدد قومی معاملات میں حکومت آزاد جموں و کشمیر کو پہل کرنے کا اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ان امور میں انگریزی لباس کو ترک کرنا اور اتوار کے بجائے جمعے کی چھٹی کو اختیار کرنا شامل ہے - دفاتر میں انگریزی کی جگہ اردو کو نافذ کرنے میں بھی حکومت آزاد کشمیر کو اولیت کا شرف حاصل ہے -

ساٹھ کی دہائی میں انجمن ترقی اردو مظفر آباد نے آزاد کشمیر میں اردو کے نفاذ کے لیے ایک منظم مہم چلائی[1] - عوام نے انجمن کا ساتھ دیا - خوش قسمتی سے آزاد کشمیر کے صدر خان عبدالحمید خان تھے جو قومی زبان کی اہمیت کا ادراک رکھتے تھے - ۱۹۶۷ء سے پہلے آزاد کشمیر کے دفاتر میں ضلعی سطح پر زیادہ تر کام اردو میں ہوتا تھا - زراعت خوراک ، امور حیوانات اور بعض دوسرے محکموں میں ضلعی سطح پر فائلوں میں اردو ہی میں نوٹنگ ہوتی تھی اور افسران بالا کو مراسلے بھی اردو میں تحریر کیے جاتے تھے - محکمۂ مال کے افسر جو کیس سماعت کرتے تھے اس میں تمام گواہوں کے بیانات اردو میں قلمبند کیے جاتے تھے - سب جج ، سیشن جج اور مجسٹریٹ بھی گواہوں کے بیانات اردو میں قلمبند کرتے تھے لیکن فیصلے زیادہ تر انگریزی میں لکھے جاتے تھے -

ضلعی سطح پر جن دفاتر میں انگریزی جاننے والے افسر تھے اور ان کے پاس انگریزی ٹائپ مشینیں تھیں وہ انگریزی میں خط و کتابت کرتے - ضلعی سطح سے اوپر محکموں کے سربراہ اپنے ماتحت عملے اور افسران بالا سے تمام مراسلت انگریزی میں کرتے تھے - فائلوں میں

---

۱ - تفصیلات کے لیے دیکھیے مقتدرہ قومی زبان کا پمفلٹ "آزاد کشمیر میں نفاذ اردو" مرتبہ پروفیسر ایوب صابر - زیر نظر مضمون اس کتابچے کی تلخیص ہے -

کیفیت نویسی بھی انگریزی میں ہوتی تھی - سیکرٹریٹ کے دفاتر میں بھی انگریزی پوری طرح مسلط تھی -

تمام سطحوں پر نفاذ اردو کا فیصلہ اپریل ۱۹۶۷ء کے اوائل میں کیا گیا - ۴ اپریل ۱۹۶۷ء کو حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر نے اردو کے نفاذ کا پہلا حکم نامہ جاری کیا - اس حکم نامے سے قبل عملی طور پر کوئی تیاری نہیں کی گئی تھی - نہ اردو ٹائپ مشینیں تھیں اور نہ تربیت یافتہ عملہ موجود تھا - اردو دفتری اصطلاحات کا تعین بھی نہیں کیا گیا تھا لیکن اردو کے نفاذ کے سلسلے میں حکومت مخلص اور سنجیدہ تھی - حکمنامے میں ہدایت کی گئی کہ جب تک اردو ٹائپ کے لیے اہل کاروں کی تربیت کا انتظام نہیں ہوتا اور اردو ٹائپ رائٹر میسر نہیں ہوتے ، چٹھیاں بال پن سے نیچے کاربن کاغذ رکھ کر لکھی جائیں - اور جہاں اردو کی موزوں اصطلاح نہ پائی جائے وہاں انگریزی کی مروجہ اصطلاح ہی استعمال کی جائے - ایک اور حکم اپریل کے اواخر میں جاری کیا گیا جس میں اردو کے نفاذ کے لیے مزید ہدایات دی گئیں -

نفاذ اردو کے فیصلے پر عمل درآمد کے سلسلے میں جو مشکلات پیش آئیں وہ حسب ذیل ہیں :

۱ - اردو ٹائپ مشینوں ، ٹائپسٹوں اور مختصر نویسوں کی عدم موجودگی ایک مسئلہ تھا - حسب ہدایت بال پین سے خط و کتابت شروع کی گئی - نقول تیار کرنے کے لیے کاربن پیپر سے کام لیا گیا لیکن کاربن پیپر والی نقول اکثر صاف طور پر پڑھی نہیں جا سکتی تھیں - یہ ایک مشکل تھی جس پر قابو پانے کی کوشش کی گئی اور کام چلا لیا گیا - رفتہ رفتہ اردو ٹائپ مشینیں مہیا ہوتی چلی گئیں - تربیت یافتہ عملے کی تعداد بڑھتی گئی اور آج آزاد کشمیر میں اس طرح کا کوئی مسئلہ موجود نہیں ہے - کیفیت نویسی سے مراسلت تک تمام کام بطریق احسن اردو میں ہو رہا ہے -

۲ - دوسری مشکل دفتری اصطلاحات کی تھی - سرکاری ہدایت کے مطابق جہاں کہیں موزوں اردو اصطلاحات کے تعین

میں دشواری محسوس کی جاتی انگریزی مروجہ اصطلاحات بلاتکلف استعمال ہوتیں ۔ ایک مجلس اصطلاحات قائم کی گئی جس نے حکومت کے عہدوں اور محکموں کے لیے اردو مترادفات کی منظوری دی ۔ ان مترادف اصطلاحات کو ۴ جون ۱۹۶۸ء کے ایک حکم کے ذریعے نافذ کیا گیا ۔ ان اصطلاحات کی تعداد تقریباً دو سو تھی ۔ ان میں سے درجنوں اصطلاحات انگریزی کی برقرار رکھی گئیں ۔ درجنوں مرکب اصطلاحیں انگریزی اور اردو الفاظ پر مشتمل تھیں ۔ البتہ زیادہ تر اصطلاحات اردو الفاظ پر مشتمل تھیں ۔ آزاد کشمیر کے اکثر اہم دفاتر میں ''مجلس زبان دفتری ، حکومت پنجاب'' کی مرتب کردہ ''دفتری اصطلاحات و محاورات'' کی لغت موجود ہے ۔ لیکن اب اس سے استفادے کی نوبت کم پیش آتی ہے اور روز مرہ کا کام بغیر کسی رکاوٹ کے خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا جا رہا ہے ۔

۳ ۔ نفاذ اردو کے سلسلے میں تیسری اور واحد بڑی مشکل بعض افسروں کا منفی رویہ تھا ۔ وہ بدستور انگریزی میں مراسلت و احکام جاری کرتے رہے چنانچہ انہیں بار بار تنبیہ کی گئی کہ وہ سرکاری فرامین کی پابندی کریں ۔ آزاد کشمیر میں خان عبد الحمید خان کا دور صدارت اردو کے نفاذ کے سلسلے میں ایک مبارک دور تھا ۔ وہ ایسی فائلیں واپس کر دیتے تھے جن میں کارروائی انگریزی میں ہوتی تھی ۔ ایک مرتبہ ایک دھاکے کی تحقیقات اردو کی بجائے انگریزی میں کی گئی ۔ اس سلسلے میں ایک سرکاری فرمان عبد الحمید خان کی نظر سے گزرا ۔ صدر حکومت نے تحقیقات روک دینے کا حکم دیا اور اس وقت تک کی کارروائی کو کالعدم قرار دے کر از سر نو اردو میں تحقیقات کرنے کا حکم صادر کیا ۔ سردار عبد القیوم نے بھی اپنے دور صدارت میں نفاذ اردو کے فیصلے پر سختی سے عمل درآمد کرانے کی کوشش کی ۔ غیر جریدہ ملازمین ، انجمن ترقی اردو اور عوام کی طرف سے بھی محاسبہ ہوتا رہا ۔

چنانچہ ان کی مزاحمت کمزور پڑتی گئی اور رفتہ رفتہ تمام دفتری کام اردو میں ہونے لگا ۔ البتہ وزارت امور کشمیر حکومت پاکستان کے ساتھ تمام تر مراسلت ابھی تک انگریزی میں ہو رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ وزارت کی دفتری زبان انگریزی ہے ۔ آزاد کشمیر کے اندر کی صورت حال یہ ہے کہ سوائے عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کے فیصلوں کے پورے کا پورا دفتری کام اردو میں ہو رہا ہے اور کسی قسم کی کوئی دشواری محسوس نہیں کی جا رہی ۔ عدالت عالیہ کے بعض جج صاحبان نے بھی اردو میں فیصلے لکھنے شروع کر دیے ہیں ۔

یہ درست ہے کہ ابتدا میں اصطلاحات کے سلسلے میں کچھ مشکل محسوس کی گئی ۔ بال پین سے خط و کتابت کا کام بھی صبر آزما تھا لیکن جب یہ مشکلات حل ہو گئیں تو دفتری کام سہولت کے ساتھ انجام پانے لگا ۔ زبان و بیان کی غلطیاں بھی ابتدا میں زیادہ ہوتی تھیں لیکن آہستہ آہستہ افسروں اور ماتحتوں سب نے دفتری اردو میں مہارت حاصل کر لی ۔ آزاد کشمیر میں اردو کی گرفت اب مضبوط ہے ۔ انگریزی کے طرفدار افسر صاحبان بھی اب اردو سے مانوس ہو گئے ہیں ۔

۳ - حکومت بلوچستان

یوں تو گذشتہ ایک صدی سے بلوچستان میں عدالتوں اور دفتروں کی ایک سطح تک اردو کا عمل دخل جاری ہے[1]، لیکن مئی ۱۹۷۲ء میں گورنر بلوچستان کے ایک حکم سے دفتری خط و کتابت اور دفتری کاروبار اردو میں کر دیا گیا۔ حکم کا متن حسب ذیل ہے:

"گورنر بلوچستان کے حکم کی رو سے آئندہ تمام دفتری خط و کتابت اور دفتری کاروبار اردو زبان میں ہوگا۔

یہ حکم ۸ مئی ۱۹۷۲ء سے نافذ العمل ہوگا۔ اس کا اطلاق مرکزی حکومت یا بین الصوبائی معاملات سے متعلق خط و کتابت پر نہ ہوگا۔

تمام سرکاری محکموں کے سربراہ اس بات کے ذمہ دار ہوں گے کہ وہ حسب ضرورت اردو ٹائپ رائیٹر حاصل کریں اور اپنے سٹینو گرافروں کو اردو شارٹ ہینڈ کی تربیت دینے کا ضروری انتظام کریں"

دستخط: محمد حیات اللہ خان سنبل

بتاریخ ۶ مئی ۱۹۷۲ء — سیکرٹری گورنر بلوچستان

بمراد تعمیل و کارروائی لازمہ بخدمت جناب چیف سیکرٹری حکومت بلوچستان مرسل ہوئے۔

محمد حیات اللہ خان سنبل

SGB-4-180/72 — سیکرٹری گورنر بلوچستان

بتاریخ ۶ مئی ۱۹۷۲ء[2]

---

۱ - تفصیلات کے لیے دیکھیے "بلوچستان میں نفاذ اردو" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر ص ۱ تا ۵۔

۲ - بحوالہ "بلوچستان میں نفاذ اردو" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر ص ۶۔ بلوچستان میں نفاذ اردو، "مقتدرہ قومی زبان" کا شائع کردہ پمفلٹ ہے۔ زیر نظر مضمون کے لیے اسی کتابچے پر انحصار کیا گیا ہے۔

چیف سیکرٹری جناب رفعت پاشا شیخ نے اسی روز نفاذ اردو کا حکم جاری کر دیا اور حسب ذیل عہدیداروں/محکموں کو اطلاع اور عملدرآمد کے لیے نقول ارسال کیں۔

۱ ۔ ممبر بورڈ آف ریونیو ۔

۲ ۔ کمشنر برائے منصوبہ بندی و ترقیاتی معاملات ۔

۳ ۔ معتمد ہائے تمام محکمہ جات ۔

۴ ۔ سربراہان محکمہ جات متعلقہ ۔

۵ ۔ کمشنر صاحبان کوئٹہ و قلات ۔

۶ ۔ ڈپٹی کمشنر و پولٹیکل ایجنٹ صاحبان ۔

۷ ۔ معتمد گورنر صاحب بلوچستان ۔

۸ ۔ معتمد وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے اطلاع یابی ۔

۹ ۔ وزیر اعلیٰ صاحب بلوچستان ۔

۱۰ ۔ ذاتی معتمد ہائے وزراء صاحبان بلوچستان ۔

مقتدرہ قومی زبان کی تحریک پر بلوچستان میں اردو کے نفاذ کے سلسلے میں اب خاص توجہ دی جا رہی ہے ۔ مارچ ۱۹۸۳ء میں محکمہ امور ملازمت ، عمومی انتظام و اطلاعات میں ایک اردو سیل قائم کیا گیا جس کے سربراہ ایک ڈپٹی سیکرٹری ہیں ۔ اور مذکورہ محکمے کے سیکرٹری سارے کام کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں ۔

دفتروں میں اردو کے نفاذ کے لیے چیف سیکرٹری بلوچستان کی سربراہی میں ایک کمیٹی (کلاں) بھی قائم کی گئی ہے ۔ جس کے اجلاسوں میں پیش رفت کا جائزہ لیا جاتا ہے ۔ اس کمیٹی کے ارکان حسب ذیل ہیں ۔

۱ ۔ اضافی معتمد اعلیٰ (محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات) حکومت بلوچستان کوئٹہ ۔

۲ ۔ رکن کبیر ، مجلس مال ، حکومت بلوچستان ، کوئٹہ ۔

۳ - معتمد محکمہ مالیات ، حکومت بلوچستان ، کوئٹہ -

۴ - معتمد محکمۂ بلدیات ، حکومت بلوچستان ، کوئٹہ -

۵ - معتمد محکمۂ امور ملازمت و عمومی انتظام ، حکومت بلوچستان ، کوئٹہ -

۶ - نائب معتمد (رابطہ) محکمۂ امور ملازمت ، عمومی انتظام و اطلاعات ، حکومت بلوچستان ، کوئٹہ -

۲۹ جولائی ۱۹۸۳ء کو گورنر بلوچستان کی خدمت میں ایک خلاصہ پیش کیا گیا - جس میں اس وقت تک کیے گئے انتظامات کی رپورٹ تھی - گورنر نے اس پر حسب ذیل ہدایات جاری کیں -

"ہمیں چاہیے کہ ٹائپنگ وغیرہ کی سکھلائی کے سلسلے میں ہم کام کو زیادہ مستعدی سے آگے بڑھانے کی کوشش کریں - میں چاہوں گا کہ دسمبر ۱۹۸۳ء تک ہم اردو کو دفتری زبان کی حیثیت سے متعارف کرا سکیں"

اردو ٹائپ کاری کا تربیتی مرکز ۱۹۸۰ء سے محکمۂ امور ملازمت و انتظام عمومی و اطلاعات کے زیر اہتمام کام کر رہا ہے - اس کے انچارج مرزا امانت علی بیگ ، انسٹرکٹر گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ ، ہیں ، مئی ۱۹۸۳ء سے نومبر ۱۹۸۴ء تک ۴۷ اہلکاروں نے اردو ٹائپ کی تربیت حاصل کی - ان کا تعلق مختلف محکموں سے ہے - تربیت کا یہ سلسلہ جاری ہے - تربیت یافتہ اہلکاروں کو پانچ سو روپے اعزازیہ دیا جاتا ہے - مرزا امانت علی بیگ کو اچھی کارکردگی کی بنا پر ایک ہزار روپے اعزازیہ دیا گیا -

اردو مختصر نویسی کی تربیت کا اہتمام بھی کیا گیا ہے - ٹیلیفون انڈسٹریز ہری پور ہزارہ کے تیار کردہ مستند کلیدی تختے والے اردو ٹائپ رائٹر بھی متعدد محکموں کو مہیا کیے گئے ہیں - ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے ایک جائزے[1] کے حوالے سے دفتروں میں اردو کے نفاذ کی صورت حال کا یوں ذکر کیا ہے :

---

۱ - سرکلر نمبر ایک میں او کیبنٹ ۴-۱۳۰/۸۴ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۴ء بحوالہ بلوچستان میں نفاذ اردو ص ۱۱ -

سب ڈویژن دفاتر اور ان سے نچلی سطح پر ۔

حکومت کا دفتری کاروبار .....۹۰ فیصد ۔

ضلعی سطح پر .....۷۰ فیصد ۔

ڈویژنل دفاتر (عدالتی سطح)......۵۰ فیصد

اس جائزے کے بعد محکمہ امور ملازمت و انتظام عمومی و اطلاعات (شعبہ کابینہ) نے ۱۷ مارچ ۱۹۸۴ء کو ایک سرکلر جاری کیا جس میں حسب ذیل ہدایت جاری کی گئیں ۔

''آپ سے گذارش ہے کہ منسلکہ مراسلہ کے پارہ اول میں درج تناسب برائے اردو خط و کتابت ، بمعاملہ سب ڈویژنل دفاتر ، ضلعی دفاتر ، ڈویژنل دفاتر کو نہ صرف قائم رکھا جائے بلکہ اس کو مزید بڑھانے اور اردو بطور دفتری زبان کے دائرہ کار کو دفاتر صدر شعبہ جات[1] ، نیم خود مختار ادارہ جات اور دفاتر سیکرٹریٹ تک بڑھانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے''

کمیٹی کلاں برائے ترویج اردو نے متعدد اقدامات کیے ہیں جن سے نفاذ اردو کے کام میں پیش رفت ہو رہی ہے ۔

---

۱ - مراد ہے سربراہان محکمہ جات ۔

۴ - وزارت اطلاعات و نشریات : اسلام آباد

یکم جون ۱۹۸۴ء کو وزارت اطلاعات و نشریات اور وزارت مذہبی امور کے سابق وفاق وزیر جناب راجہ ظفرالحق نے ایک تقریب[1] میں اپنی دونوں وزارتوں میں اردو کو اختیار کرنے کا اعلان کیا۔ وزارت اطلاعات و نشریات نے فوری طور پر محکمانہ فارموں کا ایک بڑا حصہ ترجمے کے لیے مقتدرہ قومی زبان کے سپرد کیا۔ مقتدرہ نے صرف تین دنوں میں ترجمے اور نظر ثانی کا کام مکمل کر کے وزارت کے حوالے کر دیا۔

وزارت مذہبی امور میں چند برس پہلے سے خاص حد تک دفتری کام اردو میں ہو رہا تھا البتہ نفاذ اردو کے ضمن میں وزارت اطلاعات و نشریات میں ابھی تک خاطر خواہ پیش رفت نہیں ہوئی - محدود اور جزوی سطح پر اردو کے استعمال کی ابتدا بہرحال ہو گئی ہے۔ اس سلسلے میں وزارت کو کچھ زیادہ سرگرمی دکھانے کی ضرورت ہے۔

وزارت اطلاعات و نشریات کے تحت اداروں میں شروع سے اردو کا بھر پور استعمال ہو رہا ہے۔ محکمہ فلم و مطبوعات اردو میں کتابچے اور بروشر وغیرہ شائع کرتا رہتا ہے۔ پاکستان نیشنل سینٹر کی تقریبات کی زبان اردو ہوتی ہے - دفتری کام بھی خاصی حد تک اردو میں ہوتا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلیویژن شروع سے قومی نشریاتی رابطے پر اکثر و بیشر قومی زبان ہی میں پروگرام پیش کرتے ہیں۔ انگریزی کے پروگراموں کو محدود وقت ملتا ہے۔ علاقائی پروگرام علاقائی زبانوں میں بھی ہوتے ہیں اور قومی زبان میں بھی۔

---

۱ - مقتدرہ قومی زبان کے کراچی سے اسلام آباد منتقلی کے بعد "اخبار اردو" کے اسلام آباد سے اجرا کے سلسلے میں یہ تقریب مقتدرہ کے زیر اہتمام منعقد ہوئی تھی۔

۵ - صیغہ ترجمہ : وزارت عدل و انصاف : اسلام آباد

وزارت قانون میں صیغہ تراجم ۱۹۶۴ء میں قائم کیا گیا ۔ اس وقت وفاق وزیر قانون شیخ خورشید احمد اور وفاق سیکرٹری قانون مولوی مشتاق حسین تھے ۔ صیغہ اس وقت تین مترجمین پر مشتمل تھا ۔ اب افسر قانون کے علاوہ پانچ سینئر مترجم اور دو جونیئر مترجم کام کر رہے ہیں ۔

۱۹۷۲ء کے عبوری آئین کے تحت اور ۱۹۷۳ء کے آئین کی رو سے یہ ضروری ہے کہ قومی اسمبلی میں جو مسودہ قانون پیش ہو وہ انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں پیش کیا جائے ۔ اردو متن صیغہ ترجمہ تیار کرتا ہے ۔ چنانچہ ۱۹۷۲ء کے بعد جتنے قوانین ، ایکٹ اور آرڈیننس نافذ ہوئے ہیں ان سب کے اردو تراجم موجود ہیں ۔ اگرچہ صیغہ ترجمہ ۱۹۶۴ء سے قوانین کے ترجمے میں مصروف ہے تاہم قواعد کار ۱۹۷۳ء کے تحت وفاق قوانین کا اردو ترجمہ اور اس کی اشاعت وزارت قانون کے فرائض میں شامل ہے ۔ انہی فرائض کی بجا آوری صیغہ ترجمہ کے سپرد ہے ۔

صیغہ ترجمہ : وزات عدل و انصاف کے اردو ترجمے تسلی بخش اور معیاری ہوتے ہیں ۔ جو صاحبان قانون کے انگریزی مسودے تیار کرتے ہیں وہی ان تراجم کی منظوری دیتے ہیں ۔ انھیں اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ قانون کا اصل مفہوم و مدعا کیا ہے ۔ صیغے میں ڈاکٹر تنزیل الرحمان کی قانونی لغت : (انگریزی اردو) ، شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی کی فرہنگ اصطلاحات و محاورات قانون ، مجلس زبان دفتری کی "دفتری اصطلاحات و محاورات" اور انگریزی اردو کی قدیم و جدید تمام لغات موجود ہیں اور ترجمے کے دوران میں ان سے استفادہ کیا جاتا ہے ۔

مجموعہ قوانین پاکستان (پاکستان کوڈ کے اردو ترجمے) کی پانچ چھ

جلدیں مکمل ہو گئی ہیں - پانچ چھ پر کام ہو رہا ہے[1] - اندازہ ہے کہ کل بیس جلدیں آئندہ چند برسوں میں مکمل ہو جائیں گی -

صیغہ ترجمہ کے جو تراجم شائع ہو چکے ہیں ان کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں درج کی گئی ہے -

---

۱ - یہ معلومات محمد معین الدین خان ، چودھری محمد انور اور نذیر علی بھٹی (صیغہ ترجمہ کے ابتدائی تین ارکان) سے ایک گفتگو میں حاصل کی گئیں -

٦ ۔ وزارت مذہبی امور : اسلام آباد

وزارت مذہبی امور ، اسلامی نظریاتی کونسل ، کی سفارش پر قائم ہوئی تھی ۔ اسلامی نظریاتی کونسل ، متروکہ وقف املاک بورڈ کی طرح اب وزارت مذہبی امور سے ملحق ہے ۔ وزارت مذہبی امور کے پانچ حسب ذیل شعبے ہیں :

١ ۔ شعبہ حج ۔

٢ ۔ شعبہ تحقیق و مراجع ۔

٣ ۔ شعبہ اوقاف ۔

٤ ۔ شعبہ اقلیات ۔

٥ ۔ شعبہ انتظامیہ ۔

اردو کی ترقی اور فروغ کے اعتبار سے پہلے دو شعبے زیادہ اہم ہیں ۔ شعبہ حج کی بنیادی ذمہ داری حج کے انتظامات اور حجاج کی دیکھ بھال ہے ۔ یہ شعبہ حجاج کرام کو سہولتیں بہم پہنچانے کے لیے ہر سال حج کانفرنس منعقد کرتا ہے جس میں ملک کے ہر حصے سے ایسے حضرات شرکت کرتے ہیں جنھوں نے حال ہی میں حج کیا ہو ۔ اس طرح قومی یکجہتی کے ساتھ ساتھ قومی زبان کو بھی فروغ حاصل ہوتا ہے ۔ شعبہ حج ، عازمین حج کی رہنمائی کے لیے کتابچے بھی شائع کرتا ہے (ایسے کتابچوں کی فہرست ضمیمہ نمبر ایک میں ملاحظہ کیجیے) ۔

شعبہ تحقیق و مراجع کے دو کام ہیں ۔ نفاذ اسلام کے لیے ضروری تحقیق کے ساتھ تجاویز اور منصوبے مرتب کرنا اور دوسرے اداروں کی تیار کردہ تجاویز کے عملی نفاذ کا جائزہ لینا[1] ۔ اس شعبے کے چار صیغے ہیں ۔ صیغہ قرآن ، صیغہ سیرت ، صیغہ فقہ و قانون اور صیغہ عمومی ۔

---

١ ۔ ماہنامہ ''فکرو نظر'' نفاذ شریعت نمبر ص ١٤٨ ۔

حج متن کے ساتھ قرآن حکیم کی طباعت کی نگرانی ، ملکی اور غیر ملکی زبانوں میں ترجمہ قرآن حکیم کی ترویج و تعلیم کے لیے تجاویز اور منصوبے مرتب کرنا ، اغلاط سے مبرا معیاری نسخہ قرآن حکیم کی اشاعت ، ہدیے کے طور پر تقسیم کے لیے قرآن حکیم کی طباعت و اشاعت اور تجوید و قرآت کی حوصلہ افزائی کے لیے اقدامات صیغہ قرآن کی ذمہ داری ہے ۔

صیغہ فقہ و قانون ، اسلامی نظریاتی کونسل ، وزارت قانون ، اسلامی لا کمیشن ، وفاق شرعی عدالت اور مجلس شوریٰ سے رابطہ رکھتا ہے اور اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو متعلقہ اداروں کی رائے زنی کے بعد خلاصے کی صورت میں کابینہ کے سامنے پیش کرتا ہے ۔

صیغہ سیرت کی حسب ذیل ذمہ داریاں ہیں :

۱ ۔ قومی سیرت کانفرنس کا انعقاد اور اس میں پڑھے گئے مقالات کی اشاعت ۔

۲ ۔ عالمی سیرت کانفرنس کی سفارشات پر عمل درآمد کے لیے اقدامات ۔

۳ ۔ سیرت طیبہ پر لکھنے والوں کی حوصلہ افضائی اور اس ضمن میں ذیل کے انعامی مقابلوں کا انعقاد :

(الف) عالمی مقابلہ کتب سیرت ۔
(ب) قومی مقابلہ کتب سیرت ۔
(ج) مقابلہ کتب سیرت برائے اطفال ۔

۴ ۔ سیرت طیبہ کی ترویج و اشاعت اور تعلیم و تدریس کے لیے منصوبے تیار کر کے ان پر عملدرآمد کرانا ۔

۵ ۔ سیرت طیبہ پر مطالعہ و تحقیق کے لیے ایک عالمی مرکز کے قیام کے سلسلے میں وزارت تعلیم کے ساتھ الحاق کرنا ۔

عالمی مقابلہ کتب سیرت دنیا کی بڑی بڑی زبانوں میں ہوتا ہے ۔ انعام کی رقم پانچ ہزار پونڈ ہے ۔ قومی مقابلہ کتب سیرت قومی اور

علاقائی زبانوں میں ہوتا ہے۔ اردو کے لیے پچیس ہزار روپے اور علاقائی زبانوں کے لیے دس دس ہزار روپے کے انعامات تقسیم ہوتے ہیں۔ مقابلہ کتب سیرت برائے اطفال صرف اردو میں ہوتا ہے اور اس کے لیے تین انعامات مقرر ہیں۔ پہلا انعام پچیس ہزار روپے، دوسرا پندرہ ہزار روپے اور تیسرا دس ہزار روپے۔ ۱۲ ربیع الاول کو ہر سال قومی سیرت کانفرنس منعقد ہوتی ہے۔ افتتاحی اجلاس میں صدر مملکت شریک ہوتے ہیں اور انعامات تقسیم کرتے ہیں۔ کانفرنس کے شرکا میں علما، مشائخ اور دانشور شامل ہوتے ہیں۔

وزارت مذہبی امور میں دفتری کام تین چار برس سے زیادہ تر اردو میں ہو رہا ہے۔ شعبہ تحقیق و مراجع کا تین چوتھائی سے زیادہ کام اردو میں سر انجام پاتا ہے۔ وزارت مذہبی امور اردو کی ترقی و ترویج میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

---

۷ - وزارت تعلیم

ذریعۂ تعلیم کے بارے میں ۱۹۷۹ء کی تعلیمی پالیسی سے اقتباس :

انگریزی ذریعۂ تعلیم سکولوں کا مسلسل وجود جو دور غلامی کی یادگار ہے فکری یکجہتی کے ارتقا کے اصول کی نفی کرتا ہے۔ یہ فکری یکجہتی مختلف تعلیمی سلسلوں کو باہم مربوط کر کے ایک ہی تعلیمی نظام استوار کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس لیے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ملک بھر کے انگریزی سکول، اردو کو بطور ذریعہ تعلیم اختیار کریں۔ کوئی منظور شدہ صوبائی زبان بھی اختیار کی جا سکتی ہے۔ انگلش میڈیم سکول کے نام کا خاتمہ کر دیا جائے گا[1]۔

"تمام سطحوں پر اردو کو ذریعۂ تعلیم بنانے کے سلسلے میں کوئی اختلاف نہیں ہے البتہ صوبائی زبانوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ پرائمری کی سطح پر بچے کی مادری زبان بہترین ذریعۂ تعلیم ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لیے موزوں طریق کار یہ ہو گا کہ اس سطح پر منظور شدہ صوبائی زبان یا قومی زبان کو ذریعۂ تعلیم بنایا جائے۔ بہر صورت مقصد یہ ہے کہ بالآخر قومی زبان ہی کو ذریعۂ تعلیم کے طور پر اختیار کیا جائے"۔

"ثانوی زبان کی حیثیت سے انگریزی کا مطالعہ ضروری ہے تا کہ جدید علوم سے رابطہ قائم رہے۔ سر دست سائنس اور پیشہ ورانہ میدان میں اردو میں لکھی گئی کتابوں کی خاصی کمی ہے۔ میڈیکل اور انجنیئرنگ کے طلبہ کے لیے فوری طور پر اردو کو ذریعۂ تعلیم بنا دینا

---

۱ - قومی تعلیمی پالیسی اور اس کے نفاذ کا پروگرام (انگریزی) ص ۵۹

ممکن نہیں ہے ۔ اردو میں ترجمہ کی گئی کتابوں کی کمی ایک مسئلہ بن جائے گا ۔ اس لیے مناسب یہ ہو گا کہ کالج کی سطح پر ذریعہ تعلیم کی تبدیلی پانچ سال میں مکمل ہو ۔ پیشہ ورانہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی سطح پر تبدیلی کا فیصلہ اس تجربے کی بنیاد پر ہونا چاہیے ۔ خصوصاً قومی زبان میں لکھی گئی کتابوں کے پیش نظر" ۔

"انگریزی سکولوں میں اردو یا منظور شدہ صوبائی زبان کو فوری طور پر ذریعہ تعلیم بنانے سے ان طلبہ کے لیے سخت مشکلات پیدا ہو جائیں گی جو انگریزی میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں ۔ جن طلبہ نے پرائمری تک انگریزی میں تعلیم حاصل کی ہے ان کے لیے اردو یا کسی صوبائی زبان میں چلنا آسان نہیں ہوگا" ۔

یہ اقتباسات قومی تعلیمی پالیسی کے صفحہ نمبر ساٹھ سے لیے گئے ہیں ۔ ان تبصروں کے بعد ذریعہ تعلیم کی تبدیلی کے لیے جو پروگرام وضع کیا گیا وہ حسب ذیل ہے :

(الف) اپریل ۱۹۷۹ء سے تمام طلبہ جو انگریزی سکولوں میں پہلی جماعت میں داخل ہوں گے وہ اردو یا منظور شدہ صوبائی زبان میں تعلیم حاصل کریں گے ۔ ہر سال اگلے درجے سے ذریعہ تعلیم کی حیثیت سے انگریزی ختم ہوتی جائے گی ۔

(ب) پرائمری کی سطح پر ذریعہ تعلیم اردو ہو یا منظور شدہ صوبائی زبان اس کا فیصلہ متعلقہ صوبائی حکومت کرے گی ۔

(ج) جہاں تعلیمی اداروں میں ذریعہ تعلیم صوبائی زبان ہو گی وہاں تیسری جماعت سے اردو کی تدریس لازمی ہو گی ۔

(د) تمام سکولوں میں چوتھی جماعت سے انگریزی بطور ثانوی لازمی زبان کے پڑھائی جائے گی ۔

(ہ) کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر بتدریج اردو کو متبادل ذریعہ تعلیم کی حیثیت حاصل ہو گی ۔ ذریعہ تعلیم کے طور پر انگریزی کی جگہ اردو کا مکمل نفاذ ۵ سے ۷ برس میں مرحلہ وار ہو گا ۔

(و) پیشہ ورانہ اور یونیورسٹی کی تعلیمی سطح پر ، بطور ذریعۂ تعلیم ، قومی زبان کا نفاذ مختصر ہو گا ان تیاریوں پر جو اس سلسلے میں اس دوران کی جائے گی -

(ز) انگریزی سکولوں میں جو تدریسی عملہ ہے اسے اردو یا منظور شدہ صوبائی زبان میں پڑھانے کی اجازت دی جائے گی -

(ح) انگریزی سکولوں میں انگریزی مضمون کے ما سوا دوسرے مضامین کے لیے انگریزی میں لکھی ہوئی کتابوں کو اردو یا منظور شدہ صوبائی زبان میں لکھی ہوئی کتابوں سے بدل دیا جائے گا -

(ط) پورے ملک میں کوئی بھی نیا انگریزی سکول قائم نہیں ہو گا -

(ی) اصطلاحات میں معیار بندی کا کام ترجیحی بنیادوں پر سرانجام دیا جائے گا -

(ک) سائنسی ، پیشہ ورانہ اور تیکنیکی مضامین کے سلسلے میں اردو میں کتابیں لکھنے کی حوصلہ افزائی کی جائے گی - خاص نوعیت کی منتخب کتابوں کا پیشہ ورانہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کے لیے اردو میں ترجمہ کیا جائے گا -

(ل) جن سکولوں میں قومی زبان ذریعۂ تعلیم ہے وہاں تیسری جماعت سے کسی علاقائی زبان کی تدریس شروع کی جائے گی -

ذریعۂ تعلیم کی بحث ''مسائل'' کے عنوان پر ختم ہوتی ہے - اس عنوان کے تحت وضاحت کی گئی ہے کہ ذریعۂ تعلیم کا مسئلہ علاقائی حسیات سے وابستہ ہے - علاوہ ازیں اساتذہ کی تربیت ، نصابی کتب کی تیاری اور دوسرے تعلیمی مواد کی فراہمی پر خاصا وقت صرف ہو گا - ذریعۂ تعلیم کی کامیاب تبدیلی اس کے بعد ہی ممکن ہو گی - لہذا ان پیچیدگیوں کے پیش نظر ذریعۂ تعلیم کی تبدیلی کے مسئلے پر غیر جذباتی انداز سے غور کرنا ہوگا -

یہ ہے وزارت تعلیم کی قومی تعلیمی پالیسی اور اس کے نفاذ کا پروگرام - بعد میں ایک حکم کے ذریعے ان انگریزی سکولوں کو اردو ذریعہ تعلیم اختیار کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا گیا جن کا الحاق بیرونی یونیورسٹیوں کے ساتھ ہے - یہ اقدام پالیسی بیان کے خلاف پڑتا ہے - جو فکری یکجہتی مقصود ہے یہ اقدام اس کی نفی کرتا ہے - انگریزی سکول کیمبرج یونیورسٹی سے الحاق کر رہے ہیں اور کیمبرج یونیورسٹی بذریعہ تار الحاق منظور کر رہی ہے - قومی تعلیمی پالیسی جو سوچ سمجھکر اور قومی یکجہتی کے پیش نظر تیار کی گئی بااثر طبقے نے ایک استثنیٰ کے ذریعے اسے بے اثر بنا دیا ہے -

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں انگریزی کی جگہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے لیے ۵ سے ۷ برس کا عرصہ رکھا گیا ہے - یہ عرصہ گزر چکا ہے - جہاں تک سائنس کی نصابی کتب کا تعلق ہے وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج نے ایم ایس سی تک یہ کتب تیار کر دی ہیں اور سائنس کالج میں عملاً جملہ سائنسی مضامین اردو میں پڑھائے جا رہے ہیں - اس کے علاوہ بھی سائنس کی درسی کتب خاصی تعداد میں موجود ہیں -

پیشہ‌ورانہ تعلیمی اداروں خصوصاً میڈیکل کالجوں کے لیے اردو نصابی کتب کی تیاری کا کام مضبوط بنیادوں پر شروع کرنے کی ضرورت ہے -

اصطلاحات کی معیار بندی کے لیے وزارت تعلیم نے ماہرین کی ایک مجلس تشکیل دی تھی جس نے مئی ۱۹۸۰ء میں "سائنسی و تکنیکی اصطلاحات" کا نظر ثانی شدہ مسودہ تیار کر دیا - جون ۱۹۸۳ء میں اسے ایک نظر پھر دیکھا گیا - اور ابتدائی تسویدی اشاعت (Draft Edition) کے لیے مقتدرہ قومی زبان کے حوالے کیا گیا - تمام نصابی کتب میں ان اصطلاحات کا استعمال مطلوب ہے - مقتدرہ نے یہ کتاب شائع کر دی ہے -

۸ - کابینہ ڈویژن : حکومت پاکستان

آئین پاکستان کی رو سے پندرہ برس کے اندر دفتری اور دوسرے مقاصد کے لیے، قومی زبان اردو کے، استعمال کی خاطر انتظامات ضروری ہیں - یہ انتظامات کابینہ ڈویژن کی ذمہ داری ہے - اس سلسلے میں ایک اہم قدم ۱۹۷۹ء میں اٹھایا گیا - یہ اقدام مقتدرہ قومی زبان کا قیام تھا - مقتدرہ کا قیام کابینہ کی ایک قرارداد کے تحت عمل میں آیا -

کابینہ ڈویژن نے اس سلسلے میں جو دوسرے اقدامات کیے ہیں ان میں وفاقی وزارتوں/ڈویژنوں کے افسروں کی دفتری اردو کی تربیت کا اہتمام ہے - یہ افسران عملہ ڈویژن (Establishment Division) کے ماتحت ہیں - چنانچہ اسی ڈویژن کے ذریعے وفاقی افسروں کی تربیت کے لیے نامزدگی ہوتی ہے - کابینہ ڈویژن اور عملہ ڈویژن کے علاوہ اس تربیت میں علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی بھی شریک ہے - امتحان لینا اس کی ذمہ داری ہے - نصاب سازی کے مرحلے پر مقتدرہ کو بھی شریک کیا گیا - فروری ۱۹۸۵ء تک اٹھارہ سو وفاقی افسران دفتری اردو کا کورس مکمل کر چکے تھے -

وفاقی ملازمین کی اردو ٹائپ کاری اور زود نویسی کی تربیت کا بھی کابینہ ڈویژن نے انتظام کیا ہے - ابتدا میں ۹ تربیتی مراکز قائم کیے گئے - اور چھ ماہ کے کورس میں ۲۰۰ اہلکاروں نے تربیت مکمل کی - اب اس تربیتی نظام کو وسعت دی جا رہی ہے -

کابینہ ڈویژن نے فروری ۱۹۸۵ء میں دفتری زبان کے طور پر نفاذ اردو کے لیے ابتدائی ہدایات جاری کیں - یہ ہدایات مرکزی وزارتوں کے علاوہ صوبائی حکومتوں کو بھی جاری کی گئیں - ذیل میں ان ہدایات کا متن درج کیا جاتا ہے -

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حکومت پاکستان

کابینہ سیکرٹریٹ ، کابینہ ڈویژن

حوالہ نمبر ۸۵/۲/۱۰ - این ایل اے   راولپنڈی ۲۶ فروری ۱۹۸۵ء

اضافی معتمد : فون ۶۳۲۱۹

موضوع :- نفاذ اردو بطور دفتری زبان

مکرمی ، السلام علیکم

صدارتی ہدایت نمبر ۱۹۸۴/۲۲۸ء بہ موضوع بالا کے حوالے سے میں آپ کی توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ مختلف وزارتوں/ڈویژنوں کے تقریباً اٹھارہ سو افسروں نے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی وساطت سے دفتری اردو کورس مکمل کر لیا ہے - نیز اردو مختصر نویسی/ٹائپنگ میں تربیت کا پہلا کورس اپریل کے آخر میں ختم ہو رہا ہے اب اس بات کی ضرورت ہے کہ تربیت یافتہ افراد نے جو اہلیت اور فنی مہارت حاصل کی ہے وہ نہ صرف برقرار رکھیں بلکہ اس میں اضافہ کریں - اس مقصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل ہدایات برائے تعمیل آپ کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہیں :

۱ - ضروری ہے کہ افسران اپنے دفتری کام کا کچھ حصہ اردو میں سرانجام دیں تا کہ اردو میں تربیت یافتہ ٹائپ کار اور سٹینوگرافر مشق جاری رکھ سکیں - اور تربیت کے ثمرات ضائع نہ ہوں - توقع ہے کہ ہر افسر اس سلسلے میں اپنی صوابدید پر اردو میں دائرہ کار کا تعین کرے گا اور بتدریج اسے وسعت دے گا -

۲ - فائلوں پر جہاں تک ممکن ہو ، مختصر کیفیت نگاری (نوٹنگ) اردو میں کی جائے -

۳ - سکیل (۱ - ۴) کے سرکاری ملازمین مثلاً خاکروب ، فراش ، نائب قاصد ، قاصد ، جمعدار ، ڈرائیور وغیرہ کے ساتھ تمام مراسلت اردو میں کی جائے -

۴ - اردو میں موصول ہونے والے خطوط اردو میں ڈائری کیے جائیں اور ان کا جواب بھی اردو میں دیا جائے - جہاں تک ممکن ہو عوام کے ساتھ خط و کتابت اردو میں کی جائے -

۵ - دفاتر کے لیے داخلی ہدایات/حکم نامے اردو میں جاری کیے جائیں - نیز اندرونی اجلاسوں میں کارروائی اردو میں کی جائے -

۶ - تازہ رسیدوں پر مختصر احکامات مثلاً ''اسے فوری پیش کیجیے'' ''متعلقہ ریکارڈ کے ساتھ پیش کریں'' وغیرہ اور دستخط اردو میں کیے جائیں -

۷ - مختصر مراسلات یاددہانی ، جہاں تک ممکن ہو ، اردو میں جاری کیے جائیں -

۸ - دفاتر/ملازموں کے ناموں کی تختیاں اردو میں لکھوائی جائیں -

۹ - جنرل سیکشن کا تمام کام اردو میں کیا جائے اور اس سیکشن سے مختلف اشیا مثلاً سٹیشنری وغیرہ کی طلب اردو میں کی جائے -

۱۰ - چھٹی کی درخواست اردو میں تحریر کی جائے -

۱۱ - آئندہ بھرتی کیے جانے والے کم از کم ایک تہائی مختصر نویس/ٹائپ کار اردو اور انگریزی دونوں میں استعداد رکھتے ہوں -

۱۲ - آئندہ خریدی جانے والی ٹائپ مشینوں میں سے ہر دفتر اپنی ضرورت کے مطابق اردو ٹائپ مشینیں خرید کرے -

۱۳ - دفاتر میں استعمال ہونے والی سٹیشنری کا مطلوبہ حصہ اردو میں چھاپا جائے -

۲ - اردو کے بطور دفتری زبان نفاذ کے سلسلے میں یہ چند ابتدائی اقدامات ہیں - جیسے جیسے تربیت یافتہ افراد کی تعداد بڑھتی جائے گی اردو میں کام کی مقدار کے تناسب میں بتدریج اضافہ کیا جائے گا - بعض دفاتر میں ان ہدایات سے قبل ہی اردو کا کافی وسیع استعمال کیا جا رہا ہے اسے برقرار رکھا جائے - اور جہاں تک ممکن ہو اس میں اضافہ کیا جائے - مندرجہ بالا ہدایات پر عمل درآمد کی رپورٹ تین ماہ کے اندر ارسال فرمائیں -

والسلام
آپ کا مخلص
(خالد عمر فاروقی)
اضافی معتمد

جملہ معتمدین/اضافی معتمدین انچارج
شریک معتمدین انچارج
وفاقی وزارت/ڈویژن
اسلام آباد/راولپنڈی

نقل برائے اطلاع اور ضروری کارروائی

۱ - جملہ صوبائی چیف معتمدین
۲ - پرنسپل انفارمیشن آفیسر وزارت اطلاعات ، اسلام آباد

(خالد عمر فاروقی)

نقل برائے اطلاع

۱ - سی او ایس ، برائے صدر پاکستان ، راولپنڈی
۲ چیئرمین مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد

یہ ہدایات بظاہر کچھ زیادہ ہی ابتدائی نوعیت کی ہیں - دفاتر میں اردو کا مکمل نفاذ بے شک ایک بڑی تبدیلی ہے اور اس کے لیے مکمل تیاری کی ضرورت ہے لیکن چونکہ ۱۹۸۸ء تک دفاتر میں اردو کا استعمال ملکی آئین کا تقاضا ہے اس لیے بتدریج پیش رفت اس آئینی تقاضے کے پیش نظر ہونی چاہیے -

———

ضمیمہ نمبر ۱

مطبوعات کی فہرستیں

صفحہ

صفحہ

۱ - انجمن ترقی اردو پاکستان

بابائے اردو روڈ - کراچی - ۱

لغات

۱ - سٹینڈرڈ انگریزی اردو ڈکشنری : از مولوی عبدالحق -

۲ - پاکٹ انگریزی اردو ڈکشنری : از مولوی عبدالحق -

۳ - لغت کبیر اردو (اردو سے اردو) جلد اول (الف ممدودہ) : از مولوی عبدالحق -

۴ - لغت کبیر اردو جلد دوم (الف مقصورہ) : از مولوی عبدالحق -

۵ - انجمن کی اردو انگلش ڈکشنری :

۶ - اشتقاقی لغت (اردو) از سہیل بخاری -

۷ - سٹوڈنٹس اردو انگریزی ڈکشنری :

۸ - پاپولر انگریزی اردو ڈکشنری :

کتب حوالہ

۱ - قاموس الکتب (تین جلدیں) :

۲ - ماخذ شعرا و مشاہیر (تین جلدیں) : مرتبہ سید سرفراز علی رضوی -

۳ - شاہان اودھ کے کتب خانے : مترجمہ و مرتبہ محمد اکرم چغتائی -

۴ - مخطوطات کتب خانہ انجمن ترقی اردو (اردو) سات جلدیں : مرتبہ افسر صدیقی -

۵ - اشاریہ اردو : (رسالہ اردو ۱۹۲۲ء سے ۱۹۶۲ء تک چھپے ہوئے مضامین کا اشاریہ) ، مرتبہ سید سرفراز علی رضوی ، ابوسلمان شاہجہان پوری -

۶ - مخطوطات انجمن ترقی (فارسی ، عربی) : مرتبہ سید سرفراز علی رضوی -

۷ - تقویم سن ہجری و عیسوی : مرتبہ ابوالنصر خالدی -

تحقیق و تنقید

۱ - نصرتی ، ملک الشعرائے بیجا پور : مرتبہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۲ - مرحوم دہلی کالج : مرتبہ ڈاکٹر مولوی عبدلحق -

۳ - مقالات گارساں دتاسی (دو جلدیں) : از گارساں دتاسی -

۴ - خطبات گارساں دتاسی (دو جلدیں) : از گارساں دتاسی -

۵ - اردو تھیٹر (چار جلدیں) : مرتبہ ڈاکٹر عبدالعلیم نامی -

۶ - اقبال : "اردو خاص نمبر ۱۹۰۸ء مع اضافہ -

۷ - تنقیدی اصول و نظریے : مرتبہ حامد اللہ افسر میرٹھی -

۸ - عبدالغفور خان نساخ : از ڈاکٹر صدرالحق -

۹ - نیا ادب : از کرشن پرشاد کول -

۱۰ - اختر شیرانی : از ڈاکٹر یونس حسنی -

۱۱ - اردو کی نشو و نما میں صوفیائے کرام کا کام : مرتبہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۱۲ - سلہٹ میں اردو : از محمد عبدالجلیل بسمل -

۱۳ - ظفر علی خان بحیثیت شاعر : از ڈاکٹر نظیر حسنین زیدی -

۱۴ - اردو تنقید کا ارتقا : از ڈاکٹر عبادت بریلوی -

۱۵ - محمد تقی میر : از ڈاکٹر جمیل جالبی -

۱۶ - دیوان شاہ تراب : مرتبہ ڈاکٹر سلطانہ بخش -

۱۷ - اردو فکشن : از اختر انصاری -

۱۸ - جمالیات اور اردو ادب : مرتبہ ڈاکٹر ریاض الحسن -

۱۹ - سنگھاسن بتیسی : مرتبہ افسر صدیقی -

۲۰ - رسالہ شگن (لولوئے از غیب) : مرتبہ ڈاکٹر محمد ایوب قادری -

۲۱ - مفکرین اسلام : از عبیداللہ قدسی -

۲۲ - اردو ادب کی تحریکیں : از ڈاکٹر انور سدید -

فارسی ادب

۱ - مرزا غازی بیگ ترخان اور اس کی بزم ادب : مرتبہ سید حسام الدین راشدی -

۲ - ہفت مقالہ ، فارسی زبان و ادب کے متعلق سہ ماہی ''اردو'' کے مضامین کا انتخاب : مرتبہ سید حسام الدین راشدی -

۳ - شام غریباں تذکرہ شعرائے فارسی : از لچھمی نرائن شفیق ، مرتبہ اکبرالدین صدیقی -

۴ - تذکرہ ہمیشہ بہار (شعرائے فارسی کا تذکرہ) : از کشن چند اخلاص ، مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی -

قدیم اردو

۱ - مثنوی گلشن عشق : از ملا نصرتی ، مرتبہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۲ - مثنوی قطب مشتری : از ملا وجہی ، مرتبہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۳ - دیوان حسن شوقی : مرتبہ ڈاکٹر جمیل جالبی -

۴ - مثنوی قدم راؤ پدم راؤ : از نظامی دکنی ، مرتبہ ڈاکٹر جمیل جالبی -

۵ - کہانی رانی کیتکی اور کنور اودے بھان کی : از انشاء اللہ خان ، مقدمہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق ، نظرثانی ، امتیاز علی عرشی -

۶ - نوسر ہار : از اشرف بیابانی ، مرتبہ افسر صدیقی -

۷ - بیاض مراثی (دکنی مرثیوں کا مجموعہ) : مرتبہ افسر صدیقی -

۸ - دیوان شاہ قاسم اورنگ آبادی : مرتبہ سخاوت مرزا -

۹ - کلیات ولی : مرتبہ ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی -

۱۰ - جنگ نامہ آصف الدولہ نواب رام پور : مرتبہ محمد ایوب قادری -

۱۱ - مثنوی نل دمن : مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ -

۱۲ - مثنوی عاقبت بخیر : مرتبہ افسر صدیقی -

۱۳ - سب رس : از ملا وجہی ، مرتبہ مولوی عبدالحق -

تذکرے

۱ - گلشن ہمیشہ بہار : از نصر اللہ خان خویشگی ، مرتبہ ڈاکٹر اسلم فرخی -

۲ - تذکرہ آزردہ : از مولوی صدر الدین آزردہ ، مرتبہ ڈاکٹر مختار الدین احمد -

۳ - قطعہ منتخب : از عبدالغفار نساخ ، مرتبہ ڈاکٹر انصار اللہ نظر -

۴ - عروس الاذکار : از نقش حیدر آبادی ، مرتبہ افسر صدیقی -

۵ - نکات الشعرا : از میر تقی میر، مقدمہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۶ - تذکرہ امیر حسن : مرتبہ حبیب الرحمان خان شیروانی -

۷ - تذکرہ ہندی : مقدمہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۸ تذکرہ ریاض الفصحا : از مصحفی ، مقدمہ ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۹ - تذکرہ حدیقتہ المرام (تذکرہ علمائے مدراس) : از مولوی محمد مہدی واصف مدراسی ، ترجمہ سخاوت مرزا -

ادبیات

۱ - خیالات عزیز : از مولوی عزیز مرزا -

۲ - مضامین سلیم : جلد اول . ادبی مضامین از وحید الدین سلیم ، جلد دوم ، تاریخی و سوانحی مضامین از وحید الدین سلیم ، جلد سوم ، انشائیے از وحید الدین سلیم -

۳ - ننھے منھوں کے لیے ننھی منھی نظمیں : از خاطر غزنوی -

۴ - مضامین وصی احمد بلگرامی :
۵ - مقامات ناصری (مضامین میر ناصر علی) : مرتبہ انصار ناصری -
۶ - طنزیات و مقالات از سید محفوظ علی بدایونی ، مرتبہ محی الدین بدایونی -
۷ - افکار حالی : از ڈاکٹر مولوی عبدالحق -
۸ - مضامین اختر جونا گڑھی :
۹ - اقوال و امثال : مرتبہ یوسف بخاری دہلوی -
۱۰ - جگر - حالات و افکار : مرتبہ احمد رفاعی -
۱۱ - تحریک آزادی میں اردو کا حصہ : مرتبہ ڈاکٹر معین الدین عقیل -
۱۲ - انتخاب جدید حصہ دوم : مرتبہ ڈاکٹر وزیر آغا -
۱۳ - اقبال : از احمد دین ، مرتبہ مشفق خواجہ -
۱۴ - مضامین پریم چند : مرتبہ عتیق احمد -
۱۵ - مکاتیب عبدالحق بنام مولانا محوی : مرتبہ مولانا عبدالقوی دسنوی -
۱۶ - نصاب اردو حصہ نثر :
۱۷ - نصاب اردو حصہ نظم :
۱۸ - مضامین وصی احمد بلگرامی :

لسانیات ، قواعد اور اردو تحریک

۱ - داستان زبان اردو : از ڈاکٹر شوکت سبزواری -
۲ - تلخیص معالی : از کاب حسین نادر ، مرتبہ محمد انصار اللہ نظر -
۳ - اردو کی فضیلت : از ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

عالمی ادب

۱ - فن شاعری : از ارسطو ، ترجمہ پرفیسر عزیز احمد -

۲ - کند مالا : از دن نکا اچاریہ ، ترجمہ صمدانی نقوی -

۳ - داس کپیٹال : از کارل مارکس ، ترجمہ سید محمد تقی -

۴ - رومیو جولیٹ : از شیکسپیئر ، ترجمہ پروفیسر عزیز احمد -

۵ - فاؤسٹ : از گوئٹے ، ترجمہ پروفیسر عبدالقیوم باقی -

۶ - شمسون مبارز : از جان ملٹن ، ترجمہ پروفیسر مجنوں گورکھپوری -

۷ - افکار عالیہ : ترجمہ ڈاکٹر خان رشید -

۸ - جمالیات : از کروچے -

۹ - انطونی کلوپطرہ : ترجمہ شان الحق حقی -

تاریخ

۱ - ہندوستان پس منظر و پیش منظر : از سید محمد تقی -

۲ - جغرافیہ قرآن : از مفتی انتظام اللہ شہابی -

۳ - تاریخ پنجاہ سالہ انجمن ترقی اردو : از سید ہاشمی فرید آبادی -

۴ - سلطنت عثمانیہ کی انقلابی تحریکیں : از مزمل یاسین -

۵ - تاریخ مشاہیر یونان و روما (دو جلدیں) : ترجمہ ہاشمی فرید آبادی -

علاقائی ادب

۱ - پشتو شاعری : مرتبہ فارغ بخاری و رضا ہمدانی -

۲ - پنجابی کے پانچ قدیم شاعر : از شفیع عقیل -

۳ - موج موج مہران (جدید سندھی شعرا کا منتخب کلام) : منظوم اردو ترجمہ الیاس عشقی ، مرتبہ مراد علی مرزا -

۴ - حالات و افکار : مرزا قلیچ بیگ -

فلسفہ و تصوف

۱ - زرد جواہر : از حضرت عبداللہ ابوبکر العیدروس ، ترجمہ معشوق حسین خان سلطانی -

۲ - تہافتہ الفلاسفہ : ترجمہ ابوالقاسم محمد انصاری -

داستانیں اور کہانیاں

۱ - اردو کی منظوم داستانیں : از ڈاکٹر فرمان فتحپوری -

۲ - چینی کہانیاں : ترجمہ شفیع عقیل -

۳ - جاپانی کہانیاں : ترجمہ شفیع عقیل -

اصطلاحات علمیہ

۱ - فرہنگ اصطلاحات بینکاری :

۲ - فرہنگ اصطلاحات فلکیات :

۳ - فرہنگ اصطلاحات کیمیا :

۴ - فرہنگ اصطلاحات جغرافیہ :

۵ - اصطلاحات پیشہ وراں (پانچ جلدیں) : مرتبہ مولوی ظفرالرحمان دہلوی -

۶ - مصطلحات علوم و فنون اسلامیہ : مرتبہ محی الدین اجمیری -

سائنس

۱ - اردو بحیثیت ذریعہ تعلیم سائنس : از ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۲ - جراثیمیات : از محمد احمد جامی -

۳ - سیر افلاک : از مرزا محمد رشید -

۴ - مہ وانجم : از مارٹن ڈیوڈ سن ، ترجمہ ثناء الحق صدیقی -

۵ - جدید معلومات سائنس : از میجر آفتاب حسن -

۶ - اضافیت : از ڈاکٹر رضی الدین صدیقی -

۷ - قوائے طبیعیہ : از ڈاکٹر صادق حسین -

۸ - حیوانیات : از پروفیسر محشر عابدی -

غالبیات

۱ - فلسفہ کلام غالب : از ڈاکٹر شوکت سبزواری -

۲ - ہنگامہ دل آشوب : مرتبہ سید قدرت نقوی -

۳ - مہر نیم روز : از غالب ، ترجمہ سید عبدالرشید فاضل -

۴ - گل رعنا مع آتشی نامہ غالب : مرتبہ سید قدرت نقوی -

۵ - غالب نام آور : سہ ماہی اردو میں غالب سے متعلق شائع شدہ مضامین کا انتخاب -

ذخیرے میں موجود نہیں :

۱ - انتخاب جدید (شعرائے عصر کے کلام کا مجموعہ) : از عزیز احمد و آل احمد سرور -

۲ - مضامین پریم چند : مرتبہ عتیق احمد -

۳ - اشاریہ اردو ۱۹۲۲ء سے ۱۹۶۲ء تک : مرتبہ سید سرفراز علی رضوی و ابوسلمان شاہجہان پوری -

۴ - تذکرہ مدائح الشعرا : از نواب عنایت حسین مہجور ، مرتبہ افسر صدیقی -

۵ - عروس الاذکار : از نقش حیدر آبادی -

۶ - حقیقی کہانیاں : از شفیع عقیل -

۷ - خیالی کہانیاں : از شفیع عقیل -

۸ - خطبات عبدالحق (دو حصے) : مرتبہ عبادت بریلوی -

۹ - قدیم اردو : از ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۱۰ - سید احمد خان ، حیات و افکار : از ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۱۱ - اردو زبان میں علمی اصطلاحات کا مسئلہ : از ڈاکٹر مولوی عبدالحق -

۱۲ - سر شار کی ناول نگاری : ڈاکٹر لطیف حسین ادیب -

۱۳ - اردو کا قاعدہ : انجمن ترقی اردو -

* یہ کتب [illegible]

۱۴ - محمد حسین آزاد : از ڈاکٹر محمد اسلم فرخی -

۱۵ - چین و عرب کے تعلقات : از بدر الدین چینی -

۱۶ - اردو کی نثری داستانیں : از ڈاکٹر گیان چند -

۱۷ - مقالات حالی : از خواجہ الطاف حسین حالی -

۱۸ - تلخیص اردو (سہ ماہی اردو سے منتخب مقالات) : مرتبہ ہاشمی فرید آبادی -

۱۹ - تاریخ پاک و بھارت : مرتبہ ہاشمی فرید آبادی -

۲۰ - تاریخ ملت عربی : از فلپ حتی ، ترجمہ ہاشمی فرید آبادی -

۲۱ - روایت کی اہمیت : از ڈاکٹر عبادت بریلوی -

۲۲ - جیتا جاگتا : از ابن طفیل ، ترجمہ سید محمد یوسف -

۲۳ - نباتی دباغت : از سید علی امداد -

۲۴ - ابتدائی جراثیمیات : از محمد احمد جامی -

۲۵ - سعادت یار خان رنگین : از ڈاکٹر صابر علی خان -

۲۶ - کاروان صحافت : از ڈاکٹر عبدالسلام خورشید -

۲۷ - مضامین محفوظ علی : مرتبہ انجمن -

۲۸ - مثنوی من لگن : از قاضی محمود بحری ، مرتبہ سخاوت مرزا -

۲۹ - جلال لکھنوی : از ڈاکٹر محمد حسن -

۳۰ - غالب ایک مطالعہ : از پروفیسر ممتاز حسین -

۳۱ - جمال یار : از محمد جمال الدین نوری -

۳۲ - مشاہدات کابل و یاغستان : از مولوی محمد علی قصوری -

۳۳ - مرزا غازی بیگ ترکانہ اور اس کی بزم ادب : از حسام الدین راشدی -

۳۴ - وضع اصطلاحات : از مولوی وحید الدین سلیم -

۳۵ - جنوبی یورپ پر عربوں کے حملے : از امیر شکیب ارسلان ، ترجمہ نجم الدین احمد -

۳۶ - غالب فکر و فن : از شوکت سبزواری -

۳۷ - سودا : از شیخ چاند -

۳۸ - ابیات سلطان باہو : ترجمہ عبدالماجد بھٹی - عبدالمجید

۳۹ - طبیعیات کی داستان : مرتبہ محمد نصیر احمد عثمانی

۴۰ - فلسفہ نفس : از ضامن نقوی -

۲ - ترقی اردو بورڈ/اردو ڈکشنری بورڈ

ایس ٹی ۱۸ - اے ، گلشن اقبال بلاک نمبر ۵ - آف یونیورسٹی روڈ - کراچی

۱ - اردو لغت (چھ جلدیں) : (لغت کی طباعت سے قبل شائع ہونے والی کتب) -

۱ - خاور نامہ : مرتبہ شیخ چاند -

۲ - مراۃ العروس : دیباچہ بیگم شائستہ اکرام اللہ -

۳ - باغ و بہار : مقدمہ پروفیسر ممتاز حسین -

۴ - اردو کی پہلی تا پانچویں کتاب : مولفہ محمد حسین آزاد -

۵ - مقالات اختر : از قاضی اختر میاں جونا گڑھی -

۶ - جذبات نادر مع مثنوی لالہ رخ : مقدمہ ممتاز حسین -

۷ - مرقع شعرا :

۸ - مثنوی میر بخط میر :

۹ - اذان کاڈر : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۰ - بات کا سچا : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۱ - بالو شاہی : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۲ - زردہ : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۳ - قاضی جی پکڑے گئے : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۴ - قلاقند : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۵ - قلعے کا انصاف : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۶ - کھجور : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -

۱۷ - گڑنبہ : از سید ابو تمیمی فرید آبادی (بچوں کی کہانی) -
۱۸ - پھول : از غلام عباس (بچوں کے لیے) -
۱۹ - ترکی اردو لغت : از محمد صابر -
۲۰ - منتخب الحکایات : از ڈپٹی نذیر احمد -
۲۱ - منازل السائرہ : از علامہ راشد الخیری -
۲۲ - رسوم دہلی : از سید احمد دہلوی -

۳ ۔ مجلس ترقی ادب

۲ کلب روڈ ۔ لاہور

کلاسیکی کتابیں

مقالات

مقالات سر سید : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی۔

۱ ۔ حصہ اول : مذہبی و اسلامی مضامین ۔

۲ ۔ حصہ دوم : تفسیری مضامین ۔

۳ ۔ حصہ سوم : فلسفیانہ مضامین ۔

۴ ۔ حصہ چہارم : علمی و تحقیقی مضامین ۔

۵ ۔ حصہ ششم : تاریخی مضامین ۔

۶ ۔ حصہ ہفتم : مضامین متعلق سوانحی و سیر ، مضامین ادبی اور مضامین تنقید و تبصرہ ۔

۷ ۔ حصہ ہشتم : تعلیمی ، تربیتی اور معاشرتی مضامین ۔

۸ ۔ حصہ نہم : ملکی و سیاسی مضامین ۔

۹ ۔ حصہ دہم : اخبارات پر تنقیدی مضامین ، مضامین متعلق ''تہذیب الاخلاق'' و مدرستہ العلوم مسلمانان ۔

۱۰ ۔ حصہ یازدہم : سیرت طیبہ پر بارہ مقالات ۔

۱۱ ۔ حصہ دوازدہم : تقریری مقالات ۔

۱۲ ۔ حصہ سیزدہم : مضامین متعلق ذاتی عقائد، استفسارات ، واقعات حاضرہ اور اہل ترکستان ۔

۱۳ ۔ حصہ چہاردہم : مشتمل برقرآنی قصص ۔

۱۴ - حصہ پانزدہم : متفرق مضامین -

۱۵ - حصہ شانزدہم : نایاب رسائل مضامین -

۱۶ - کلیات نثر حالی (جلد اول) : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

۱۷ - کلیات نثر حالی (جلد دوم) : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

۱۸ - مقالات مولانا محمد حسین آزاد (جلد دوم) :

۱۹ - باقیات شبلی : از شبلی نعمانی مرتبہ مشتاق حسین -

غالبیات

۲۰ - اردوئے معلیٰ : از مرزا اسد اللہ خان غالب ، مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی (دو جلدیں) -

۲۱ - عود ہندی : از مرزا اسد اللہ خان غالب ، مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی -

۲۲ - دیوان غالب : نسخہ حمیدیہ ، مرتبہ پروفیسر حمید احمد خان -

۲۳ - مجموعہ نثر غالب : مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۲۴ - یادگار غالب : از الطاف حسین حالی -

خطبات

۲۵ - خطبات سر سید (جلد اول) : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

۲۶ - خطبات سر سید (جلد دوم) : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

مکتوبات

۲۷ - موعظہ حسنہ : از ڈپٹی نذیر احمد دہلوی ، مرتبہ سردار مسیح گل -

۲۸ - مکاتیب مولانا محمد حسین آزاد : مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی -

۲۹ - ہادی النسا : از مولوی سید احمد دہلوی ، مرتبہ سید یوسف بخاری دہلوی -

۳۰ - مکتوبات سر سید (حصہ اول) : از سر سید احمد خان ، مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

۳۱ - مکاتیب یوسف عزیز مگسی : مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر -

سفر نامہ

۳۲ - سید احمد خان کا سفر نامہ پنجاب : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

تاریخ و سوانح

۳۳ - حیات سعدی : از خواجہ الطاف حسین حالی ، مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

۳۴ - آرائش محفل : از شیر علی افسوس ، مرتبہ کلب علی خان فائق -

۳۵ - مقدمہ سفر نامہ حکیم ناصر خسرو : از الطاف حسین حالی ، مرتبہ و ترجمہ محمد صدیق طاہر شادانی -

۳۶ - تاریخ پنجاب : از کنھیا لال ہندی -

تذکرے

۳۷ - تذکرہ گلستان سخن : از قادر بخش صابر دہلوی (دو جلدیں) ، مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۳۸ - تذکرہ مخزن نکات : از قائم چاند پوری ، مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن -

۳۹ - تذکرہ طبقات الشعرا : از قدرت اللہ شوق ، مرتبہ نثار احمد فاروقی -

۴۰ - تذکرہ بہارستان ناز : از حکیم فصیح الدین رنج ، مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۴۱ - تذکرہ خوش معرکہ زیبا : از سعادت خان ناصر (دو جلدیں) ، مرتبہ مشفق خواجہ -

۴۲ - تذکرہ گلشن بے خار : از نواب مصطفیٰ خان شیفتہ ، مرتبہ کلب علی خان فائق -

اخلاق و معاشرت

۴۳ - مکارم الاخلاق : از مولوی ذکاء اللہ دہلوی ، مرتبہ احمد رضا -

۴۴ - محاسن الاخلاق : از مولوی ذکاء اللہ دہلوی ، مرتبہ احمد رضا -

۴۵ - تہذیب الاخلاق : از مولوی ذکاء اللہ دہلوی ، مرتبہ احمد رضا -

۴۶ - بزم آخر : از منشی فیض الدین دہلوی ، مرتبہ ولی اشرف صبوحی -

۴۷ - یادگار چشتی : از مولوی نور احمد چشتی، مرتبہ گوہر نوشاہی -

ناول / ڈراما

۴۸ - طرح دار لونڈی : از سجاد حسین لکھنوی ، مرتبہ ڈاکٹر میمونہ بیگم انصاری -

۴۹ - نشتر : از سجاد حسین انجم کسمنڈوی ، مرتبہ عشرت رحمانی -

۵۰ - ملک العزیز ورجنا : از مولانا عبدالحلیم شرر ، مرتبہ ممتاز منگلوری -

۵۱ - مرقع لیلیٰ مجنوں (ڈراما) : از مرزا رسوا لکھنوی ، مرتبہ عشرت رحمانی -

اردو کے کلاسیکی ڈرامے

۵۲ - خورشید : مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۵۳ - آرام کے ڈرامے (دو حصے) : از نسروان جی مہروان جی آرام ، مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۵۴ - ظریف کے ڈرامے : از حسینی میاں ظریف ، مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۵۵ - رونق کے ڈرامے (دو حصے) : از محمود میاں رونق ، مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۵۶ - حباب کے ڈرامے : از الف خان حباب ، مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۵۷ - حافظ عبداللہ کے ڈرامے : از حافظ محمد عبداللہ ، مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۵۸ - نامعلوم مصنفین کے ڈرامے : مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۵۹ - کریم الدین مراد کے ڈرامے : مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۶۰ - متفرق مصنفین کے ڈرامے : از سید عباس علی و نظیر بیگ ، مرتبہ سید امتیاز علی تاج -

۶۱ - طالب بنارسی کے ڈرامے : از سید امتیاز علی تاج -

داستانیں ، حکایات ، قصص

۶۲ - باغ اردو (گلستان سعدی کا ترجمہ) : از میر شیر علی افسوس -

۶۳ - عجائب القصص : از شاہ عالم ثانی ، مرتبہ راحت افزا بخاری -

۶۴ - مذہب عشق (گل بکاولی) : از نہال چند لاہوری ، مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۶۵ - سروش سخن : از فخر الدین حسین سخن ، مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۶۶ - خرد افروز (ترجمہ عیار دانش) : از شیخ حفیظ الدین احمد ، مرتبہ مشتاق حسین (دو جلدیں) -

۶۷ - جوہر اخلاق : از جیمز کارکرن ، مرتبہ ڈاکٹر محمد باقر -

۶۸ - جامع الحکایات ہندی : از شیخ محمد صالح عثمانی ، مرتبہ ڈاکٹر محمد باقر -

۶۹ - اخلاق ہندی : از میر بہادر علی حسینی - مقدمہ از ڈاکٹر وحید قریشی -

۷۰ - سکنتلا (کہانی) : از کاظم علی جوان ، مقدمہ از ڈاکٹر محمد اسلم قریشی -

۷۱ - بیتال پچیسی : از مظہر علی خان ولا ، مرتبہ گوہر نوشاہی -

۷۲ - نقلیات : مرتبہ سید وقار عظیم -

۷۳ - نتائج المعانی : از آغا محمود بیگ راحت ، مرتبہ گوہر نوشاہی -

۷۴ - قصہ اگرگل : مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۷۵ - انشا کی دو کہانیاں : از انشا اللہ خان انشا ، مرتبہ انتظار حسین-

۷۶ - سرور سلطانی (ترجمہ شمشیر خانی) : از رجب علی بیگ سرور ، مرتبہ ڈاکٹر آغا سہیل -

مراثی

۷۷ - منتخب مراثی انیس : مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی -

۷۸ - منتخب مراثی دبیر : مرتبہ ڈاکٹر ظہیر فتحپوری -

نظم (دواوین)

۷۹ - کلیات مومن (حصہ دوم) : مرتبہ کلب علی خان فائق -

۸۰ - واسوخت : از امانت لکھنوی ، مرتبہ قیوم نظر -

۸۱ - کلیات قائم چاندپوری (دو جلدیں) : مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن -

۸۲ - کلیات ذوق (دو جلدیں) : مرتبہ ڈاکٹر تنویر احمد علوی -

۸۳ - کلیات سالک : از قربان علی بیگ سالک ، مرتبہ کلب علی خان فائق -

۸۴ - کلیات نسیم : از نسیم دہلوی ، مرتبہ کلب علی خان فائق -

۸۵ - کلیات نظام : از نظام رامپوری ، مرتبہ کلب علی خان فائق -

۸۶ - کلیات شیفتہ : از نواب مصطفیٰ خان شیفتہ ، مرتبہ کلب علی خان فائق -

۸۷ - مثنویات حسن (جلد اول) : مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی -

۸۸ - دیوان جہاندار : از جہاندار شاہ ، مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی -

۸۹ ۔ کلیات مصحفی (پانچ جلدیں) : مرتبہ نورالحسن نقوی ۔

۹۰ ۔ کلیات نظم حالی (دو جلدیں) : مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی ۔

۹۱ ۔ کلیات انشا (جلد اول) : مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی ۔

۹۲ ۔ اردو کی دو قدیم مثنویاں : از اسماعیل امروہوی ، مرتبہ نائب حسین نقوی ۔

۹۳ ۔ کلیات جرأت (جلد اول) : مرتبہ ڈاکٹر اقتدا حسن ۔

۹۴ ۔ کلیات شاہ نصیر (جلد اول و جلد دوم) : مرتبہ ڈاکٹر تنویر احمد علوی ۔

۹۵ ۔ کلیات سودا (جلد دوم : قصائد) : مرتبہ ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی ۔

۹۶ ۔ کلیات سودا (جلد سوم : مثنویات) : مرتبہ ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی ۔

۹۷ ۔ کلیات آتش (جلد دوم) : مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی ۔

۹۸ ۔ کلیات میر (جلد سوم) : دیوان سوم و چہارم ، مرتبہ کلب علی خان فائق ۔

۹۹ ۔ کلیات میر (جلد چہارم) : دیوان پنجم و ششم ۔

۱۰۰ ۔ کلیات میر (جلد پنجم) : رباعیات ، مخمسات ، قصائد ، مراثی ۔

۱۰۱ ۔ کلیات میر (جلد ششم) :

۱۰۲ ۔ کلیات محمد حسن براہوئی : مرتبہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر ۔

۱۰۳ ۔ دیوان میر مہدی مجروح : مرتبہ ریاض احمد ۔

قواعد اردو

۱۰۴ ۔ رسالۂ گلکرسٹ : از گلکرسٹ (قواعد زبان اردو) ، مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی ۔

۱۰۵ ۔ ہندوستانی گرامر : از بنجمن شلزے ، مرتبہ و مترجمہ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ۔

داستان (نظم)

۱۰۶ - بہار دانش : از مرزا جان طپش ، مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۱۰۷ - اردو کی قدیم منظوم داستانیں : مرتبہ خلیل الرحمان داؤدی -

۱۰۸ - مثنوی ہشت عدل : مرتبہ گوہر نوشاہی -

۱۰۹ - مثنوی رمز العشق : مرتبہ گوہر نوشاہی -

مذہبیات

۱۱۰ - گل مغفرت : از حیدر بخش حیدری -

تصنیفات و تالیفات

فلسفہ' نفسیات

۱ - فلسفہ حسن : از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر -

تاریخ

۲ - تاریخ خوارزم شاہی : از پروفیسر غلام ربانی عزیز -

تاریخ ادب

۳ - پاکستان میں فارسی ادب : از ڈاکٹر ظہور الدین احمد -

۴ - تاریخ ادب اردو (جلد اول) : از ڈاکٹر جمیل جالبی -

۵ - تاریخ ادب اردو (جلد دوم) : دو حصے ، از ڈاکٹر جمیل جالبی -

۶ - سندھ میں اردو شاعری : از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ -

سوانح اور تبصرہ

۷ - روح بیدل : از ڈاکٹر عبد الغنی -

۸ - فیض بیدل : از ڈاکٹر عبد الغنی -

۹ - مولوی نذیر احمد دہلوی ، احوال و آثار : از ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی -

۱۰ - اکبر الہ آبادی : از ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا -

۱۱ - عبدالرحمان چغتائی : فن اور شخصیت ، مرتبہ ڈاکٹر وزیر آغا -

۱۲ - محمد حسین آزاد : احوال و آثار ، از ڈاکٹر محمد صادق -

ڈراما

۱۳ - ڈرامے کا تاریخی و تنقیدی پس منظر : از ڈاکٹر محمد اسلم قریشی -

سائنس

۱۴ - جدید طبیعیات کا تعارف : از پروفیسر محمود انور -

۱۵ - خلا کی تسخیر : از پروفیسر حبیب اللہ خان -

طب

۱۶ - ماہیت الامراض (جلد اول و دوم) : از حکیم محمد شریف جامعی -

تحقیق و تنقید

۱۷ - مقالات حافظ محمود شیرانی ، جلد چہارم (فردوسی پر سات مقالے) : مرتبہ مظہر محمود شیرانی -

۱۸ - مقالات حافظ محمود شیرانی ، جلد پنجم (تنقید شعر العجم) : مرتبہ مظہر محمود شیرانی -

۱۹ - مقالات حافظ محمود شیرانی ، جلد ششم (برصغیر میں فارسی ادب سے متعلق مضامین) : مرتبہ مظہر محمود شیرانی -

۲۰ - مقالات حافظ محمود شیرانی ، جلد ہفتم (تنقید پرتھوی راج) : مرتبہ مظہر محمود شیرانی -

۲۱ - مغربی شعریات : از محمد ہادی حسین -

۲۲ - یورپ میں تحقیقی مطالعے : از آغا افتخار حسین -

۲۳ - مقالات عرشی : از امتیاز علی خان عرشی -

۲۴ - مقالات مولوی محمد شفیع (پانچ جلدیں) : مرتبہ احمد ربانی -

۲۵ - یادداشت ہائے مولوی محمد شفیع : مرتبہ وزیر الحسن عابدی -

۲۶ - آب حیات کی حمایت میں اور دوسرے مضامین : از ڈاکٹر محمد صادق -

۲۷ - اسلوب : از سید عابد علی عابد -

۲۸ - اردوئے قدیم دکن اور پنجاب میں : از ڈاکٹر محمد باقر -

۲۹ - اردو شعرا کے تذکرے اور تذکرہ نگاری : از ڈاکٹر فرمان فتحپوری -

۳۰ - ارمغان ایران : مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی -

۳۱ - تعلیم و تہذیب : از پروفیسر حمید احمد خان -

۳۲ - مقالات تاثیر : مرتبہ ممتاز اختر مرزا -

۳۳ - فارسی زبان و ادب : از ڈاکٹر سید عبداللہ -

۳۴ - نذر حمید احمد خان : مرتبہ احمد ندیم قاسمی -

۳۵ - حلقہ ارباب ذوق : از یونس جاوید -

۳۶ - قائد اعظم اور آزادی کی تحریک : از پروفیسر جیلانی کامران -

۳۷ - ادبیات فارسی میں ہندوؤں کا حصہ : از ڈاکٹر سید عبداللہ -

۳۸ - یورپ میں اردو کے مراکز : از ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین -

۳۹ - زبان اور شاعری : از محمد ہادی حسین -

اقبالیات

۴۰ - اقبال کی تیرہ نظمیں : از پروفیسر اسلوب احمد انصاری -

۴۱ - اقبال بحیثیت شاعر : مرتبہ پروفیسر رفیع الدین ہاشمی -

تراجم

قرآنی مطالعہ

۱ - مقدمہ حکمت قرآن : از جرنیل محمود مختار ، ترجمہ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم -

تاریخ

۲ ۔ **توزک جہانگیری** (جلد اول و دوم) **:** ترجمہ مولانا اعجاز الحق قدوسی ۔

سیاسیات

۳ ۔ **جدید سیاسی نظریے کا تعارف :** از سی ۔ ای ۔ ایم جوڈ ترجمہ عبدالمحصی ۔

سائنس

۴ ۔ **مقدمہ تاریخ سائنس** (حصہ اول و دوم) **:** از سارٹن ، ترجمہ سید نذیر نیازی ۔

سوانح

۵ ۔ **مادام کیوری :** ترجمہ ابوالحسن نغمی ۔

فلسفہ

۶ ۔ **غیب وشہود :** از اڈنگٹن ، ترجمہ سید نذیر نیازی ۔

۷ ۔ **افکار حاضرہ :** از سی۔ای۔ایم ۔ جوڈ ، ترجمہ محمد بن علی باوہاب ۔

۸ ۔ **شاخ زریں** (جلد اول و دوم) **:** از جیمس جارج فریزر ، ترجمہ سید ذا کر اعجاز ۔

اسلامیات

۹ ۔ **فلسفہ شریعت اسلام :** از صبحی محمسانی ۔

اقبالیات

۱۰ ۔ **شذرات فکر اقبال :**

ڈراما

۱۱ ۔ **مجرم کون :** از جے بی پرسٹلے ، ترجمہ اظہار کاظمی ۔

۱۲ ۔ **آر یو آر :** از کارل چپیک ، ترجمہ پطرس بخاری و امتیاز علی تاج ۔

۱۳ - تین بہنیں : از چیخوف ، ترجمہ محمد سلیم الرحمان ۔

شاعری

۱۴ - عکس (فلسطینی شعرا کی نظموں کا منظوم ترجمہ) : از امجد اسلام امجد ۔

۱۵ - پیرس کا کرب (بودلیئر کی نظموں کا ترجمہ) : از ڈاکٹر لئیق بابری ۔

خودنوشت سوانح

۱٦ - سر گذشت حیات : از ڈاکٹر احمد امین مصری ، ترجمہ شیخ نذیر حسین ۔

ذخیرے میں موجود نہیں :

۱ - دولت اقوام (جلد اول و دوم و سوم) : از آدم سمتھ ، ترجمہ ایچ اے فخری ۔

۲ - سائنس سب کے لیے (حصہ اول و دوم) : از ایل ہاگبن ، ترجمہ میجر آفتاب حسن ۔

۳ - عظما کے معاشی نظریات : از ڈاکٹر ایس ایم اختر ۔

۴ - کائنات اور ڈاکٹر آئین سٹائین : از لنکن کنیر بارنٹ ، ترجمہ میجر آفتاب حسن ۔

۵ - مسلمانوں کی سیاسی تاریخ : از ڈاکٹر حسن ابراہیم ۔

٦ - سیاسی وثیقہ جات : از محمد حمید اللہ ۔

۷ - نظام معاشرہ اور تعلیم :

۸ - فلسفہ ہند و یونان : از دین محمد شفیقی ۔

۹ - تعارف فلسفہ جدید : از سی - ای - ایم - جوڈ ، ترجمہ خواجہ اشکار حسین ۔

۱۰ - دولت مغلیہ کی ہیئت مرکزی : از ابن حسن ، ترجمہ عبدالغنی نیازی -

۱۱ - اسلام اور تحریک تجدد مصر میں : از چارلس - سی - آدم ، ترجمہ عبدالمجید سالک -

۱۲ - جمالیات ، قرآن حکیم کی روشنی میں : از نصیر احمد ناصر -

۱۳ تشکیل انسانیت : از رابرٹ بریفالٹ ، ترجمہ عبدالمجید سالک -

۱۴ - تاریخ اقوام عالم : از مرتضیٰ احمد خان -

۱۵ - تاریخ بخارا : از آرمینئیس ویمبری ، ترجمہ نفیس الدین احمد -

۱۶ - قدیم یونانی فلسفہ : از محمد حنیف ندوی -

۱۷ - حیات مجدد : از پروفیسر محمد عرفان -

۱۸ - میراث اسلام : از تھامس آرنلڈ ، ترجمہ عبدالمجید سالک -

۱۹ - اصول انتقاد ادبیات : از سید عابد علی عابد -

۲۰ - سیاسیات ارسطو : از ولیم ایلس ، ترجمہ سید نذیر نیازی -

۲۱ - تنقیدات طہٰ حسین : از طہٰ حسین ، ترجمہ عبدالصمد صارم -

۲۲ - مومن : حالات زندگی : از کلب علی خان فائق -

۲۳ - حکایات پنجاب (جلد اول و دوم) : از آر - سی ٹمپل ، ترجمہ میاں عبدالرشید -

۲۴ - جمالیات کے تین نظریے : از میاں محمد شریف -

۲۵ - نامور مغربی سائنسدان : از پروفیسر حمید عسکری -

۲۶ - فرائڈ اور لاشعور : از مظفر احمد قریشی -

۲۷ - تمدن ہند پر اسلامی اثرات :

۲۸ - ڈراما نگاری کا فن : از ڈاکٹر محمد اسلم -

۲۹ - صحافت پاکستان و ہند میں : از ڈاکٹر عبدالسلام خورشید -

۳۰ - مرزا محمد ہادی مرزا و رسوا : از ڈاکٹر میمونہ بیگم انصاری -

۳۱ - قطبی برفستان : از رسل اوون ، ترجمہ مرتضیٰ احمد خان میکش -

۳۲ - ذوق - سوانح اور انتقاد : از تنویر احمد علوی -

۳۳ - مباحث : از ڈاکٹر سید عبداللہ -

۳۴ - میراسن سے عبدالحق تک : از مظفر احمد قریشی -

۳۵ - بگڑے بچے : از مظفر احمد قریشی -

۳۶ - مسافران لندن : از سر سید احمد خان -

۳۷ - ابن الوقت : از ڈپٹی نذیر احمد -

۳۸ - رسوم ہند : از پیارے لال آشوب دہلوی -

۳۹ - فردوس بریں : از عبدالحلیم شرر -

۴۰ - نیرنگ خیال : از محمد حسین آزاد -

۴۱ - دیوان درد : از خواجہ میر درد -

۴۲ - دیوان غالب ، نسخہ شیرانی :

۴۳ - فسانہ مبتلا : از ڈپٹی نذیر احمد -

۴۴ - امراؤ جان ادا : از مرزا ہادی رسوا -

۴۵ - مہتاب داغ : از نواب مرزا داغ -

۴۶ - یادگار غالب : از الطاف حسین حالی -

۴۷ - توبۃ النصوح : از ڈپٹی نذیر احمد -

۴۸ - مقدمہ تاریخ ادبیات عرب : از اے آر گب ، ترجمہ سید محمد اولاد علی گیلانی -

۴۹ - نظریہ اضافیت و قدریت :

۵۰ - قصص ہند : از مولانا محمد حسین آزاد -

۵۱ - وکرم اروسی : از عزیز مرزا لکھنوی -

۵۲ - کلیات میر (جلد دوم) : از میر تقی میر -

۵۳ - مطالعہ تاریخ (جلد اول و دوم) : از آرنلڈ ٹائن بی ، ترجمہ غلام رسول مہر -

۵۴ - شاعری اور تخیل : از محمد ہادی حسین -

۵۵ - حالی کی اردو نثر نگاری : از ڈاکٹر عبدالقیوم -

۵۶ - اقبال کا تصور زمان و مکان : از ڈاکٹر رضی الدین صدیقی -

۵۷ میراث ایران : از اے جے آر بری ، ترجمہ سید عابد علی عابد -

۵۸ - تجزیہ نفس : از برٹرنڈ رسل ، ترجمہ شجاعت حسین بخاری -

۵۹ - اصول اخلاقیات : از جارج ایڈورڈ مور ، ترجمہ عبدالقیوم -

۶۰ - مقالات سر سید (جلد پنجم) : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

۶۱ - دربار ملی : از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام ، ڈاکٹر وحید قریشی -

۶۲ - نامور مسلم سائنسدان : از پروفیسر حمید عسکری -

۶۳ - معاشرے پر سائنس کے اثرات : از برٹرنڈ رسل ، ترجمہ بشیر احمد چشتی -

۶۴ - مقالات مولانا محمد حسین آزاد (جلد اول) :

۶۵ - تاریخ لاہور : از کنہیا لال -

۶۶ - توتا کہانی : از حیدر بخش حیدری -

۶۷ - نورتن : از محمد بخش مہجور -

۶۸ - آرائش محفل : از حیدر بخش حیدری -

۶۹ - اخوان الصفا : ترجمہ کرم علی -

۷۰ - کلیات سودا جلد اول (غزلیات) : مرتبہ ڈاکٹر محمد شمس الدین صدیقی -

۷۱ - کلیات آتش (جلد اول) : مرتبہ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی -

۷۲ - موازنہ انیس و دبیر : از مولانا شبلی نعمانی -

۷۳ - تاریخ جمالیات (دو جلدیں) : از نصیر احمد ناصر -

۷۴ - تاریخ ایران (دو جلدیں) : از مرزا مقبول بیگ بدخشانی -

۷۵ - بنگالی مسلمانوں کی صد سالہ جہد آزادی : از عبداللہ ملک -

۷۶ - مقالات شیرانی (پہلی تین جلدیں) : مرتبہ مظہر محمود شیرانی -

۷۷ - دکنی کلچر : از نصیر الدین ہاشمی -

۷۸ - اخلاقیات : از سی اے قادر -

۷۹ - اقبال معاصرین کی نظر میں : از سید وقار عظیم -

۸۰ - اقبال اور عبدالحق -

۸۱ - فلسفہ مذہب : از ایڈون برٹ - ترجمہ بشیر احمد ڈار -

۸۲ - نفسیات واردات روحانی : از ولیم جیمز - ترجمہ خلیفہ عبدالحکیم -

زیر طبع

۱ - مقالات حافظ محمود شیرانی (جلد ہشتم) : مرتبہ مظہر محمود شیرانی -

۲ - مکتوبات سر سید (حصہ دوم) : مرتبہ شیخ محمد اسماعیل پانی پتی -

۳ - پدماوت : مرتبہ گوہر نوشاہی ۔

۴ - مقالات شیخ عبدالقادر : مرتبہ محمد حنیف شاہد ۔

۵ - مولانا ظفر علی خان : از ڈاکٹر نذیر حسین زیدی ۔

۶ - آغا حشر کاشمیری ، حیات اور کارنامے : از ڈاکٹر مسز شمیم مالک ۔

۷ - نفسیاتی تنقید : از ڈاکٹر سلیم اختر ۔

۸ - اسلامی مدارس : از منور جہاں رشید ۔

۹ - قومی کی شکست و زوال کے اسباب کا مطالعہ : از ڈاکٹر آغا افتخار حسین (طبع دوم) ۔

۱۰ - کلیات میر جلد اول (طبع دوم) :

۱۱ - سوانح مولانا روم : از شبلی نعمانی (طبع دوم) ۔

۱۲ - نیرنگ خیال : از محمد حسین آزاد (طبع دوم) ۔

۱۳ - مسلمانوں کے افکار : از پروفیسر محمد شریف (طبع دوم) ۔

---

۴ - اردو سائنس بورڈ

۲۹۹ - اپر مال - لاہور

ریاضی / شماریات

۱ - ریاضیاتی طریقے (Mathematical Methods) : مدیر : ڈاکٹر محمد یوسف -

۲ - ابتدائی قیاسیات (Topology) : مدیر : سید محمد یحیی -

۳ - جدید مستوی محددی ہندسہ (Modern place Coordinate Geometry) : از ڈاکٹر بی اے سلیمی -

۴ - ڈیٹرمی ننٹوں اور مٹرسوں کا نظریہ (Determinents and Matrices Theory) : از ڈاکٹر محمد یوسف -

۵ - مبادی سمتیات (Vector Analysis) : از محمد افضل قاضی/سید ممتاز حسین -

۶ - نظریہ اعداد (Theory of Numbers) : از پروفیسر منظور حسین -

۷ - اطلاقی شماریات (Applied Statistics) : از محمد حنیف میاں/ فیض الحسن قاضی -

۸ - شماریات (Statistics) : از محمد حنیف میاں -

۹ - علم الافلاک : از پروفیسر برکت علی چوہان -

۱۰ - نظریہ سیٹ : از ڈاکٹر بی - اے سلیمی -

حیوانیات

۱۱ - کرۂ ارض کا حیوانی جغرافیہ (Land Zoogeography of the World) : از رفعت حسین جعفری/زاہد بیگ مرزا -

۱۲ - میمیلیا (Mammals) : از ڈاکٹر ابوبکر ۔

۱۳ - پروٹو زوا (Protozoa) : از شہزاد الحسن چشتی ۔

۱۴ - قشریہ (Crustacea) : از ڈاکٹر نسیمہ ترمذی ۔

۱۵ - مولسکا (Mollusca) : از ڈاکٹر نعیم الحسن نقوی ۔

۱۶ - پوری فیرا (Porifera) : از شہزاد الحسن چشتی ۔

۱۷ - اکائینو ڈرمیٹا (Echinodermeta) : از وقار احمد زبیری ۔

۱۸ - فائیلم آرتھرو پوڈا (Phylum Arthropoda) : از ڈاکٹر محمد سلیم ماہون ۔

۱۹ - حشریات (Entomology) : از ڈاکٹر امتیاز احمد ۔

۲۰ - عاملہ آرتھرو پوڈا (اوناٹکیو فورا ، ٹراٹی لوبائیٹا ، سیرا پوڈا ، عنکبوتیے) : از ڈاکٹر افضال حسین قادری / ڈاکٹر نعیم الحسن نقوی ۔

۲۱ - جینیات (Genetics) : از ڈاکٹر عبدالرشید مہاجر ۔

۲۲ - ریگستانی ٹڈی کا ہضمی نظام (Digestive System of Desert Locust) : از ڈاکٹر نعیم الحسن نقوی ۔

۲۳ - جدید مرغبانی (اضافہ و ترمیم شدہ ایڈیشن) : از ڈاکٹر ایم مقصود ۔

۲۴ - مویشیوں کے امور (Principles of Livestock Production) : از ڈاکٹر ایم مقصود ۔

۲۵ - جانوروں کے متعدی امراض : از ڈاکٹر ایم مقصود ۔

۲۶ - جدید ٹیکنالوجی برائے افزائش مویشیاں : از ڈاکٹر ایم مقصود ۔

۲۷ - بنیادی حشریات : از ڈاکٹر افضال حسین قادری ۔

۲۸ - پاکستان کا حیوانی جغرافیہ : از ڈاکٹر افضال حسین قادری ۔

۲۹ - مغربی پاکستان کے میمل : از مرزا زاہد بیگ ۔

۳۰ - افزائش حیوانات : از ڈاکٹر عبدالوہاب ۔

۳۱ ـ تغذیہ و غذایات حیوانات : از ڈاکٹر اعجاز اسلم قریشی ـ

۳۲ ـ نصاب حیوانات : از وقار احمد زبیری ـ

۳۳ ـ مرغیوں کے امراض : از پروفیسر محمد نواز ـ

طبیعیات / کیمیا

۳۴ ـ حرارت (Heat) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۳۵ ـ مادے کے خواص (Properties of Matter 2 parts) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۳۶ ـ ہندسی روشنی (Geometrical Optics) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۳۷ ـ اضافیت کا نظریہ (Theory of Relativity) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۳۸ ـ کوانٹم نظریہ (Quantum Theory) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۳۹ ـ مادے کی موجی نوعیت (Wave Nature of Matter) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۴۰ ـ مکینکس (Mechanics) : از مجلس مصنفین ـ

۴۱ ـ موجیں اور اہتزازات (Waves and Oscillations) : از مجلس مصنفین ـ

۴۲ ـ کوانٹم شماریات (Quantum Statistics) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۴۳ ـ گیسوں میں سے برق کا ڈسچارج (Discharge of Electricity through Gases) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۴۴ ـ مادے کی برقی و مقناطیسی خاصتیں (Electrical and Megnatic Properties of matter) از پروفیسر حمید عسکری ـ

۴۵ ـ الیکٹرونی کرنوں کے عملی اطلاقات (Practical Application of Electric Beams) : از پروفیسر حمید عسکری ـ

۴۶ - مثبت شعائیں اور ایکسریز (Positive Rays and X-Rays) : از پروفیسر حمید عسکری -

۴۷ - ایٹم کے ماڈل (Atom's Models) : از پروفیسر حمید عسکری -

۴۸ - تھرموڈائنامکس (Thermodynamics) : ڈاکٹر ایم اے ترمذی-

۴۹ - تاب کاری (Radio Activity) : از پروفیسر حمید عسکری -

۵۰ - نکلیائی توانائی (Nuclear Energy) : از پروفیسر حمید عسکری -

۵۱ - طبیعی کیمیا (Physical Chemistry) : از مجلس مصنفین -

۵۲ - غیر نامیاتی کیمیا (Inorganic Chemistry) : از مجلس مصنفین-

۵۳ - نامیاتی کیمیا (Organic Chemistry) : از مجلس مصنفین -

۵۴ - برقی کیمیا (Electric Chemistry) : از پروفیسر عبدالباقی -

۵۵ - آواز (Sound) : از پروفیسر علی ناصر زیدی -

۵۶ - جدید طبیعیات (Modern Physics) : از پروفیسر علی ناصر زیدی -

۵۷ - حرارت (Heat) : از پروفیسر علی ناصر زیدی -

۵۸ - طبیعی روشنی : از پروفیسر حمید عسکری -

۵۹ - حر حرکیات (Thermodynamics) : از پروفیسر عبدالباقی -

۶۰ - حیات پر اشعاع کے اثرات (Some Aspects of Biological Radiation) : از ڈاکٹر ایم مقصود -

فنی کتب

۶۱ - ٹرانسسٹر کے پچاس شبعدے : از پرویز چٹھہ -

۶۲ - ٹرانسسٹر سے تجربات : از محمد بشیر -

۶۳ - عملی ٹرانسسٹر ریڈیو : از محمد بشیر -

۶۴ - آفسٹ لیتھو گرافی : از عمران زبیری -

۶۵ - ٹرانسسٹر کے کرشمے : از محمد بشیر -

۶۶ - ٹرانسسٹرز : از محمد بشیر -

۶۷ - فولاد پر عمل حرارت : از سید شمیم رجز -

۶۸ - بنیادی ریڈیو الیکٹرانکس : از عبدالحئی ملک ۔

۶۹ - فن آہن گری : از سید شمیم رجز ۔

۷۰ - اردو ٹائپ نویسی : از عملہ ادارت ۔

۷۱ - ماڈل کمپیوٹر بنائیے : از محمد بشیر ۔

۷۲ - نورنگ موسیقی - از اختر علی خان/ذاکر علی خان ۔

۷۳ - فوٹو گرافی : از قدیر نعیمی ۔

۷۴ - پاکستان کے ایندھن کے وسائل : از ڈاکٹر محمد صادق علی/ باسط حسن ۔

۷۵ - اصول دھات کاری : از مشتاق قاصد ۔

غذائیات / ہوم اکنامکس

۷۶ - ہماری غذا : از ڈاکٹر اسرار الحق ۔

۷۷ - پرورش اطفال اور خاندانی تعلقات : از تمکین حق ۔

۷۸ - غذا اور غذائیت : از ڈاکٹر متین فاطمہ شکیل ۔

۷۹ - متوازن غذا : از ڈاکٹر اللہ ودھایو بلوچ ۔

۸۰ - درون خانہ آرائش : از مسز عائشہ اختر ۔

خرد حیاتیات

۸۱ - امراض خرد حیاتیات (Medical Microbiology) : از پروفیسر احمد علی انور ۔

۸۲ - بنیادی خرد حیاتیات : از پروفیسر احمد علی انور ۔

صحافت

۸۳ - فن ادارت : از مسکین علی حجازی ۔

۸۴ - اداریہ نویسی : از مسکین علی حجازی ۔

۸۵ - ابلاغ عام : از مہدی حسن ۔

۸۶ - **فن صحافت** : از ڈاکٹر عبدالسلام خورشید -

۸۷ - **برطانیہ میں اردو صحافت** : از سلطان محمود -

تاریخ و تمدن

۸۸ - **ہارون الرشید** : از رئیس احمد جعفری -

۸۹ - **مآثرالامرا** (جلد اول) : ترجمہ از پروفیسر محمد ایوب قادری -

۹۰ - **مآثرالامرا** (جلد دوم) : ترجمہ از پروفیسر محمد ایوب قادری -

۹۱ - **مآثرالامرا** (جلد سوم) : ترجمہ از پروفیسر محمد ایوب قادری -

۹۲ - **الاعلان بالتو بیخ** : ترجمہ از ڈاکٹر محمد یوسف -

۹۳ - **بلوغ الارب** (جلد اول) : مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن -

۹۴ - **بلوغ الارب** (جلد دوم) : مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن -

۹۵ - **بلوغ الارب** (جلد سوم) : مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن -

۹۶ - **بلوغ الارب** (جلد چہارم) : مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن -

۹۷ - **تاریخ سندھ** (جلد اول) : از اعجاز الحق قدوسی -

۹۸ - **تاریخ سندھ** (جلد دوم) : از اعجاز الحق قدوسی -

۹۹ - **شاہجہان نامہ** (جلد اول) : مترجم ڈاکٹر ناصر حسن زیدی -

۱۰۰ - **شاہجہان نامہ** (جلد دوم ، سوم) : مترجم ڈاکٹر ناصر حسن زیدی -

۱۰۱ - **سلجوق نامہ** : مترجم محمد زکریا مائل -

۱۰۲ - **طبقات ناصری** (جلد اول) : مترجم مولانا غلام رسول مہر -

۱۰۳ - **طبقات ناصری** (جلد دوم) : مترجم مولانا غلام رسول مہر -

۱۰۴ - **تاریخ خان جہانی و مخزن افغانی** : مترجم ڈاکٹر محمد بشیر حسین -

۱۰۵ - **مقامات مظہری** : مترجم محمد اقبال مجددی -

۱۰۶ - **تاریخ فیروز شاہی** : مترجم سید معین الحق -

۱۰۷ - **سیر الاولیا** : مترجم اعجاز الحق قدوسی -

۱۰۸ ۔ تاریخ مبارک شاہی ۔ مترجم ڈاکٹر آفتاب اصغر ۔

۱۰۹ ۔ سیر العارفین : مترجم ڈاکٹر محمد ایوب قادری ۔

لغات/حوالے/زبان دانی

۱۱۰ ۔ ابتدائی انسائیکلوپیڈیا (جلد اول) : از ادارہ ۔

۱۱۱ ۔ اردو پشتو لغت (جلد اول) : از سید انوار الحق ۔

۱۱۲ ۔ اردو پشتو لغت (جلد دوم) : از سید انوار الحق ۔

۱۱۳ ۔ اردو پنجابی لغت (مکمل) : ارشاد احمد پنجابی ۔

۱۱۴ ۔ اردو بلوچی لغت : از مٹھا خان مری/عطا شاد بلوچ ۔

۱۱۵ ۔ فرہنگ اصطلاحات : (جلد اول) ۔

۱۱۶ ۔ بنیادی اردو : از ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ۔

۱۱۷ ۔ لغت اردو مترادفات : از احسان دانش ۔

۱۱۸ ۔ طبی لغت (جلد اول) : از محمد شریف جامعی ۔

۱۱۹ ۔ فرہنگ آصفیہ (چار جلدیں) : از مولوی سید احمد دہلوی ۔

۱۲۰ ۔ اردو کے خوابیدہ الفاظ : از ادارہ ۔

۱۲۱ ۔ اصطلاحات زراعت : از زرعی یونیورسٹی فیصل آباد ۔

۱۲۲ ۔ فرہنگ بیطاری : از زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

۱۲۳ ۔ قدیم اردو کی لغت : از ڈاکٹر جمیل جالبی ۔

۱۲۴ ۔ ہفت زبانی لغت : مرتبین : اشفاق احمد ، محمد اکرام چغتائی ۔ فضل قادر فضلی ۔

۱۲۵ ۔ انگریزی اردو ڈکشنری از فیلن : نظرثانی و اضافہ : ادارہ ۔

۱۲۶ ۔ اردو انگریزی ڈکشنری : از ڈاکٹر ایس ڈبلیو فیلن ۔

۱۲۷ ۔ صد شعر اقبال (اقبال کے سو شعروں کی تشریح) : از صوفی غلام مصطفیٰ تبسم ۔

۱۲۸ ۔ جائزہ مخطوطات اردو (جلد اول) : از مشفق خواجہ ۔

قومی تاریخ

۱۲۹ - محمد علی جناح : از ہیکٹر بولائیتھو ، مترجم زبیر صدیقی -

۱۳۰ - سفر : از جسٹس ایس اے رحمان -

۱۳۱ - تذکرہ صوفیائے سرحد : از مولانا اعجاز الحق قدوسی -

۱۳۲ تذکرہ صوفیائے بلوچستان : از ڈاکٹر انعام الحق کوثر -

۱۳۳ - تذکرہ صوفیائے بنگال : از مولانا اعجاز الحق قدوسی -

۱۳۴ - سرحد اور جد و جہد آزادی : از اللہ بخش یوسفی -

قواعد

۱۳۵ - جامع القواعد (حصہ نحو) : از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ -

۱۳۶ - جامع القواعد (حصہ صرف) :از ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی -

۱۳۷ - تذکیرو تالیث : از احسان دانش

معاشریات/لسانیات/لوک ثقافت

۱۳۸ - یورپ میں اردو : از آغا افتخار حسین -

۱۳۹ - پشتو زبان اور ادب کی تاریخ : از محمد مدنی عباسی -

۱۴۰ - گرو گرنتھ اور اردو : از عباداللہ گیلانی -

۱۴۱ - پنجاب رنگ : از شفیع عقیل -

۱۴۲ - پنجابی نامہ : ارشاد احمد پنجابی -

۱۴۳ - بلوچی نامہ: از عطا شاد بلوچ -

۱۴۴ - پشتو نامہ : از ڈاکٹر انوار الحق -

۱۴۵ - بلوچستان میں اردو : از ڈاکٹر انعام الحق کوثر -

۱۴۶ - سندھ میں اردو مخطوطات : از سید احمد علی زیدی -

۱۴۷ - سندھ میں اردو مطبوعات : از عبد الجلیل/اسلام اختر -

۱۴۸ - اردو سندھی کے لسانی روابط : از ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی -

۱۴۹ ۔ کشمیر میں اردو : از حبیب کیفوی ۔

۱۵۰ ۔ کشمیری اور اردو زبان کا تقابلی مطالعہ : از ڈاکٹر سید محمد یوسف بخاری ۔

۱۵۱ ۔ براھوی زبان و ادب کی مختصر تاریخ : از ڈاکٹر عبد الرحمان براہوئی ۔

۱۵۲ ۔ براھوی نامہ : از ڈاکٹر عبد الرحمان براہوئی ۔

۱۵۳ ۔ سندھی نامہ : از نیاز حسن ہمایونی ۔

۱۵۴ ۔ دیوان صابر ۔

بچوں کا ادب/تعلیم بالغاں کے کتابچے

۱۵۵ ۔ ہمارے پیارے نبی : از محمد اکرام چغتائی ۔

۱۵۶ ۔ اولیاء اللہ (حصہ اول) : از ممتاز مفتی ۔

۱۵۷ ۔ اولیاء اللہ (حصہ دوم) : از ممتاز مفتی ۔

۱۵۸ ۔ بزرگوں کی عزت : از مرزا ادیب ۔

۱۵۹ ۔ فن اور دستکاریاں : از یونس ادیب ۔

۱۶۰ ۔ سادہ زندگی : از ڈاکٹر ناظر حسن زیدی ۔

۱۶۱ ذرائع آمد و رفت : از ، اے حمید ۔

۱۶۲ ۔ غیر ملکی کہانیاں : از ، اے حمید ۔

۱۶۳ ۔ پریوں کی کہانیاں : از ، اے حمید ۔

۱۶۴ ۔ تین لوک قصے : از ممتاز مفتی ۔

۱۶۵ ۔ مثالی طالب علم : از مرزا ادیب ۔

۱۶۶ ۔ تین لوک کہانیاں : از ممتاز مفتی ۔

۱۶۷ ۔ ماں اور بچہ : از پروفیسر عاشق محمد ۔

۱۶۸ ۔ خوشیوں بھرا گھرانہ : از ڈاکٹر ناظر حسن زیدی ۔

۱۶۹ ۔ دیہاتی زندگی اور شہری زندگی : از مسعود مفتی ۔

۱۷۰ - حکایات : از ممتاز مفتی -

۱۷۱ - سماجی بھلائی : از مسعود مفتی -

۱۷۲ - چیونٹی ، مکڑی اور شہد کی مکھی : از ، اے حمید -

۱۷۳ - لوک ریت (ڈراما) : از ممتاز مفتی -

۱۷۴ - صحت و صفائی : از پروفیسر عاشق محمد -

---

۵ - شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی

تصانیف و تالیفات

۱ - اسلامی نظریہ حیات : مولفہ خورشید احمد ۔
۲ - پاکستان ناگزیر تھا : از سید حسن ریاضی ۔
۳ - الجی : از سید معین الدین ۔
۴ - نباتی تشریحات : از عبدالرشید مہاجر ۔
۵ - ترابی خورد حیاتیات : از سید عبدالسلام ۔
۶ - حیوانی کردار : از منظور احمد ۔
۷ - سائنس اور زندگی (جزو اول) : از آفتاب حسن ۔
۸ - عملی بیاض خورد حیاتیات : مرتبہ احمد علی انور ۔ محمد حسین قادری ۔
۹ - تشریحات سمیہ : از حسن الدین احمد ۔
۱۰ - تعارف منطق جدید : از قاضی عبدالقادر ۔
۱۱ - طبی سماجی بہبود : از اجمل احمد ۔ امجد علی جعفری ۔
۱۲ - ہمارے معاشرتی مسائل : از صبیح الدین بقائی ۔
۱۳ - شماریاتی جدول : مرتبہ منیر احمد ۔ محمد حنیف ۔
۱۴ - اردو ذریعہ تعلیم اور اصلاحات : از آفتاب حسن ۔
۱۵ - تاریخ جامعہ کراچی : مرتبہ نصیب اختر ۔
۱۶ - اقبال سب کے لیے : از ڈاکٹر فرمان فتحپوری ۔

تراجم

۱۷ - تعارف اخلاقیات : از للی ۔
۱۸ - برعظیم پاک و ہند کی ملت اسلامیہ : از اشتیاق حسین قریشی ۔

۱۹ - تاریخ فلسفہ : از کلیمنٹ سی ویب -

۲۰ - بادشاہ : از مکیا ویلی -

۲۱ - معاہدہ عمرانی : از روسو -

۲۲ - بین الاقوامی تعلقات دو عالمی جنگوں کے درمیان : از ای - ایچ - کار -

۲۳ - سلطنت دہلی کا نظم حکومت : از اشتیاق حسین قریشی -

۲۴ - قدر اور سرمایہ : از ہکس -

۲۵ - معاشی نمو کے مراحل : از رو سٹوو -

۲۶ - طبیعی کیمیا : گلا سٹون (جزو اول و دوم) -

۲۷ - حبلیوں کی تشریح : از چارلس کے - وائیکرٹ (جزو اول و دوم)

۲۸ - تشریح نباتات : از کیتھرائن ایسو -

۲۹ - نافع معدنی مطروحات : از بیٹ مین -

۳۰ - اینگلو امریکہ کا خطی جغرافیہ : از وہائیٹ فوسکیو -

۳۱ - پاکستان کا ایک سمندری جھینگا : پی نیٹس ، ترجمہ : نسیمہ ترمذی -

۳۲ - قائد اعظم محمد علی جناح کی نجی زندگی کے دو اہم پہلو : شریف الدین پیرزادہ -

۳۳ - نفسیات کی بنیادیں : از بورنگ - لانگ فلڈ - ولڈ -

فراہنگ اصطلاحات

۳۴ - فرہنگ اصطلاحات حیاتیات : مجلس اصطلاحات حیاتیات ، (جزو اول و دوم) -

۳۵ - فرہنگ اصطلاحات کیمیا : مجلس اصطلاحات کیمیا -

۳۶ - فرہنگ اصطلاحات طبیعیات ، ریاضیات و فلکیات : آفتاب حسن -

۳۷ - فرہنگ اصطلاحات معاشیات، تجارت و بنکاری: مجلس اصطلاحات و معاشیات -

۳۸ - فرہنگ اصطلاحات عمرانیات : محمد لطیف - احمد حسن -

۳۹ - فرہنگ اصطلاحات و محاورات قانون : مجلس اصطلاحات قانون -

۴۰ - فرہنگ اصطلاحات علم کتب خانہ : زین صدیقی (قسم اول) -

۴۱ - فرہنگ اسماء العلوم : محمد طارق محمود -

۴۲ - فرہنگ اصطلاحات شماریات : مجلس اصطلاحات شماریات -

۴۳ - فرہنگ اصطلاحات برقیات : طارق محمود -

۶ - وفاقی گورنمنٹ اردو کالج

بابائے اردو روڈ : کراچی - ۱

۱ - اساس پاکستان : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۲ - تجوید القرآن : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۳ - نظریہ پاکستان : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۴ - گلدستہ احادیث : پروفیسر محمد نعیم عثمانی -

۵ - اسلام اور پاکستان : پروفیسر سید محمد محفوظ علی -

۶ - زعمائے ملت : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۷ - تعلیم : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۸ - تحریک پاکستان : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۹ - اقبال اور تعلیم : محمد فاروق -

۱۰ - جہد آزادی : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۱۱ - پاکستان کی خارجہ پالیسی : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۱۲ - نظریہ پاکستان کے عظیم مبلغ : نواب بہادر یار جنگ ، پروفیسر محمد خلیل اللہ -

۱۳ - تقابلی سیاست : پروفیسر ارشد کریم -

۱۴ - خوشحال خان خٹک : پروفیسر ڈاکٹر نعیم حیدر نقوی -

۱۵ - بزم : ڈاکٹر حسن الدین احمد -

۱۶ - فکر و افکار : پروفیسر محمد خلیل اللہ -

---

۷ - وفاقی گورنمنٹ اردو سائنس کالج

شاہراہ جامعہ کراچی

۱ - حیوانی کردار برائے بی ایس سی/ایم ایس سی : از ڈاکٹر منظور احمد -

۲ - خرد حیاتیات (حصہ اول) برائے بی ایس سی : از ڈاکٹر خورشید علی خان -

۳ - حیاتی کیمیا برائے بی ایس سی : از ڈاکٹر ایم اے ولی و وسیم احمد -

۴ - عملی نباتیات (حصہ اول) برائے بی ایس سی : از وقار الحق -

۵ - عملی نباتیات (حصہ دوم) برائے بی ایس سی : از بیگم ممتاز ظہیر و سید طارق علی رضوی -

۶ - عملی کیمیا نامیاتی (حصہ اول) برائے بی ایس سی : از پروفیسر سید ضیاء الدین محمود و سید اصغر علی -

۷ - عملی کیمیا نامیاتی برائے ایف ایس سی سال دوم : از پروفیسر سید ضیاء الدین محمود -

۸ - عملی کیمیا غیر نامیاتی برائے بی ایس سی : از پروفیسر ضیاءالدین محمود و ارشد حسین صدیقی -

۹ - طفیلیات (حصہ اول) برائے بی ایس سی/ایم ایس سی : از ڈاکٹر بلقیس فاطمہ مجیب -

۱۰ - اطلاقی خرد حیاتیات (حصہ دوم) برائے بی ایس سی : از ڈاکٹر خورشید علی خان و سید اقبال عالم -

۱۱ - مسلمانوں کی جغرافیائی تحقیقات برائے ایم ایس سی : از پروفیسر محمد اکرام الرحمان -

۱۲ - عملی حیوانیات برائے بی ایس سی : از ڈاکٹر سید کمال الدین و سید سلیم الدین صدیقی -

۱۳ - نیم موصل طبیعیات برائے بی ایس سی/ایم ایس سی : از پروفیسر سید ہارون الرشید نجمی -

۱۴ - طفیلیات (حصہ دوم) برائے بی ایس سی/ایم ایس سی : از ڈاکٹر بلقیس فاطمہ مجیب -

۱۵ - ارضیات (حصہ اول) برائے بی ایس سی/ایم ایس سی : از افسر علی بیگ -

۱۶ - ارضیات (حصہ دوم) برائے بی ایس سی/ایم ایس سی : از افسر علی بیگ -

۱۷ - عملی حیاتی کیمیا برائے بی ایس سی : از وسیم احمد -

۱۸ - فعلیات و خلویات برائے بی ایس سی : از پروفیسر ڈاکٹر نعیم الحسن نقوی و تنویر فاطمہ صدیقی -

۱۹ - فقاریے برائے بی ایس سی/ایم ایس سی : از پروفیسر ڈاکٹر حفیظ الرحمان صدیقی -

۲۰ - عملی طبیعیات برائے بی ایس سی : از پروفیسر ہارون الرشید نجمی -

۸ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی

اردو نگر ملتان روڈ ، لاہور

۱ - برق و مقناطیس : از پروفیسر حمید عسکری -

۲ - انسائیکلو پیڈیا طبیعیات : از پروفیسر حمید عسکری -

۳ - سائنسی موضوعات نمبر ۱ : مجموعہ منتخب انعامی مضامین -

۴ - سائنسی موضوعات نمبر ۲ : مجموعہ منتخب انعامی مضامین -

۵ - سائنسی موضوعات نمبر ۳ : مجموعہ منتخب انعامی مضامین -

۶ - سائنسی موضوعات نمبر ۴ : مجموعہ منتخب انعامی مضامین -

۷ - اڑن مشین :

۸ - مصنوعی سیارے :

۹ - ایٹم اور ایٹمی توانائی :

۱۰ - ایکس ریز :

۱۱ - سیم و تھور :

۱۲ - حیاتین :

۱۳ - حشرات الارض اور وہیل :

۱۴ - نباتیات (حصہ اول) : از پروفیسر اکرام بٹ -

۱۵ - حیوانیات (حصہ اول) : از ڈاکٹر محمد رمضان مرزا -

۱۶ - نفسیات : از ڈاکٹر چودھری عبدالقادر -

۱۷ - ہمارے جانور : مجموعہ منتخب انعامی مضامین -

۱۸ - آواز : از ڈاکٹر عبد البصیر پال -

۱۹ - قاموس الاصطلاحات : مرتبہ منہاج الدین -

۲۰ - جوہری توانائی : از مسعود بٹ -

۲۱ - مصنوعی نسل کشی : از ڈاکٹر رمضان علی -

۲۲ - نظام شمسی : مجموعہ منتخب انعامی مضامین -

۲۳ - سائنس اور زراعت : مجموعہ منتخب انعامی مضامین -

۲۴ - نظام انہضام :

۲۵ - کیمیائی سامان حرب :

۲۶ - نباتیات : از پروفیسر وہاب اختر عزیز -

۲۷ - عسکری نفسیات : از ڈاکٹر چودھری عبدالقادر -

۲۸ - تاریخ علم الادویات و ادویہ سازی : از پروفیسر ڈاکٹر محمد امین -

۲۹ - الیکٹرالکس : از لیفٹیننٹ کرنل اعجاز احمد خان -

۳۰ - آسان حیوانیات : از پروفیسر وہاب اختر عزیز -

۳۱ - نباتی فصلیات : از پروفیسر وہاب اختر عزیز -

۳۲ - نموئی نفسیات : از ڈاکٹر سی اے قادر -

۳۳ - اپالو : از محمد گلستان -

۳۴ - اعشاریائی تقسیم و نظام کتب خانہ : از سید اختر حسین -

۳۵ - معاشریات : از ڈاکٹر چودھری عبدالقادر -

۳۶ - مسائل اقبال : از ڈاکٹر سید عبداللہ -

۳۷ - مبادیات جینیات : از پروفیسر مصور الحسن گیلانی -

۳۸ - نفسیات تسویہ : از ڈاکٹر چودھری عبدالقادر -

۳۹ - سخنور نئے اور پرانے : از ڈاکٹر سید عبداللہ -

۴۰ - گائے بھینسوں کا تولیدی نظام و مصنوعی نسل کشی : از وہاب اختر عزیز -

۴۱ - جرمیات : از ڈاکٹر سی اے قادر -

۴۲ - خصوصی نظریۂ اضافت کا اشکال بابت کلاک : از عزیز احمد -
۴۳ - نفسیات اطفال : از ڈاکٹر سی اے قادر -
۴۴ - فلسفہ جدید اور اس کے دبستان : از ڈاکٹر سی اے قادر -
۴۵ - انسانی ماحولیات : از ڈاکٹر سی اے قادر -
۴۶ - آبادی کی معاشیات : از ڈاکٹر سی اے قادر -
۴۷ - بچوں میں رقابت : از منور جہاں رشید -
۴۸ - اقبال و صوفی : از ڈاکٹر سید عبداللہ -
۴۹ - قائد اعظم ، تحریک بازیابی وقتہ کے آخری رہنما :
۵۰ - صنعتی نفسیات : از ڈاکٹر سی اے قادر -
۵۱ - اردو میں سائنسی و قلمی کتابوں کی فہرست :
۵۲ - معاشرتی نفسیات :
۵۳ - معاشرتی نظریہ : از ڈاکٹر سی اے قادر -
۵۴ - آسان آبپاشی : از عبد اللہ جان -
۵۵ - پاکستان ایک تہذیبی وحدت : از سید فیضی جالندھری -
۵۶ - سخنور نئے اور پرانے (حصہ دوم) : از ڈاکٹر سید عبداللہ -
۵۷ - شیخ اکبر محی الدین و اقبال : از ڈاکٹر سید عبداللہ -
۵۸ - منہاجیات : از ڈاکٹر سی اے قادر -
۵۹ - تغیر اور نظریات تغیر :
۶۰ - پاکستان میں مالیاتی گوشواروں کا اردو ترجمہ :

۹ - اردو اکیڈمی : بہاولپور

۳۳ - سی ، ماڈل ٹاؤن اے ، غزنوی روڈ ، بہاولپور

۱ - گلگت اور شنا زبان : از ڈاکٹر شجاع ناموس -

۲ - بلوچی ادب : از سلیم خان گمی -

۳ - نثر تاثیر : از فیض احمد فیض -

۴ - فاؤسٹ (گوئٹے کے ناول کا) اردو ترجمہ : از فضل حمید -

۵ - مثنوی سیف الملوک (سرائیکی مثنوی سینل کا) اردو ترجمہ : از محمد بشیر ظامی -

۶ - لغت طب (طبی اصطلاحات کے اردو مترادفات) : از حکیم غلام نبی -

۷ - ملتانی زبان اور اس کا اردو سے تعلق : از ڈاکٹر مہر عبدالحق -

۸ - رہنمائے نفسیات : از پروفیسر شیخ عبداللطیف -

۹ - بہاولپور کا شعری ادب : از حیات میرٹھی -

۱۰ - امام زیدؒ (فقہ امام زید کے بارے میں استاد ابو زہرہ کی عربی کتاب کا) اردو ترجمہ : رئیس احمد جعفری -

۱۱ - اقلیم انیس : از آغا سکندر مہدی -

۱۲ دیوان فرید (اردو) : از صدیق طاہر -

۱۳ - خواجہ غلام فریدؒ (حیات و شاعری) : از مسعود حسن شہاب دہلوی -

۱۴ - سید الاحرار (مولانا حسرت موہانی ، حیات و شاعری) : از اشتیاق اظہر -

۱۵ - مثنوی یوسف زلیخا (سرائیکی مثنوی کا اردو ترجمہ) : از پروفیسر دلشاد کلانچوی -

۱۶ - لطائف سیریہ (خواجہ محکم الدین سیرانی کے فارسی ملفوظات کا اردو ترجمہ : مسعود حسن شہاب دہلوی -

۱۷ - روہی رنگ (خواجہ فرید کی سرائیکی کافیوں کا منظوم) اردو ترجمہ : نور الزمان اوج -

۱۸ - سلقین لدنی (خواجہ محکم الدین کی فارسی کتاب کا) اردو ترجمہ : واحد بخش سیال -

۱۹ - مثنوی ہیر رانجھا (سرائیکی مثنوی کا منظوم) اردو ترجمہ : ندائے اظہر -

۲۰ - حرف بحرف : از سید منصور عاقل -

۲۱ - وادی پاکڑہ اور اس کے آثار : از صدیق طاہر -

۲۲ - بہار سرائیکی (سرائیکی کی ضرب الامثال اور کہاوتوں کا) اردو ترجمہ : محمد بشیر احمد ظامی -

۲۳ - خطہ پاک اوچ (قدیم شہر اوچ اور اس کے بزرگوں کے احوال) : از سید مسعود حسن شہاب دہلوی -

۲۴ - بہاولپور میں اردو : از مسعود حسن شہاب دہلوی -

۲۵ - قصہ شہزادہ اسحاق و مثنوی نورو خار : از نواب محمد بہاول خان خامس و مولانا عزیز الرحمان عزیز -

۲۶ - سرائیکی لوک کہانیاں : از محمد بشیر احمد ظامی -

۲۷ - صحیفہ تاریخ : از محمد حسن خان میرانی بہاولپوری -

۲۸ - اولیائے بہاولپور : از سید مسعود حسن شہاب دہلوی -

۲۹ - **کلیہ اقبال** (علامہ اقبال کے متعلق مطبوعہ مواد کی فہرست) : از ملک نذیر احمد -

۳۰ - **فہرست مخطوطات اوچ گیلانی** : از ڈاکٹر غلام سرور -

۳۱ - **منتخب دیوان فرید سرائیکی** ترجمہ و تشریح : پروفیسر دلشاد کلانچوی -

---

۱۰ - ادارہ تالیف و ترجمہ ، جامعہ پنجاب : لاہور

۱ - اصطلاحات معاشیات : ادارہ -

۲ - اصطلاحات نفسیات : ادارہ -

۳ - اصطلاحات اطلاقی نفسیات : ادارہ -

۴ - اضافیت کا نظریہ خصوصی : از پروفیسر خالد لطیف میر -

۵ - سوئی گیس اور اس کا مصرف : از ڈاکٹر محمد نذیر رومانی -

۶ - ہم ربطی کیمیا : از ڈاکٹر ظفر اقبال ، ڈاکٹر نصیر احمد -

۷ - فولاد سازی : از ڈاکٹر فضل کریم ، ڈاکٹر آئی - ایچ خان ، ڈاکٹر محمد منشا -

۸ - نظریہ گروپ : پروفیسر عبدالماجد -

۹ - لسونت مادے : ڈاکٹر ایم - اے عظیم -

۱۰ - جبذ : ڈاکٹر ایم - اے عظیم -

۱۱ - ایٹم کی ساخت : ڈاکٹر شفیق احمد -

۱۲ - شماریاتی میکانیات : ڈاکٹر عبدالبصیر پال -

۱۳ - مرکزائی کیمیا : ڈاکٹر محمد ظفر اقبال -

۱۴ - فونڈری ٹکنالوجی : ڈاکٹر فضل کریم -

۱۵ - مرکزائی اشعاع اور زراعت میں ان کی اہمیت : ڈاکٹر احمد سعید جی بھٹی -

۱۶ - تجاذب اور سیاروی حرکت : پروفیسر عبدالبصیر پال -

۱۷ - صنعتی معاشرے : پروفیسر سی - اے قادر -

۱۸ - قاموس نباتیات : پروفیسر وہاب اختر عزیز -

۱۹ - علم افزائش آبادی کے تحقیقی پیمانے : پروفیسر مظہر حسین -
۲۰ - کیمیاوی ہندو ساخت : ڈاکٹر محمد ظفر اقبال -
۲۱ - ویکٹر اور ٹینسر : پروفیسر خالد لطیف میر -
۲۲ - پاکستان کی معدنی دولت : ذوالفقار احمد -
۲۳ - سٹین لیس سٹیل : پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم -
۲۴ - بچوں کے نفسیاتی مسائل : مس منور جہاں رشید -
۲۵ - دھاتیں اور ان کے استعمالات : پروفیسر ڈاکٹر فضل کریم -
۲۶ - فولادی کنکریٹ : عبداللہ جان -
۲۷ - بچوں میں حسد : مس منور جہاں رشید -
۲۸ - پلنٹالوجی : پروفیسر ڈاکٹر ابوبکر -

---

۱۱ - زرعی یونیورسٹی : فیصل آباد

۱ - اصطلاحات زراعت :
۲ - لغات طب بیطاری :
۳ - ہماری غذا :
۴ - زراعت (حصہ اول) :
۵ - زراعت (حصہ دوم) :
۶ - زراعت (حصہ سوم) :
۷ - باغبانی کے عملی طریقے :
۸ - سائنسی ترجمہ :
۹ - مضامین زراعت :
۱۰ - قاعدہ تعلیم بالغاں :
۱۱ - کھمبی کی کاشت :
۱۲ - کھمبی کے پکوان :
۱۳ - یاد رفتگاں (مرحوم زرعی سائنسدانوں کا تذکرہ) :
۱۴ - جانوروں کی پرورش :
۱۵ - سائنسی و معلوماتی مضامین :
۱۶ - جانوروں کے ڈھانچے :

کتابچے

مختلف زرعی موضوعات پر ساٹھ سے زیادہ :

---

۱۲ - علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی : اسلام آباد

کورس کی کتب	سطح
۱ - اقبالیات :	ایف - اے
۲ - الیکٹریکل وائرلگ :	"
۳ - الیکٹریشن :	"
۴ - دیہی ترقی :	"
۵ - معاشیات :	"
۶ - عربی :	"
۷ - اردو :	"
۸ - جنرل سائنس :	"
۹ - دفتری اردو :	"
۱۰ - علم التعلیم :	"
۱۱ - غذا اور غذائیت :	"
۱۲ - بچے کی نگہداشت :	"
۱ - معاشیات :	بی - اے
۲ - اقبالیات :	"
۳ - مطالعہ پاکستان (اختیاری) :	"
۴ - پاکستان ادب (اول) :	"
۵ - پاکستان ادب (دوم) :	"
۶ - عمرانیات :	"
۷ - معاشیات پاکستان :	"

۸ - علم التعلیم : بی - اے
۹ - جدید دنیائے اسلام : ''
۱۰ - تعلیم آبادیات : ''
۱۱ - اسلامیات (لازمی) : ''
۱۲ - مطالعہ پاکستان (لازمی) : ''
۱۳ - اقبال کی فارسی شاعری : ''
۱۴ - اقبال کی اردو نثر : ''
۱۵ - اردو : ''
۱۶ - اخلاقیات : ''

نان کریڈٹ کورس/ کتب

۱ - اللسان العربی :
۲ - مرغبانی :
۳ - ٹریکٹر کی دیکھ بھال :
۴ - پودوں کی حفاظت :
۵ - زمین کے مسائل اور ان کا حل :
۶ - گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت :
۷ - دفتری اردو برائے وفاقی افسران :
۸ - اقبال بچوں اور جوانوں کے لیے :
۹ - حرف اقبال :

---

۱۳ - اکادمی ادبیات پاکستان

۳۶ سکول روڈ ، ایف ۸/۴ ، اسلام آباد

۱ - اہل قلم کی ڈائریکٹری :

۲ - انتخاب اردو غزل ، ۷۹-۱۹۷۶ء :

۳ - روئداد افتتاح اور قومی ادبی مذاکرہ :

۴ - مقالات : کل پاکستان اہل قلم کانفرنس ۱۹۸۰ء :

۵ - مقالات : کل پاکستان اہل قلم کانفرنس ۱۹۸۱ء :

۶ - انتخاب پنجابی شاعری : مرتبہ شریف کنجاہی -

۷ - زینت : ترجمہ ، امداد حسینی ، نظرثانی ، انتظار حسین -

۸ - سہکتے ہار : از ون چیئے و یواین اینگ ترجمہ کوثر جمال -

۹ - ادبی زاویے : کل پاکستان اہل قلم کانفرنس ۱۹۸۳ء کے مقالات کا مجموعہ ، مرتبہ اکادمی -

۱۰ - ادبی رجحانات : پاکستانی زبانوں کے ادب پر مقالات ، مرتبہ اکادمی -

۱۱ - آزادی کے بعد سندھی ادب کا ارتقا : از خالد اطہر -

---

۱۴ - مقتدرہ قومی زبان

مکان نمبر ۱۰ - گلی نمبر ۳۲ ، ایف ۸/۱ - اسلام آباد

۱ - **افکار و اذکار :** مرتب ہلال احمد زبیری -

۲ - **اردو میں سائنسی ادب کا اشاریہ :** ڈاکٹر ابواللیث صدیقی -

۳ - **اردو رسم الخط :** سید محمد سلیم -

۴ - **جدید اردو ٹائپ کاری :** سید عرفان علی یوسف -

۵ - **کتابیات قانون :** عطش درانی/محمود الحسن -

۶ - **اردو اصطلاحات سازی (کتابیات) :** ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہان پوری -

۷ - **پاکستان کے اردو اخبارات و رسائل (جلد اول) :** محمودالحسن/ افضل حق قرشی -

۸ - **پاکستان کے اردو اخبارات ورسائل (جلد دوم) :** ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہان پوری/عطش درانی -

۹ - **کتب لغت کا تحقیقی و لسانی جائزہ (جلد اول) :** جابر علی سید/ وارث سر ہندی ،

۱۰ - **کشاف اصطلاحات کتب خانہ :** محمود الحسن و زمرد محمود/ سید جمیل احمد رضوی -

۱۱ - **اصطلاحات عدلیہ و مالگزاری :** ایچ ایچ ولسن (طبع نو) -

۱۲ - **مختصر قانونی اصطلاحات :** مولوی فیروز الدین ڈسکوی (طبع نو) -

۱۳ - فارسی اصطلاحات سازی (کتابیات) : مرتبہ سید عارف نوشاہی و ڈاکٹر مہر نور محمد/ڈاکٹر محمد باقر -

۱۴ - کتابیات قواعد اردو : ڈاکٹر ابو سلمان شاہجہانپوری -

۱۵ - کتابیات اردو مطبوعات ۱۹۸۴ء : خالد اقبال یاسر -

۱۶ - انگریزی زبان و ادب کی تدریس میں قومی زبان کا کردار : جیلانی کامران -

۱۷ - The Language Policy of India (انگریزی) : مختار زمن -

۱۸ - مشرقی ممالک میں قومی زبان کے ادارے : عطش درانی/ڈاکٹر محمد ریاض/طاہر منصوری -

۱۹ - تعلیم ، ملازمت اور زبان : تحقیقی جائزہ -

۲۰ - کشاف اصطلاحات سیاسیات (حصہ اول) : محمد صدیق قریشی/ محمد سعید -

۲۱ - کشاف اصطلاحات سیاسیات (حصہ دوم) : محمد صدیق قریشی/ محمد سعید -

۲۲ - کشاف تنقیدی اصطلاحات : ابوالاعجاز حفیظ صدیقی/ڈاکٹر آفتاب احمد خان -

۲۳ - ترجمہ روایت اور فن : نثار احمد قریشی -

۲۴ - قومی زبان کے بارے میں اہم لسانی دستاویزات (جلد اول - حصہ اول) : ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار -

۲۵ - پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے : پروفیسر ایوب صابر -

۲۶ - جامع الا مثال (حصہ اول) : وارث سرہندی/شان الحق حقی -

۲۷ - جامع الا مثال (حصہ دوم) : وارث سرہندی/شان الحق حقی -

۲۸ - عربی اصطلاحات سازی (کتابیات) : محمد طاہر منصوری -

۲۹ - اردو ٹائپ کاری : نور احمد شاد -

۳۰ - قومی زبان ، اخبارات کے آئینے میں : عطا الحق قاسمی -

۳۱ - مختصر اصطلاحات دفتری :

۳۲ - اصطلاحات ڈراما : ڈاکٹر محمد اسلم قریشی/اظہار کاظمی -

۳۳ - اصطلاحات موسمیات : سرفراز شاہد -

۳۴ - اصطلاحات ریاضی : ذیلی مجلس اصطلاحات ریاضی (کراچی) -

۳۵ - دفتری مراسلت (انگریزی اردو) : ترجمہ و ترتیب ، ڈاکٹر محمد صدیق خان شبلی/مجیب الرحمان مفتی -

۳۶ - سائنسی و تکنیکی اصطلاحات : مرتب مجلس اصطلاحات وفاق وزارت تعلیم -

۳۷ - اصطلاحات حسابداری و محاسبی : مسعود احمد چیمہ -

۳۸ - وفاقی و صوبائی عہدوں کے نام (جلد اول) : مجلس استناد -

۳۹ - بھارت میں قومی زبان کا نفاذ : مصنف مختار زمن ، مترجم انور بیگ اعوان -

۴۰ - اصطلاحات مساحت : سید علی عارف رضوی -

۴۱ - تعلیمی اصطلاحات : ذیلی مجلس اصطلاحات تعلیمات -

۴۲ - وفاقی اور صوبائی محکموں کے نام : مجلس استناد -

۴۳ - اصطلاحات فنیات : ذیلی مجلس اصطلاحات فنیات -

۴۴ - دفتری ترکیبات ، محاورات اور فقرات کی لغت : مجیب الرحمان مفتی -

بہ اشتراک شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ ، جامعہ کراچی

۴۵ - فرہنگ اصطلاحات و محاورات قانون :

۴۶ - فرہنگ اسماء العلوم : محمد طارق محمود -

۴۷ - فرہنگ اصطلاحات علم کتب خانہ : زین صدیقی ۔

۴۸ - فرہنگ اصطلاحات برقیات : محمد طارق محمود ۔

۴۹ - تعارف اخلاقیات : از ولیم للی ، ترجمہ سید محمد احمد سعید ۔

ب۔ اشتراک اردو سائنس بورڈ

۵۰ - سطحی کیمیا :

ب۔ اشتراک اردو اکیڈمی ، لاہور

۵۱ - کشاف اصطلاحات کیمیا :

کتابچے

۱ - اعلیٰ تعلیم میں اردو کی حیثیت : از ڈاکٹر سید عبداللہ ، ترجمہ ڈاکٹر محمد اسلم قریشی ۔

۲ - سائنس اور ریاضی کی درسی کتابیں : میجر ریٹائرڈ آفتاب حسن ۔

۳ - اردو ہند سے اور ریاضی کی علامتیں : ڈاکٹر محمد رضی الدین صدیقی ۔

۴ - مقتدرہ قومی زبان اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی : اشتراک عمل ۔

۵ - مقتدرہ قومی زبان اور اردو ٹیلی پرنٹر :

٦ - وزارت قانون اور اسلامی نظریاتی کونسل کے اردو تراجم :

۷ - اردو کمپیوٹر ہی بہتر ہے : محمد رفیق احمد خان ۔

۸ - مشرقی ممالک میں قومی زبان کے ادارے (۱) : عطش درانی ، ڈاکٹر محمد ریاض ، محمد طاہر منصوری ۔

۹ - آزاد کشمیر میں نفاذ اردو : پروفیسر ایوب صابر ۔

۱۰ - دفتری زبان اور استناد اصطلاحات : ڈاکٹر سید عبداللہ ۔

۱۱ - قومی زبان کا نفاذ ، چند دشواریاں : برگیڈیر گلزار احمد ۔

۱۲ - تربیتی ورکشاپ برائے ادارہ ثقافت پاکستان : ڈاکٹر محمد صدیق شبلی ، انعام الحق جاوید ۔

۱۳ - بلوچستان میں نفاذ اردو : ڈاکٹر انعام الحق کوثر ۔

۱۴ - قومی زبان اور علاقائی زبانوں کا رشتہ : پروفیسر جیلانی کامران

۱۵ - قومی زبان کی پالیسی کے بارے میں چند خیالات : مختار زمن/ سید فیضی ۔

۱٦ - دفتری زبان اور نصاب تعلیم : ڈاکٹر سید عبداللہ ۔

۱۷ - دفتری اردو : ڈاکٹر وحید قریشی ۔

۱۸ - برطانیہ میں اردو کی تعلیم : محمود ہاشمی ۔

۱۹ - ایران میں وضع اصطلاحات کے اصول : ڈاکٹر سہر نور محمد ۔

———

۱۵ - انجمن حمایت اسلام

ریلوے روڈ - لاہور

۱ - قرآن مجید ، مترجم : ترجمہ شاہ رفیع الدین دہلوی -

۲ - نماز مترجم : مکمل نماز مع اردو ترجمہ -

۳ - دین و دولت : از پروفیسر سید محمود علی صاحب -

۴ - سید المرسلین : از مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش -

۵ - ہادی برحق : بچوں کے لیے -

۶ - بحضور سرور کائنات (نعتیہ کلام) : از خواجہ عبدالسمیع پال اثر صہبائی -

۷ - قرآن اور ہماری بول چال : از مولوی فضل قدیر ظفر ندوی -

۸ - سنین الاسلام : از ڈاکٹر لائیٹنر -

۹ - شعرالعجم (پانچ حصے) : از مولانا شبلی نعمانی -

۱۰ - سیرت النعمان : از مولانا شبلی نعمانی -

۱۱ - الغزالی : از مولانا شبلی نعمانی -

۱۲ - قصص ہند : از مولانا محمد حسین آزاد -

۱۳ - رسالہ دینیات (اول) :

۱۴ - رسالہ دینیات (دوم) :

۱۵ - رسالہ دینیات (سوم) :

۱۶ - اسلامی جنگیں (حصہ دوم و سوم) : از شفیقی عہدی پوری -

۱۷ - صدیق اکبر : از مولانا سعید احمد اکبر آبادی -

۱۸ - سیرت عائشہ صدیقہ : از سید سلیمان ندوی -

۱۹ - اسلام کی بہادر بیٹیاں : از مسعودہ بیگم -

۲۰ - تاریخ نظریہ پاکستان : از پیام شاہجہان پوری -
۲۱ - اقبال اور انجمن حمایت اسلام : از محمد حنیف شاہد -
۲۲ - تابعین : از شاہ معین الدین ندوی -
۲۳ - نقوش سیرت : مرتبہ مولانا محمد علم الدین سالک -
۲۴ - بنت حرم (ناول) : از ایم اسلم -
۲۵ - قدسیہ (ناول) : از ایم اسلم -
۲٦ - تلاش منزل (ناول) : از ایم اسلم -
۲۷ - تار رباب (ناول) : از ایم اسلم -
۲۸ - قاعدہ اردو سلسلہ قدیم : درسی قاعدہ -
۲۹ - پہلی اردو سلسلہ قدیم : درسی کتاب -
۳۰ - دوسری اردو سلسلہ قدیم : درسی کتاب -
۳۱ - تیسری اردو سلسلہ قدیم : درسی کتاب -
۳۲ - چوتھی اردو سلسلہ قدیم : درسی کتاب -
۳۳ - آپ بیتی : میاں امیر الدین -
۳۴ - نبیوں کے قصے :
۳۵ - حضرت محمدؐ :
۳٦ - رسول اکرمؐ :
۳۷ - اسوۂ حسنہ :

---

۱۶ - ادارہ ثقافت اسلامیہ
۲ - کلب روڈ ، لاہور

۱ - مجموعۂ تفاسیر ابو مسلم اصفہانی : از سید نصیر شاہ و محمد رفیع اللہ -

۲ - گلستان حدیث : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۳ - انتخاب حدیث : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۴ - مقام سنت : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۵ - معارف الحدیث : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۶ - مسئلہ اجتہاد : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۷ - اجتہادی مسائل : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۸ - کمرشل انٹرسٹ کی فقہی حیثیت : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۹ - مسئلہ تعداد ازواج : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۰ - ازدواجی زندگی کے لیے اہم قانونی تجاویز : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۱ - چند ازدواجی مسائل : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۲ - اسلام اور خاندانی منصوبہ بندی : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۳ - برصغیر پاک و ہند میں علم فقہ : از مولانا محمد اسحاق بھٹی -

۱۴ - فقہ عمر از شاہ ولی اللہ : ترجمہ ابو یحییٰ امام خان نوشہروی -

۱۵ - رویت ہلال : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۶ - مقالات : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۷ - اسلام اور موسیقی : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۸ - قوانین اسلام کا نفاذ قرآن اور سنت کی روشنی میں : از سید یعقوب شاہ -

۱۹ - دین فطرت : از مولانا مظہر الدین صدیقی -

۲۰ - اسلام ، دین آسان : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۲۱ - اسلام کا نظریہ حیات : از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم -

۲۲ - مقام انسانیت : از مولانا محمد مظہر الدین صدیقی -

۲۳ - عقائد و اعمال : از مولانا محمد مظہر الدین صدیقی -

۲۴ - اسلام کی بنیادی حقیقتیں : از رفقائے ادارہ -

۲۵ - مجمع البحرین : (شیعہ سنی متفق علیہ احادیث) : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۲٦ - روح اسلام (سپرٹ آف اسلام از سید امیر علی) : ترجمہ محمد ہادی حسین -

۲۷ - اساسیات اسلام : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۲۸ - کلام حکیم (مجموعہ کلام خلیفہ عبدالحکیم) : مرتبہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی -

۲۹ - پیغمبر انسانیت : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۳۰ - اسلام اور مذاہب عالم : از مولانا محمد مظہر الدین صدیقی -

۳۱ - مآثر لاہور : از سید ہاشمی فرید آبادی -

۳۲ - اسلام کا نظریۂ تاریخ : از مولانا محمد مظہر الدین صدیقی -

۳۳ - مسلمانوں کے عقائد و افکار (مقالات اسلامین) : ترجمہ مولانا محمد حنیف ندوی (دو حصے) -

۳۴ - تصورات عرب قبل اسلام : از مولانا عبید اللہ قدسی -

۳۵ - الفہرست (کتاب الفہرست از ابن الندیم وراق) : ترجمہ مولانا محمد اسحاق بھٹی -

۳٦ - الفخری : ترجمہ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۳۷ - پاکستانی مسلمانوں کے رسوم و رواج : از شاہد حسین رزاقی -

۳۸ - اسلام اور عدل و احسان : از مولانا رئیس احمد جعفری -

۳۹ - مسلم ثقافت ہندوستان میں : از مولانا عبدالمجید سالک -

۴۰ - آب کوثر : از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام -

۴۱ - روز کوثر : از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام -

۴۲ - موج کوثر : از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام -

۴۳ - حکیم فرزانہ : از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام -

۴۴ - حیات غالب : از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام -

۴۵ - تہذیب و تمدن اسلامی بنو عباس کے عہد میں : از مولانا رشید اختر ندوی -

۴٦ - اسلام میں حیثیت نسواں : از مولانا محمد مظہر الدین صدیقی -

۴۷ - عقلیات ابن تیمیہ : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۴۸ - افکار ابن خلدون : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۴۹ - بیدل : از خواجہ عباد اللہ اختر -

۵۰ - مقالات حکیم (مجموعہ مضامین) : از ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم -

۵۱ - مقالات حکیم حصہ اول اسلامیات حصہ دوم اقبالیات حصہ سوم متفرقات : از ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم -

۵۲ - تعلیمات غزالی : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۵۳ - سرگزشت غزالی (المنقض من الضلال از غزالی) : ترجمہ مولانا محمد حنوف ندوی -

۵۴ - تہافت الفلاسفہ : از غزالی ، تلخیص و تفہیم مولانا محمد حنیف ندوی -

۵۵ - افکار غزالی : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۵٦ - حکمت رومی : از ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم -

۵۷ - تشبیہات رومی : از ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم -

۵۸ - مولانا رومی—حیات و افکار : از بشیر محمود اختر -

۵۹ - اقبال کا نظریۂ اخلاق : از پروفیسر سعید احمد رفیق -

۶۰ - انڈونیشیا : از شاہد حسین رزاقی -

۶۱ - اسلام اور تعمیر شخصیت : از میاں عبد الرشید -

۶۲ - اسلام کا نظریۂ اخلاق : از مولانا محمد مظہر الدین صدیقی -

۶۳ - تاریخ جمہوریت : از شاہد حسین رزاقی -

۶۴ - مسلمانوں کے سیاسی افکار : از پروفیسر رشید احمد -

۶۵ - فقہائے ہند (جلد اول ، دوم ، سوم ، چہارم دو حصے ، پنجم دو حصے) : از مولانا محمد اسحاق بھٹی -

۶۶ - فقہائے پاک و ہند (تیرھویں صدی ہجری) (دو جلدیں) : از مولانا محمد اسحاق بھٹی -

۶۷ - اسلامی جمہوریت : از مولانا رئیس احمد جعفری -

۶۸ - اسلام کا معاشی نظریہ : از مولانا مظہر الدین صدیقی -

۶۹ - اسلام کا نظریہ تعلیم : از ڈاکٹر محمد رفیع الدین -

۷۰ - طب العرب (ایڈورڈ براؤن) : ترجمہ حکیم سید علی احمد نیر واسطی -

۷۱ - برصغیر پاک و ہند کے قدیم عربی مدارس کا نظام تعلیم : از پروفیسر بختیار حسین صدیقی -

۷۲ - مسلمانوں کے تعلیمی فکر کا ارتقا : از پروفیسر بختیار حسین صدیقی -

۷۳ - تاریخ دولت فاطمیہ : از رئیس احمد جعفری -

۷۴ - مکتوب مدنی : از شاہ ولی اللہؒ ، ترجمہ مولانا محمد حنیف ندوی -

۷۵ - لمعات : از شاہ ولی اللہؒ ، ترجمہ پیر محمد حسن -

۷۶ - سطعات : از شاہ ولی اللہؒ ، ترجمہ سید محمد متین ہاشمی -

۷۷ - ارمغان حالی : از پروفیسر حمید احمد خان -

۷۸ - عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ : از شاہد حسین رزاقی -

۷۹ - علم حدیث میں پاک و ہند کا حصہ : از شاہد حسین رزاقی -

۸۰ - ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم : از ممتاز مرزا -

۸۱ - سید امیر علی : از شاہد حسین رزاق -

۸۲ - مطالعہ قرآن : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۸۳ - لسان القرآن : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۸۴ - مشرق بعید میں طلوع اسلام : از پروفیسر قدرت اللہ فاطمی -

۸۵ - اقبال اور سوشلزم : از جسٹس ایس - اے رحمان

۸۶ - مطالعہ حدیث : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۸۷ - سید جمال الدین افغانی : از شاہد حسین رزاق -

۸۸ - مارکسیت کا مغالطہ : از محمد طفیل سالک -

۸۹ - عثمان دقنہؒ : از محمد حامد -

۹۰ - ارمغان شاہ ولی اللہ : از پروفیسر محمد سرور -

۹۱ - منہاج القرآن : از ڈاکٹر برہان احمد فاروق -

۹۲ - مقالات اجمل : از ڈاکٹر محمد اجمل -

جن مطبوعات کے لئے ایڈیشن درکار ہیں

۹۳ - اسلام اور فطرت : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۹۴ - زیردستوں کی آقائی (الوعدالحق ازطٰہٰ حسین) : ترجمہ از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۹۵ - سر سید اور اصلاح معاشرہ : از شاہد حسین رزاقی -

۹۶ - موسیقی کی شرعی حیثیت : از سید نصیر شاہ و رفیع اللہ -

۹۷ - اسلام میں حریت ، مساوات ، اخوت : از خواجہ عباد اللہ اختر -

۹۸ - اسلام اور حقوق انسانی : از خواجہ عباد اللہ اختر -

۹۹ - چند معاشی مسائل اور اسلام : از سید یعقوب شاہ -

۱۰۰ - تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ : از ڈاکٹر احمد شلبی ، ترجمہ محمد حسین خان زبیری -

۱۰۱ - اسلامی اصول صحت : از فضل کریم فاروق -

۱۰۲ - تاریخ تصوف (قبل از اسلام) : از بشیر احمد ڈار -

۱۰۳ - یاد گار شبلی : از ڈاکٹر شیخ محمد اکرام -

۱۰۴ - تعمیر شخصیت : از میاں عبدالرشید -

۱۰۵ - گرو گرنتھ صاحب اور اسلام : از ابوامن امرتسری -

۱۰۶ - سکھ مسلم تاریخ حقیقت کے آئینے میں : از ابوامن امرتسری -

۱۰۷ - مشاہیر اسلام : از خواجہ عباد اللہ اختر -

۱۰۸ - حکمائے قدیم کا فلسفہ اسلام : از بشیر احمد ڈار -

۱۰۹ - حیات محمد : از محمد حسین ہیکل ، ترجمہ ابویحیی امام خان -

۱۱۰ - مقام سنت : از مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری -

۱۱۱ - اسلام اور روا داری : از رئیس احمد جعفری -

۱۱۲ - سیاست شرعیہ : از رئیس احمد جعفری -

۱۱۳ - اسلام اور مسئلہ زمین : از محمد احمد -

۱۱۴ - افکار ابن خلدون : از مولانا محمد حنیف ندوی -

۱۱۵ - قرآن اور علم جدید : از ڈاکٹر محمد رفیع الدین -

۱۱۶ - تہذیب و تمدن اسلامی (تین جلدیں) : از رشید اختر ندوی -

۱۷ - اقبال اکادمی پاکستان

۱۱۶ - میکلوڈ روڈ - لاہور

۱ - تصورات عشق و خرد (اقبال کی نظر میں) : از ڈاکٹر وزیر آغا -

۲ - اقبال اور کشمیر : از ڈاکٹر صابر آفاقی -

۳ - تشبیہات اقبال : از پروفیسر نذیر احمد -

۴ - اقبال کی فارسی شاعری کا تنقیدی جائزہ : از ڈاکٹر عبدالشکور احسن -

۵ - اقبال اور قائد اعظم : از احمد سعید -

۶ - ترجمان زبور عجم (زبور عجم کا منظوم اردو ترجمہ) : از جسٹس ایس - اے رحمان -

۷ - اقبال کی مابعدالطبیعیات (اردو ترجمہ) : از ڈاکٹر شمس الدین صدیقی -

۸ - انتخاب کلام اقبال (اردو فارسی) : مرتبہ صوفی غلام مصطفیٰ تبسم -

۹ - اقبال اور مسلک تصوف : از ڈاکٹر ابواللیث صدیقی -

۱۰ - اقبالیات کا مطالعہ : مرتبہ ڈاکٹر سید معین الرحمان -

۱۱ - سر گذشت اقبال : از ڈاکٹر عبدالسلام خورشید -

۱۲ - اقبال اور فارسی شعرا : از ڈاکٹر محمد ریاض -

۱۳ - انتخاب پیام مشرق (منظوم اردو ترجمہ) : از فیض احمد فیض -

۱۴ - کتابیات اقبال : مرتبہ رفیع الدین ہاشمی -

۱۵ - سرا پردہ افلک : از صوفی غلام مصطفیٰ تبسم -

۱۶ - جامعات میں اقبال کا تنقیدی اور تحقیقی مطالعہ : مرتبہ ڈاکٹر سید معین الرحمان -

۱۷ - اقبال بحیثیت مفکر پاکستان : از ڈاکٹر عبدالحمید -

۱۸ - انتخاب پیام مشرق (منظوم اردو ترجمہ) : از پروفیسر حضور احمد سلیم -

۱۹ - اقبال کا سیاسی کارنامہ : از محمد احمد خان -

۲۰ - نذر اقبال : مرتبہ ذوالفقار احمد تابش -

۲۱ - متعلقات خطبات اقبال : مرتبہ ڈاکٹر سید عبداللہ -

۲۲ - منتخب کلام اقبال (نئی نسل کے لیے) : مرتبہ ڈاکٹر عبدالوحید -

۲۳ - ملفوظات اقبال : مرتبہ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی -

۲۴ - اقبالیات کے نقوش : مرتبہ ڈاکٹر سلیم اختر -

۲۵ - اقبالیات کا تنقیدی جائزہ : از قاضی احمد میاں اختر جوناگڑھی -

۲۶ - اقبال کے محبوب صوفیہ (طبع ثانی) : مرتبہ اعجاز الحق قدوسی -

۲۷ - اسلامی تصوف اور اقبال (طبع ثانی) : از ڈاکٹر ابو سعید نور الدین -

۲۸ - اسرار و رموز پر ایک نظر (طبع ثانی) : از پروفیسر محمد عثمان -

۲۹ - مکتوبات اقبال : مرتبہ سید نذیر نیازی -

۳۰ - انوار اقبال : مرتبہ بشیر احمد ڈار -

۳۱ - اسرار و رموز (منظوم اردو ترجمہ) : از عبدالرشید فاضل ، کوکب شادانی -

۳۲ - جاوید نامہ (منظوم اردو ترجمہ) : از رفیق خاور -

۳۳ - اقبال شخصیت اور شاعری : از پروفیسر رشید احمد صدیقی -

۳۴ - معاصرین اقبال کی نظر میں : از محمد عبداللہ قریشی -

۳۵ - روایات اقبال : از ڈاکٹر عبداللہ چغتائی -

۳۶ - اقبال کی اردو نثر : از ڈاکٹر عبادت بریلوی -

۳۷ - اقبال کی صحبت میں : از ڈاکٹر عبداللہ چغتائی -

۳۸ - اقبال اور محبت رسول[۳] : از پروفیسر محمد طاہر فاروق -

۳۹ - اقبال اور قرآن : از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان -

۴۰ - روح مکاتیب اقبال : مرتبہ محمد عبداللہ قریشی -

۴۱ - اقبال اور علمائے پاک و ہند : از اعجاز الحق قدوسی -

۴۲ - اقبال اور مسئلہ تعلیم : از محمد احمد خان -

۴۳ - پس چہ باید کرد مع مسافر (منظوم اردو ترجمہ): از رفیق خاور -

۴۴ - اقبال کے شعری ماخذ : از پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی -

۴۵ - دانائے راز (سوانح حیات حکیم الامت حضرت علامہ اقبال) : از سید نذیر نیازی -

۴۶ - اقبال کے آخری دو سال : از ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی -

۴۷ - علم الاقتصاد : از علامہ محمد اقبال -

۴۸ - اسلام اور سائنس (طبع ثانی) : از ڈاکٹر محمد رفیع الدین -

۴۹ - مکاتیب اقبال بنام گرامی (طبع ثانی) : مرتبہ محمد عبداللہ قریشی -

۵۰ - فصل المقال (اردو ترجمہ) : از عبید قدسی -

۵۱ - سلسلہ درسیات اقبال (پہلی کتاب) : مرتبہ پروفیسر عبدالرشید فاضل -

۵۲ - سلسلہ درسیات اقبال (دوسری کتاب) : مرتبہ پروفیسر عبدالرشید فاضل -

۵۳ - سلسلہ درسیات اقبال (تیسری کتاب) : مرتبہ پروفیسر عبدالرشید فاضل -

۵۴ - ہندوستان میں اقبالیات : از عبدالقوی دسنوی -

۵۵ - اقبال اور عطیہ بیگم (طبع ثانی) : از ضیاء الدین برنی -

۵۶ - اقبال ایرانیوں کی نظر میں : از ڈاکٹر خواجہ عبدالحمید عرفانی -

۵۷ - اقبال اور سیاست ملی (طبع ثانی) : از رئیس احمد جعفری -

۵۸ - اقبال اور جمالیات (طبع ثانی) : از ڈاکٹر نصیر احمد ناصر -

۵۹ - صحیح فلسفہ تاریخ کیا ہے : از ڈاکٹر محمد رفیع الدین -

۶۰ - اقبال اور بھوپال (طبع ثانی) : از صہبا لکھنوی -

۶۱ - اقبال اور حیدر آباد دکن (طبع ثانی) : از نظر حیدر آبادی -

۶۲ - اقبال کے حضور (طبع ثانی) : از سید نذیر نیازی -

۶۳ - احوال و آثار اقبال : مرتبہ ڈاکٹر محمد باقر -

۶۴ - شمس العلما مولوی سید میر حسن (حیات و افکار) : از ڈاکٹر سید سلطان محمود حسین -

۶۵ - پس چہ باید کرد مع مسافر (ایک جائزہ) : از رفیق خاور -

۶۶ - علامہ اقبال (ممتاز حسن کی نظر میں) : مرتبہ ڈاکٹر محمد معز الدین -

۶۷ - برہان اقبال : از پروفیسر محمد منور -

۶۸ - تصانیف اقبال ، تحقیقی وتوضیحی مطالعہ : از ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی -

۶۹ - چہار رسالہ شیخ الاشراق (ترجمہ اردو) : از کمال محمد حبیب/ ارشاد احمد -

۷۰ - منتخب مقالات اقبال ریویو : مرتبہ ڈاکٹر وحید قریشی -

۷۱ - علامہ اقبال (صوفی تبسم کی نظر میں) : مرتبہ نثار احمد قریشی -

۷۲ - اقبال بحیثیت مفکر تعلیم : از بختیار حسین صدیقی -

۷۳ - ایقان اقبال : از پروفیسر محمد منور -

۷۴ - اشاریہ مکاتیب اقبال : مرتبہ صابر کلوروی -

زیر طبع

۷۵ - اردو نثر میں سیرت رسول ؐ : از ڈاکٹر انور محمود خالد -

۷۶ - علامہ اقبال یورپ میں : از ڈاکٹر سعید اختر درانی -
۷۷ - اقبال کے زرعی افکار : از چودھری مظفر حسین -
۷۸ - سکتوبات و خطبات رومی : از ڈاکٹر محمد ریاض -
۷۹ - اردو میں نعت گوئی : از ڈاکٹر ریاض مجید -
۸۰ - اقبال اور لذت پیکار : از حق نواز -

۱۸ - بزم اقبال

۲ کلب روڈ - لاہور

۱ - اقبال اور ملا : از خلیفہ عبدالحکیم -

۲ - مکاتیب اقبال بنام خان نیاز الدین خان :

۳ - تقاریر یوم اقبال (۱۹۵۴ء) : مرتبہ بزم اقبال -

۴ - علامہ اقبال ، آقا مجتبیٰ کی کتاب ''اقبال لاہوری'' کا اردو ترجمہ : از صوفی غلام مصطفیٰ تبسم -

۵ - ذکر اقبال : از عبدالمجید سالک -

۶ - منشورات اقبال : علامہ ہر چند نشری تقاریر کا مجموعہ -

۷ - فکر اقبال :از خلیفہ عبدالحکیم -

۸ - فلسفہ اقبال : مرتبہ بزم اقبال -

۹ - قرون وسطیٰ کے مسلمانوں کے سیاسی نظریے : مرتبہ بزم اقبال-

۱۰ - شعر اقبال : از سید عابد علی عابد -

۱۱ - مطالعہ اقبال : مرتبہ گوہر نوشاہی -

۱۲ - اقبال درون خانہ : مولفہ خالد نذیر صوفی -

۱۳ - ایران نامہ : مرتبہ گوہر نوشاہی -

۱۴ - نذر اقبال : مرتبہ محمد حنیف شاہد -

✓ ۱۵ - اقبال سید سلیمان کی نظر میں : مرتبہ پروفیسر اختر راہی -

۱۶ - اقبال کی شخصیت اور شاعری : از پروفیسر حمید احمد خان -

۱۷ - اقبال کا فنی ارتقا : مولفہ پروفیسر جابر علی سید -

۱۸ - اقبال ممدوح عالم : از ڈاکٹر سلیم اختر -

۱۹ - حیات اقبال کی گم شدہ کڑیاں : از محمد عبداللہ قریشی -

۲۰ - تشکیل جدید الٰہیات اسلامیہ : ترجمہ از سید نذیر نیازی -

۲۱ - اقبال اور تصوف : از پروفیسر محمد فرمان -

۲۲ - تلمیحات اقبال : از سید عابد علی عابد -

۲۳ - مطالعہ اقبال کے چند پہلو : از مرزا ادیب -

۲۴ - اقبال—فکر و عمل : از پروفیسر فتح محمد ملک -

---

۱۹ - آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس

سعیدہ منزل - ناظم آباد ، بی روڈ - کراچی

۱ - گلشن بے خار : از نواب مصطفیٰ خان شیفتہ -

*۲ - رومن رسم خط اور پاکستان : از مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی ندوی -

۳ - قدیم شہنشاہیاں : از مولانا سید طفیل احمد منگلوری علیگ -

۴ - نقد ادب : ترجمہ ل - احمد اکبر آبادی -

۵ - سر سید کا علمی کارنامہ : از قاضی احمد میاں اختر جونا گڑھی -

۶ - اردو زبان اور اسالیب : از سید محمد محمود رضوی مخمور اکبر آبادی -

۷ - مشرقی و مغربی تہذیب : از ڈاکٹر احسان محمد خان -

۸ - راہی اور راہ نما : از سید الطاف علی بریلوی -

۹ - ثقافت اور انتشار : از اخلاص حسین زبیری -

۱۰ - طالب علم کی ڈائری : از سید الطاف علی بریلوی -

۱۱ - مسلم خواتین کی تعلیم : از محمد امین زبیری -

۱۲ - نواب خان بہادر خان شہید : از سید الطاف علی بریلوی -

۱۳ - عہد بنگش کی علمی ، سیاسی اور ثقافتی تاریخ : از نقی ولی اللہ فرخ آبادی ترجمہ حکیم شریف الزمان -

۱۴ - اصول تدریس : ترجمہ اخلاص حسین زبیری -

۱۵ - ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں : از علامہ سید سلیمان ندوی -

۱۶ - مشاہیر کے تعلیمی نظریے : از محمد حسین خان زبیری -

۱۷ - پر اسرار کائنات : ترجمہ سید محمد تقی -

۱۸ - مفکرین تعلیم : از پروفیسر ضیاء الدین احمد -

۱۹ - اصول اور اساس تعلیم : ترجمہ انعام عظیم برنی -

*۲۰ - تعلیمی نفسیات کا بنیادی خاکہ : از پروفیسر وحیدالحق صدیقی -

۲۱ - عظیم علمائے نفسیات : ترجمہ پروفیسر عبدالمجید قریشی -

۲۲ - مادری زبان کی تعلیم : از پروفیسر یونس حسن فروغ -

۲۳ - جان ڈیوی کا فلسفہ تعلیم : ترجمہ سید عین الدین علوی -

۲۴ - تعلیمی مسائل - پس منظر و پیش منظر : از سید الطاف علی بریلوی -

۲۵ - مقاصد تعلیم : ترجمہ سید محمد تقی -

*۲۶ - ارتقائے انسانی : از مولانا سید طفیل احمد منگلوری -

۲۷ - چند عظیم علمائے جراثیم : ترجمہ عبدالمجید قریشی -

۲۸ - مسلمانوں کا نظام تعلیم : از پروفیسر سعید احمد رفیق -

۲۹ - خط و خطاطی : از شیخ ممتاز حسین جولپوری -

۳۰ - جمہوریت اور تعلیم (جلد اول) : ترجمہ سید محمد تقی -

۳۱ - جمہوریت اور تعلیم (جلد دوم) : ترجمہ سید محمد تقی -

۳۲ - انگریزوں کی لسانی پالیسی : از سید مصطفیٰ علی بریلوی -

۳۳ - بچے کا ذہنی و نفسیاتی ارتقا : از اخلاص حسین زبیری و وحید الحق صدیقی -

۳۴ - تعلیم و تربیت : از ضیاء الدین احمد برنی -

۳۵ - سائنس کے کرشمے : از سرور احمد توقیر -

۳۶ - علی گڑھ اور قومی نظمیں : از سید الطاف علی بریلوی و پروفیسر محمد ایوب قادری -

۳۷ - ان کہی کہانیاں : از سیدہ انیس فاطمہ بریلوی -

*۳۸ - مسلمانان کراچی و سندھ کی تعلیم : از مصطفیٰ علی بریلوی ۔

۳۹ - تعلیم و تعلم : از سید الطاف حسین بریلوی ۔

۴۰ - تعلیم بالغاں اور اس کی قومی اہمیت : از مولوی مظہر الرحمان بچھراونی ۔

۴۱ - تعلیم کے ابتدائی اصول : از ڈاکٹر محمد رفیع الدین (جلد اول) ترجمہ مولوی سبطین احمد ۔

۴۲ - تعلیم کے ابتدائی اصول : از ڈاکٹر محمد رفیع الدین (جلد دوم) ترجمہ مولوی سبطین احمد ۔

۴۳ - پاک و ہند میں تعلیمی ترقی : ترجمہ سید احسن مارہروی ۔

*۴۴ - اقبال کے تعلیمی نظریات : از محمد احمد صدیقی ۔

۴۵ - رفقائے عظیم : از میکس ایسٹ مین ، ترجمہ پروفیسر محمد حامی الدین خان ۔

۴۶ - حیات مابعد : از سید ضامن حسین نقوی گویا جہان آبادی ۔

۴۷ - تجدد امثال : از سید ضامن حسین نقوی گویا جہان آبادی ۔

۴۸ - مقدر انسانی ازلی کاست دو نوائے : ترجمہ پروفیسر عبدالمجید قریشی ۔

۴۹ - یادیں اور خاکے : از سیدہ انیس فاطمہ ۔

۵۰ - تاثرات و مشاہدات : از سیدہ انیس فاطمہ ۔

۵۱ - پاکستان کا معاشی پس منظر : از سیدہ انیس فاطمہ ۔

*۵۲ - مولانا محمد علی جوہر ، حیات اور تعلیمی نظریات : از ثناء الحق صدیقی ۔

۵۳ - مسلمانان پنجاب کی تعلیم : از سید مصطفیٰ علی بریلوی ۔

۵۴ - تجزیہ کلام غالب : از سید رفیع الدین بلخی ۔

۵۵ - ادب منزل بہ منزل : از سیدہ انیس فاطمہ بریلوی ۔

*۵۶ - مکاشفات کشفی : از میجر خان بہادر مرزا ابوجعفر کشفی ۔

۵۷ - وادی نیل : از محمد قطب الدین -

۵۸ - مسلمانان بنگال کی تعلیم : از سید مصطفیٰ علی بریلوی -

۵۹ - تاریخی شاہ پارے : از مرزا علی اظہر برلاس -

۶۰ - فرحت الناظرین : از محمد اسلم پسروری ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر محمد ایوب قادری -

۶۱ - مقالات بریلوی : از سید الطاف علی بریلوی -

۶۲ - چند محسن چند دوست : از سید الطاف علی بریلوی -

۶۳ - حکیم عمر خیام : از ابوالمکارم سلیم اللہ فہمی -

۶۴ - صوفیائے بہار اور اردو : از پروفیسر محمد معین الدین دردائی -

۶۵ - صوفیائے سندھ اور اردو : از پروفیسر محمد معین الدین دردائی -

۶۶ - مسئلہ علم مسلم مصنفین کی نظر میں : از پروفیسر محمد یعقوب بخش راغب بدایونی -

۶۷ - ہندوؤں کی تعلیم مسلمانوں کے عہد میں (انگریزی) : ترجمہ ڈاکٹر زبیر احمد -

۶۸ - حاصل مطالعہ : از سید الطاف علی بریلوی -

۶۹ - انشائیے : از فضل احمد صدیقی -

۷۰ - علمائے سلف و نابینا علما : از مولانا حبیب الرحمان خان شیروانی -

۷۱ - حیات حافظ رحمت خان : از سید الطاف علی بریلوی -

۷۲ - علم و عمل وقائع عبدالقادر خانی : از مولوی عبدالقادر برلاس ترجمہ مولوی معین الدین افضل گڑھی -

*۷۳ - شیخ عبدالقدوس گنگوہی اور ان کی تعلیمات : از مولانا اعجاز الحق قدوسی -

۷۴ - تعلیمات حضرت شاہ مینا : از محمد خصلت حسین زبیری -

۷۵ - عہد اسلامی میں علمی ترقی : از ڈاکٹر این این لا ، ترجمہ اخلاص حسین زبیری -

۷۶ - چوتھی دنیا : از سیدہ انیس فاطمہ بریلوی -

۷۷ - شیخ الاساتذہ مولانا غلام یحییٰ ہزاروی : از اشتیاق حسین اظہر -

۷۸ - نظام مصطفیٰ کیا ہے اور کس طرح قائم کیا جا سکتا ہے : از جسٹس قدیر الدین احمد -

۷۹ - معارف اقبال : از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان -

۸۰ - ۱۹۴۷ء کے آنسو : از سید مصطفیٰ علی بریلوی -

۸۱ - بلوچستان میں تعلیم : از پروفیسر انور رومان -

۸۲ - تاریخ شاہ عالم : از ڈبلیو فرینکلن ، ترجمہ ثناء الحق صدیقی -

۸۳ - تاریخ التعلیم : از میجر بی ۔ ڈی باسو ، ترجمہ وارث سرہندی -

۸۴ - راہ و منزل : از جسٹس قدیر الدین احمد -

۸۵ - پروفیسر رشید احمد صدیقی اپنے مضامین کے آئینے میں : از پروفیسر معین الدین دردائی -

۸۶ - اسلام اور تہذیبی ارتقا : از مولانا عبیداللہ قدسی -

۸۷ - مسلمانان صوبہ سرحد کی تعلیم : از سید مصطفیٰ علی بریلوی -

۸۸ - اسلام کی قوت محرکہ اور مسلمانوں کا ذہنی جمود : از جسٹس قدیر الدین احمد -

۸۹ - تاریخ علی گڑھ تحریک : از پروفیسر مسز معین و پروفیسر انصار زاہد ، ترجمہ مسز تنویر فاطمہ لئیق -

۹۰ - سائنس اور مسائل امروز : از پروفیسر عبدالروف نوشہروی -

۹۱ - کیمیائی علوم کی افادیت : از پروفیسر عبدالرؤف نوشہروی -

---

*نشان زدہ کتب کے نئے ایڈیشنوں کی ضرورت ہے -

۲۰ - ادارہ تحقیقات اسلامی

شاہ فیصل مسجد - پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵ ، اسلام آباد

قرآن ، تفسیر ، حدیث ، سیرت

۱ - تبویب القرآن (اشاریہ مضامین قرآن) : از خواجہ عبدالوحید -

۲ - تفسیر ماتریدی (تفسیر سورہ فاتحہ) : از محمد صغیر حسن معصومی -

۳ - عظمت قرآن حکیم (شعبہ دعوت و ارشاد) : از حافظ محمد یونس -

۴ - الدرایہ فی اصول الحدیث : از مفتی امجد علی -

۵ - خطبہ تبوک : ترجمہ و تشریح ، مولانا عبدالقدوس ہاشمی -

۶ - اصول حدیث : از مولانا امجد علی -

۷ - مقالات سیرت (انتخاب از فکر و نظر) : ترتیب و مقدمہ ، محمد میاں صدیقی -

فقہ ، اصول فقہ ، قانون ، اجتہاد

۸ - مجموعہ قوانین اسلام (چھ جلدیں) : از ڈاکٹر تنزیل الرحمان -

۹ - اسلام کا نظام عدل : از ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ -

۱۰ - اجماع اور باب اجتہاد : از کمال احمد فاروقی -

۱۱ - اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ دہلوی : از ڈاکٹر مظہر بقا -

۱۲ - برصغیر پاک و ہند میں نظام عدل گستری : از پروفیسر عبدالحفیظ صدیقی -

۱۳ - کتاب الرسالہ : از امام محمد بن ادریس شافعی ، ترجمہ مفتی امجد علی -

۱۴ - اسلامی قانون ایک تقابلی مطالعہ : از فتح محمد سندیلا -

۱۵ - اختلاف الفقہا : از محمد صغیر حسن معصومی -

۱۶ - حدود و تعزیرات : از غلام مرتضیٰ آزاد و ارشد خلجی -

۱۷ - علمائے دیو بند کے فتاویٰ اور ان کے رجحانات : از ڈاکٹر خالد مسعود -

۱۸ - اصول الکرخی : از عبدالرحیم اشرف بلوچ -

۱۹ - ادب القاضی : از محمود احمد غازی -

اقتصادیات

۲۰ - کتاب الاموال : از امام ابو عبید قاسم بن اسلام ، ترجمہ و اضافہ مقدمہ ، عبدالرحمان طاہر سورتی -

۲۱ - نظام زکواۃ اور جدید معاشی مسائل : از ڈاکٹر محمد یوسف گورایہ -

۲۲ - اسلامی ریاست کا مالیاتی نظام : از رفیع اللہ شہاب -

۲۳ - ربا اور مضاربت : از نور محمد غفاری و میاں محمد صدیقی -

تاریخ ، سوانح

۲۴ - تقویم تاریخی : از مولانا عبدالقدوس ہاشمی -

۲۵ - اسلامی اندلس میں کتب خانے اور شائقین کتب : از خولیان ریبیرا ، ترجمہ احمد خان -

۲۶ - قائد اعظم محمد علی جناح ، سیرت و کردار : از پروفیسر کرم حیدری -

تصوف

۲۷ - رسالہ قشیریہ : از امام ابوالقاسم قشیری ، ترجمہ ڈاکٹر محمد حسن -

۲۸ - الرسائل القشیریہ : از امام ابوالقاسم قشیری ، ترجمہ ڈاکٹر محمد حسن -

۲۹ - دوائے شافی ترجمہ الجواب الکافی : از شیخ الاسلام علامہ ابن قیم ، ترجمہ مولانا ابوالعلاء محمد اسماعیل گودھروی -

۳۰ - کتاب اللمع فی التصوف : از ابونصر عبداللہ ، ترجمہ ڈاکٹر محمود حسن -

متفرق کتب

۳۱ - خاندان اور عائلی زندگی : از مولانا عبدالرحیم -

۳۲ - اردو میں قرآن اور حدیث کے محاورات : از غلام مصطفیٰ خان -

۳۳ - فکر و نظر کے پندرہ سال : از احمد خان -

کتب/کتابچے : شعبہ دعوت و ارشاد

۳۴ - عظمت قرآن کریم : از حافظ محمد یونس -

۳۵ - صلوات فاخرہ با حادیث متواترہ : از علامہ حامد بن علی عمادی حنفی ، ترجمہ ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی -

۳۶ - حرمت سود : از استاد محمد ابوزہرہ ، ترجمہ ساجدالرحمان صدیقی -

۳۷ - درآمد کیا جانے والا گوشت : از مولانا عبداللہ بن محمد بن حمید ، ترجمہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان -

۳۸ - کسب حلال : از عبدالرحیم اشرف بلوچ -

۳۹ - اصول دعوت دین : از عبدالکریم زیدان ، ترجمہ ساجدالرحمان صدیقی -

۴۰ - کار دعوت کی دشواریاں اور مسائل : از فتحی یکن ، ترجمہ ساجدالرحمان صدیقی -

۴۱ - امر بالمعروف و نہی عن المنکر : از شیخ محمد علی مسعود -

۴۲ - اسلام کی معاشی تعلیمات : مجموعہ مقالات -

تازہ مطبوعات

۴۳ - قصاص ودیت : از محمد میاں صدیقی -

۴۴ - زکواۃ عشرو خراج : از محمد میاں صدیقی -

۴۵ - شفعہ و بیوع : از ڈاکٹر محمد سعود و حافظ محمد یونس -

۴۶ - فقہ جعفری : از ڈاکٹر علی رضا نقوی -

۲۱ - ادارہ مصنفین پاکستان

۱ - شہر درد (مجموعہ کلام) : از ادا جعفری -

۲ - سورج بھی تماشائی (افسانے) : از انور -

۳ - ایک تھا چور (بچوں کی کہانی) : از انور عنایت اللہ -

۴ - جاگتے جزیرے (مجموعہ کلام) : از احسان احمد اشک -

۵ - چاند تارا (بچوں کے لیے نظمیں) : از غلام عباس -

۶ - تیسری منزل (ناول) : از ہاجرہ سرور -

۷ - چائے والا (ناول) : از اے حمید -

۸ - شہزادی کنول کلی (بچوں کی کہانی) : از عصمت جعفری -

۹ - قصص الاسلام (اسلامی کہانیاں) : از ابراہیم خان -

۱۰ - ہفت کشور (نظموں کا مجموعہ) : از جعفر طاہر -

۱۱ - اردو بنگالی مشترک الفاظ : از سید شبیر علی کاظمی -

۱۲ - تھکے ہارے (افسانے) : از خدیجہ مستور -

۱۳ - سائنس نامہ (مسلم سائنسدانوں کے منظوم سوانحی خاکے): از محشر بدایونی -

۱۴ - فصیل شب (ڈراما) : از مرزا ادیب -

۱۵ - گڑیا گھر (افسانے) : از ممتاز مفتی -

۱۶ - درخت کے بچے (بچوں کی کہانی) : از مسلم ضیائی -

۱۷ - سائنس کے دلچسپ تجربات : از نگہت سلطانہ -

۱۸ - پاکستان منزل بہ منزل : از سید شریف الدین پیر زادہ -

۱۹ - لکڑ ہارا اور چور (بچوں کی کہانی) : از رحمان مذنب -

۲۰ - آبلہ پا (ناول) : از رضیہ فصیح احمد ۔

۲۱ - سیر پاکستان : از رضیہ فصیح احمد ۔

۲۲ - پنجابی لوک کہانیاں : از شفیع عقیل ۔

۲۳ - اردو میں سوانح نگاری : از سید شاہ علی ۔

۲۴ - دانشوران اسلام : از عثمان علیم ۔

۲۵ - لال چادر (ناول) : از سید ولی اللہ ۔

۲۶ - صدا بصحرا (نظموں کا مجموعہ) : از یوسف ظفر ۔

۲۲ - نیشنل بک کونسل آف پاکستان
ایف ۸ ، مرکز - اسلام آباد

۱ - **علمی کتابیں (حصہ اول) :** ادارہ ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۵ء تک شائع ہونے والی علمی کتابوں کی فہرست -

۲ - **علمی کتابیں (حصہ دوم) :** ادارہ ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۵ء تک شائع ہونے والی علمی کتابوں کی فہرست -

۳ - **ناول :** ادارہ ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۲ء تک شائع ہونے والے اردو ناولوں کی فہرست -

۴ - **بلوچی براہوی مطبوعات مع تعارف :** از کامل القادری و عبدالرحمان براہوی ، بلوچی براہوی نثری و شعری مطبوعات کی فہرست -

۵ - **افسانوی ادب :** مرتبہ ریاض احمد شاد ، نظر ثانی ، ستار طاہر ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۳ء تک افسانے ، داستانیں ، لوک کہانیاں ، ڈرامے ، طنز و مزاح ، انشائیے ، مضامین ، سفر نامے ، رپورتاژ ، شخصی خاکے ، مکاتیب ، جنگی ادب اور شکاریات پر شائع ہونے والی اردو کتابوں کی جامع فہرست -

۶ - **سیرت رسول ؐ :** مرتبہ شیخ مبارک محمود پانی پتی ، نظر ثانی ، پروفیسر محمد اسلم ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۲ء تک شائع ہونے والی کتب سیرت کی جامع فہرست -

۷ - **تفسیر و حدیث :** مرتبہ عبدالستار چودھری ، نظر ثانی ، شیخ الحدیث مولانا محمد موسیٰ ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۳ء تک شائع ہونے والی تفسیر و حدیث کی کتابوں کی جامع فہرست -

۸ - **ڈائریکٹری ناشرین و تاجران کتب پنجاب :** ادارہ ، پنجاب بھر کے ناشران و تاجران کتب پر مشتمل -

۹ - **ڈائریکٹری ، ناشران و تاجران کتب لاہور :** ادارہ ، لاہور میں موجود ناشران و تاجران کتب کے کوائف -

۱۰ - **پاکستان کے ادبی انعامات :** ادارہ ، ان تمام ادبی انعامات و اعزازات کی تفصیل جو مصنفین ، ناشرین اور مصوروں کو دیے جاتے ہیں -

۱۱ - **پاکستان میں عادات مطالعہ (ایک سروے) :** مرتبہ پاکستان لائبریری ایسوسیئشن کراچی ، پاکستان میں مختلف طبقوں کی عادات مطالعہ کا جامع سروے -

۱۲ - **شاعری کی کتابیں :** مرتبہ اسرار زیدی ، نظر ثانی ، خواجہ محمد زکریا و ڈاکٹر سلیم اختر ، پاکستان میں اردو زبان میں شائع ہونے والی شاعری کی کتابوں کی جامع فہرست -

۱۳ - **بچوں کی کتابیں :** ادارہ ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۲ء تک شائع ہونے والی بچوں کی کتابوں کی فہرست -

۱۴ - **اسلامیات (حصہ اول و دوم) :** مرتبہ عاصم صحرائی ، نظر ثانی پروفیسر محمد ایوب قادری ، پاکستان میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۳ء تک شائع ہونے والی کتب اسلامیات کی جامع فہرست -

۱۵ - **پنجابی کتابیں :** مرتبہ سبط الحسن ضیغم ، ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۲ء تک پاکستان میں شائع ہونے والی کتب پنجابی کی فہرست -

۱۶ - **تنقید و تاریخ ادب :** مرتبہ ڈاکٹر سلیم اختر ، ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۲ء تک پاکستان میں شائع ہونے والی کتب تنقید کی فہرست -

۱۷ - **پاکستان میں بچوں کی کتابیں :** ادارہ ، پاکستان میں چھپنے والی بچوں کی کتابوں کی جامع فہرست جس میں اردو ، پنجابی ، سندھی اور پشتو زبان کی کتابوں کے کوائف دیے گئے ہیں -

۱۸ - پنجابی مصنفین کی ڈائریکٹری : مرتبہ ریاض احمد شاد ، پاکستان بھر کے پنجابی مصنفین کے جملہ کوائف پر مشتمل -

۱۹ - ہنر اور پیشوں کی کتابیں : مرتبہ وسیم بخاری نظر ثانی عاصم صحرائی ، پاکستان میں ۱۹۷۳ء تک شائع ہونے والی ہنر اور پیشوں کے موضوع پر کتابوں کی فہرست -

۲۰ - زراعت ، مرغبانی ، مویشیات : مرتبہ عبدالستار چودھری ، پاکستان میں زراعت ، مرغبانی اور مویشیات پر اردو زبان میں شائع ہونے والی کتابوں کی جامع فہرست -

۲۱ - سائنس انجینرنگ ٹیکنالوجی : مرتبہ وسیم بخاری ، نظر ثانی عاصم صحرائی ، پاکستان میں سائنس انجینئرنگ اور ٹیکنالوجی کے موضوعات پر شائع ہونے والی اردو کتابوں کی جامع فہرست -

۲۲ - تاریخ : مرتبہ شیخ مبارک محمود پانی پتی ، تاریخ کے موضوع پر پاکستان میں شائع ہونے والی اردو کتابوں کی جامع فہرست -

۲۳ - ہمدرد فاؤنڈیشن پاکستان

ہمدرد مرکز ، ناظم آباد ، کراچی

دینی کتب

۱ - قرآن روشنی ہے (۴۲ کتابچے) : از حکیم محمد سعید -

۲ - نورستان : از حکیم محمد سعید -

۳ - تذکار محمد : از حکیم محمد سعید -

۴ - اخلاقیات نبوی : از حکیم محمد سعید -

۵ - ہشت بہشت : از سید یوسف بخاری -

۶ - خودی : مرتبہ حکیم محمد سعید -

۷ - مرسل آخر (طویل نعتیہ نظم) : از قمر ہاشمی -

علمی ، ادبی اور ثقافتی کتب

۸ - مقالات شام ہمدرد ۶۶-۱۹۶۵ء : مرتبہ حکیم محمد سعید -

۹ - مقالات شام ہمدرد ۱۹۷۲ء (احترام) : مرتبہ حکیم محمد سعید -

۱۰ - ایک مسافر چار ملک : از حکیم محمد سعید -

۱۱ - کور یا کہانی : از حکیم محمد سعید -

۱۲ - سوئزر لینڈ میں میرے چند شب و روز : از حکیم محمد سعید -

۱۳ - ماہ و روز—روزنامچہ سفر روس : از حکیم محمد سعید -

۱۴ - شب و روز مع تاثرات سفر دمشق ، حلب اور جدہ : از حکیم محمد سعید -

۱۵ - مخطوطات کتب خانۂ ہمدرد (جلد اول) : از فضل اللہ فاروق -

۱۶ - توضیحی فہرست کتب خانۂ ہمدرد ، ''اشاعت ہائے خاص اردو رسائل'' : از حکیم نعیم الدین زبیری -

۱۷ - شعلۂ سنگ (افسانے) : از کوثر چاند پوری -

۱۸ - مقالات ابن الہیثم : حکیم محمد سعید -

۱۹ - مسدس بے حالی : از سید ضمیر جعفری -

۲۰ - اطبائے عہد مغلیہ : از کوثر چاند پوری -

۲۱ - انیسویں صدی میں وسط ایشیا کی سیاحت : از آغا محمد اشرف -

۲۲ - گماں — رستم زماں : از خواجہ محمد شفیع -

۲۳ - علامہ اقبال میوزیم ، جاوید منزل : از تصویر حمیدی -

۲۴ - تاثرات ملا واحدی : از حکیم محمد سعید -

۲۵ - البیرونی ، کہانی اور کارنامے : از خاطر غزنوی -

۲۶ - اسکول کے کتب خانے : از غنی الاکرام سبزواری -

طب ، صحت اور سائنس

۲۷ - تعلیم صحت : از حکیم محمد سعید -

۲۸ - ذیابیطس نامہ : از حکیم محمد سعید -

۲۹ - تجربات طبیب : از حکیم محمد سعید -

۳۰ - قلب اور صحت : از حکیم محمد سعید -

۳۱ - صحت اور درس‌گاہ : از حکیم محمد سعید -

۳۲ - مبادی صحیات : از ڈاکٹر محمد عثمان خان -

۳۳ - ہمدرد مطب :

۳۴ - قرابادین ہمدرد :

۳۵ - فردوس الحکمت : از علی ابن ربن الطبری ، ترجمہ رشید اشرف ندوی -

۳۶ - مرضیات : از حکیم نعیم الدین زبیری -

۳۷ - نباتی مفردات — جدید تحقیقات : از حکیم نعیم الدین زبیری -
۳۸ - دیہاتی معالج (حصہ اول) :
۳۹ - دیہاتی معالج (حصہ دوم) :
۴۰ - داستان سرطان :
۴۱ - کتاب الابدان : مؤلفین حکیم محمد سعید ، حکیم قسیم الدین صدیقی ، حکیم نعیم الدین زبیری -
۴۲ - موسم : مرتبہ ایس گوپی ناتھن -
۴۳ - خلا کا چیلنج : مرتبہ ایس گوپی ناتھن -
۴۴ - آلودگی کے خلاف جد و جہد : مرتبہ ایس گوپی ناتھن -
۴۵ - انسان اور امن : مرتبہ ایس گوپی ناتھن -

بچوں کی کتابیں

۴۶ - جاگو جگاؤ : از حکیم محمد سعید -
۴۷ - عجائبات جسم انسانی : از انٹنی راویلی ، ترجمہ حکیم محمد سعید -
۴۸ - جوہر قابل : از مسعود احمد برکاتی -
۴۹ - چالاک خرگوش کے کارنامے : از معراج -
۵۰ - قصہ اژدھا پکڑنے کا : از محمود علی اسد و دیگر -
۵۱ - صحت کی الف بے : از مسعود احمد برکاتی -
۵۲ - ننھا سیاح : از محمد زکریا مائل -
۵۳ - غذائیں دوائیں :
۵۴ - سنہرے اصول : از حکیم محمد سعید -
۵۵ - ایک وحشی لڑکے کی آپ بیتی : از علی اسد :
۵۶ - کھلونا نگر : از غازی کمال رشدی -
۵۷ - ننھا سراغ رساں : از مسعود احمد برکاتی و دیگر -
۵۸ - پر اسرار غار : از مرزا ادیب و دیگر -

۵۹ - انسانی جسم میں کیا کیا ہے : از مسعود احمد برکاتی -

۶۰ - قاعدہ صحت : از حکیم محمد سعید -

۶۱ - چند مشہور طبیب اور سائنس دان : از حکیم محمد سعید و دیگر -

۶۲ - ابو علی کا جوتا (کہانیاں) : از عبد الحمید نظامی و دیگر -

۴۲ - ریسرچ سوسائٹی آف پاکستان

۱ - قائد اعظم : نواب زادہ محمود علی خان -

۲ - گفتار اقبال : محمد رفیق افضل -

۳ - پاکستان پس منظر اور پیش منظر : میاں عبدالرشید -

۴ - پاکستانی ادب : ڈاکٹر عبد الشکور احسن -

۵ - پاکستان میں فارسی ادب : ڈاکٹر ظہور الدین احمد -

۶ - ابو الفضل : ڈاکٹر ظہور الدین احمد -

۷ - تاریخ حسن ابدال : منظور الحق صدیقی -

۸ - پنجاب کی عورت : ارشاد احمد پنجابی -

۹ - لسٹ آف سہر کلیکشن :

۱۰ - بر صغیر میں موسیقی کے فارسی مآخذ : رشید ملک -

۱۱ - زندگی نامہ : عبد الشکور احسن -

۱۲ - کاروانِ شوق : حکیم آفتاب احمد قرشی -

---

۲۵ - علما اکیڈمی

حضوری باغ - نزد بادشاہی مسجد ، لاہور

اسلامی قانون

۱ - کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ (پانچ جلدیں) : از علامہ عبد الرحمان الجزیری - اردو ترجمہ منظور احسن عباسی -

۲ - مجلتہ الاحکام العدلیہ : اردو ترجمہ -

۳ - فقہی اختلافات کی اصلیت : اردو ترجمہ -

تصوف

۴ - فوائد الفواد ، ملفوظات خواجہ ناظم الدین اولیا : از امیر حسن علاء سنجری اردو ترجمہ پروفیسر محمد سرور -

۵ - تلاش حق : از امام غزالی ، اردو ترجمہ ڈاکٹر خالد حسن قادری -

۶ - تذکرہ حضرت سخی سرور : از پروفیسر حامد خان حامد -

۷ - تاریخ تصوف : از پروفیسر یوسف سلیم چشتی -

۸ - تذکرہ حضرت بہاؤ الدین زکریہ ملتانی : از مولانا نور احمد خان فریدی -

۹ - سوانح عمری حضرت علی بن عثمان ھجویری (المعروف بہ داتا گنج بخش) : از محمد دین فوق -

اسلامیات

۱۰ - دعوت اسلام : از پروفیسر ٹی ڈبلیو آرنلڈ ، اردو ترجمہ پروفیسر شیخ محمد عنایت اللہ -

۱۱ - اسلام و جاگیرداری و زمینداری : از مولانا مناظر احسن گیلانی -

۱۲ - مقالات علمی و دینی : از ڈاکٹر مولوی محمد شفیع -

۱۳ - الحاد مغرب اورہم : از ڈاکٹر غلام جیلانی برق -

۱۴ - ارشادات نبوی : مرتبہ شیخ شہید اللہ فریدی/محمد میاں صدیقی -

۱۵ - اسلام کی اخلاقی تعلیمات : از عبد الرحمان طاہر سورتی -

۱۶ - آداب شہریت : علما اکیڈمی -

۱۷ - فیصلہ ہفت مسئلہ : از حاجی امداد اللہ مہاجر مکی -

۲۶ - نیشنل بک فاؤنڈیشن

مکان نمبر ۱ گلی نمبر ۸۵ ، اتاترک ایونیو - جی - ۶/۴ - اسلام آباد

دارالمصنفین کی کتابیں

۱ - سیرت النبی ۶ حصے : از مولانا شبلی نعمانی/مولانا سید سلیمان ندوی -

۲ - تاریخ اسلام ۴ حصے : از شاہ معین الدین ندوی -

۳ - تاریخ دولت عثمانیہ : از مولانا مسعود علی ندوی -

۴ - اسوۂ صحابیات : از مولانا عبد السلام ندوی -

۵ - سیرۃ الصحابیات : از مولانا سید انصاری -

۶ - تاریخ اندلس : از مولانا سید ریاست علی ندوی -

۷ - تاریخ فقہ اسلامی : از مولانا عبدالسلام ندوی -

۸ - شعر العجم ۵ حصے : از مولانا شبلی نعمانی -

۹ - الغزالی : از مولانا شبلی نعمانی -

۱۰ - المامون : از مولانا شبلی نعمانی -

۱۱ - الفاروق : از مولانا شبلی نعمانی -

۱۲ - اسوہ صحابہ ۲ جلدیں : از مولانا عبدالسلام ندوی -

قائد اعظم پر کتابیں

۱۳ - ارشادات قائد اعظم : از گلزار احمد -

۱۴ - طلبا اور تعلیم : از ڈاکٹر نبی احمد بلوچ -

۱۵ - ہندی اردو تنازعہ : از ڈاکٹر فرمان فتحپوری -

۱۶ - قائد اعظم : از چراغ حسن حسرت -

۱۷ - قائد اعظم اور پاکستان : از ڈاکٹر عبد السلام خورشید -
۱۸ - سی پی میں کانگرس راج : از حکیم اسرار احمد کردی -
۱۹ - نظریہ پاکستان : از شریف المجاہد -
۲۰ - تاریخی فیصلہ : از ڈاکٹر وحید قریشی -
۲۱ - اشاریۂ قائد اعظم : از پروفیسر احمد سعید -
۲۲ - وہ رہبر ہمارا وہ قائد ہمارا : از ناصر زیدی و محمود الرحمان -
۲۳ - قائد اعظم اور مسلم اقتصادیات کا احیا : از محمود علی -
۲۴ - قائد اعظم کے آخری ایام : از کرنل الٰہی بخش -

امیر خسرو پر کتابیں

۲۵ - خسرو اور عہد خسرو : از عبد الرؤف عروج -
۲۶ - امیر خسرو دہلوی : از ممتاز حسین -
۲۷ - جذب کامل : از ڈاکٹر محمد عبداللطیف -
۲۸ - دو گونہ : از صوفی غلام مصطفیٰ تبسم -
۲۹ - امیر خسرو اور موسیقی :

متفرق

۳۰ - اللہ کی تلوار (خالد بن ولید) : از میجر جنرل اے آئی اکرم -
۳۱ - پنجاب کی لوک داستانیں : از شفیع عقیل -
۳۲ - کمپنی کی حکومت : از باری علیگ -
۳۳ - سرگزشت : از زیڈ اے بخاری -
۳۴ - مادام کیوری : ترجمہ بیگم ایچ آئی احمد -
۳۵ - جمہوریہ افلاطون : از ایم آر چوہان -
۳۶ - مضامین فلک پیما : از فلک پیما -
۳۷ - تلاش حق (انگریزی سے ترجمہ) : از فضل محمود -

۳۸ - نور اللغات ۴ جلدیں : از ایم این حسن ۔

۳۹ - اداریہ نویسی : از مسکین حجازی ۔

۴۰ - ارسطو سے ایلیٹ تک : از ڈاکٹر جمیل جالبی ۔

۴۱ - چمستان چین : از جمیل الزمان ۔

۴۲ - برٹرینڈرسل (زندگی اور افکار) : از قاضی جاوید ۔

۴۳ - ایشیا کی لوک کہانیاں ۲ حصے : ترجمہ کشور ناہید ۔

۴۴ - تحریک جد و جہد بطور موضوع سخن : از خواجہ منظور حسین ۔

۴۵ - اقبال اور بعض دوسرے شاعر : از خواجہ منظور حسین ۔

۴۶ - آسان اور سادہ غذا : از ارشاد محی الدین ۔

۴۷ - جمالیات قرآن حکیم کی روشنی میں : از این اے ناصر ۔

۴۸ - خاندان اور برادری کی نشو و نما : از ڈاکٹر مہر النسا ۔

۴۹ - فلسفہ کے بنیادی مسائل : از قیصر آئی اسلام ۔

۵۰ - اردو میں عربی الفاظ کا تلفظ : از قیوم ملک ۔

۵۱ - اردو سندھی کے لسانی روابط : از شریف الدین اصلاحی ۔

۵۲ - نئے تعلیمی تقاضے : از پروفیسر محمد عثمان ۔

۵۳ - حیات جاوداں : از لیفٹننٹ کرنل ذوالفقار ۔

۵۴ - اردو چینی بول چال : از جمیل الزمان ۔

۵۵ - ہمہ زندگی : از میاں عبد الرؤف ۔

۵۶ - صحرا میں آذان : از مہر نگار مسرور ۔

۵۷ - چند دلچسپ کہانیاں : از اشتیاق الحسن ۔

۵۸ - فلسطین ایک المیہ : از مزمل یاسین ۔

۵۹ - سرکار دوعالم : از مونس زبیری ۔

۶۰ - رحمت اللعلمین : از عبد الرحمان قدسی ۔

۶۱ - سید الانبیا ؐ : از اعظم خان ۔

۶۲ - ہمارے نبی ؐ : از بیگم ایچ آئی احمد -

۶۳ - اردو ٹائپ نویسی اور خط و کتابت : از ایس صدیق -

۶۴ - شہد کی دنیا : از ڈاکٹر غلام ربانی -

۶۵ - ایشیائی تہوار : از ڈاکٹر اے کے صدیقی -

۶۶ - نظریات و افکار اقبال : از شیخ محمد علی -

۶۷ - تدریس القرآن ۵ حصے : از علامہ فروغ احمد -

۶۸ - اردو ادب کے مغربی دریچے : از پروفیسر نظیر احمد صدیقی -

۶۹ - پاکستانی کلچر : از ڈاکٹر جمیل جالبی -

۷۰ - اسلام کا اقتصادی نظام - دنیا کے مسائل کا واحد حل : از مولانا محمد اسرائیل -

۷۱ - آئینہ ادب : از ڈاکٹر کے بی نسیم -

۷۲ - پاکستانی قومی پرچم اور ترانہ : از یونس کمال لودھی -

۷۳ - آپ کی غذا : از حکیم آفتاب احمد قرشی -

۷۴ - اردو زود نویسی : از محمد عطا اللہ خان -

۷۵ - ہم معنی الفاظ : از مہر نگار مسرور -

۷۶ - ایران میں اسلامی فتوحات : از میجر جنرل آغا ابراہیم اکرم -

۷۷ - مسلمان جہازران : از تابش صدیقی -

۷۸ - اردو شاعری پر ایک نظر : از پروفیسر کلیم الدین احمد -

۷۹ - اردو زبان اور فن داستان گوئی : از پروفیسر کلیم الدین احمد -

۸۰ - آئینہ ایام : از کرنل غلام سرور -

۸۱ - شرعتہ المتین : از قاری اسد الرحمان -

۸۲ - باغبانی اور آرائش خانہ : از شفیق احمد عزیز -

۸۳ - ادب لوک گیت اور کہانیاں : از شفیق احمد عزیز -

بچوں کی کتابیں

۱ - پارک : ادارہ -
۲ - پھول : ادارہ -
۳ - میرے پانچ حواس : ادارہ -
۴ - بیج اور بوند : ادارہ -

دیکھو اور سیکھو

۵ - مزے کی گنتی : ادارہ -
۶ - اچھے اخلاق : از سیف الملوک -
۷ - سب سے آگے : ادارہ -
۸ - کتنا چھوٹا کتنا بڑا : ادارہ -
۹ - نئی سائنس : ادارہ -
۱۰ - زمین کے خزانے : خسرو -

منظوم قصے

۱۱ - میں دوڑتا ہی دوڑتا : از ابن انشا -
۱۲ - قصہ دم کٹے چوہے کا : از ابن انشا -

کہانیاں (طبع زاد)

۱۳ - ایک تھی جھیل : از مہر نگار مسرور -
۱۴ - تین دوست : از عزیز جہاں -
۱۵ - دھرتی خالہ : از انعام درانی -
۱۶ - رستم اور تہمینہ : از عزیز جہاں -

چنگیا سیریز (طبع زاد کہانیاں)

۱۷ - چنگیا کے جوتے : از مہر نگار مسرور -

۱۸ - چنگیا وہ تین کون تھے : از مہر نگار مسرور -

۱۹ - چنگیا کا اڑن کھٹولا : از مہر نگار مسرور -

۲۰ - چنگیا اور نارنجی پھول : از مہر نگار مسرور -

۲۱ - چنگیا چلی اور مچھلی پکڑنے : از مہر نگار مسرور -

۲۲ - چنگیا نے دوپٹے رنگے : از مہر نگار مسرور -

۲۳ - چنگیا اور شاہی ہاتھی : از مہر نگار مسرور -

کٹو کے کھیل (طبع زاد)

۲۴ - کٹو گلہری کی کٹ کٹ : از مہر نگار مسرور -

۲۵ - کٹو گلہری کا پہلا سفر : از مہر نگار مسرور -

۲۶ - کٹو گلہری اور چٹ پٹ : از مہر نگار مسرور -

۲۷ - کٹو گلہری اور شریر ہانی : از مہر نگار مسرور -

سائنس سے تعارف

۲۸ - کیسی کیسی شکلیں : ادارہ -

۲۹ - اس سیارے کی ابتدا : خسرو -

۳۰ - سمندر میں : خسرو -

جانداروں کی دنیا

۳۱ - انوکھے پرندے : از مہر نگار مسرور -

۳۲ - افریقہ کے جانور اول : از مہر نگار مسرور -

۳۳ - افریقہ کے جانور دوم : از مہر نگار مسرور -

۳۴ - جنوبی امریکہ کے پرندے : از مہر نگار مسرور -

پودوں کی دنیا

۳۵ - پودے کی زندگی : از مہر نگار مسرور -

۳۶ - کھمبی کی کہانی : از ڈاکٹر عبدالرحیم ملک -

۳۷ - ریگستانی پودے : از ڈاکٹر عبدالرحیم ملک ۔

۳۸ - سمندری پودے : از ڈاکٹر عبدالرحیم ملک ۔

خزینۂ جغرافیہ

۳۹ - ہماری زمین : از سیف الملوک ۔

۴۰ - ایشیا : از پروفیسر شبیر علی کاظمی ۔

۴۱ - ایشیا کے مشہور شہر (اول) : از پروفیسر شبیر علی کاظمی ۔

۴۲ - ایشیا کے مشہور شہر (دوم) : از پروفیسر شبیر علی کاظمی ۔

ایشیا کی لوک کہانیاں

۴۳ - ایران ، ملائیشیا : از کشور ناہید ۔

۴۴ - سنگا پور ، تھائی لینڈ : از کشور ناہید ۔

شاعری

۴۵ - چنگاریاں : از اسماعیل میرٹھی ۔

۴۶ - دنیا اک تماشا : از نظیر اکبر آبادی ۔

کلاسیکی ادب

۴۷ - باغ و بہار : از میر امن دہلوی ۔

۴۸ - حکایات گلستان (اول) : از شیخ سعدی ۔

۴۹ - حکایات گلستان (دوم) : از شیخ سعدی ۔

۵۰ - ملا نصیر الدین : از محمود شام ۔

تاریخ

۵۱ - اس لہو سے : از اکرام قمر ۔

۵۲ - آزادی کے مجاہد (اول) : از محمود الرحمان ۔

۵۳ - آزادی کے مجاہد (دوم) : از محمود الرحمان ۔

سوانح حیات

۵۴ - محمد الرسول اللہ : از اکرام قمر -

۵۵ - ہمارے قائد اعظم : از سید مطلوب الحسن

تعمیر و ترقی

۵۶ - سڑک : از ڈاکٹر اسد اللہ قاضی -

۵۷ - پل : از اسد اللہ قاضی -

۵۸ - بند : از اسد اللہ قاضی -

۵۹ سرنگ : از اسد اللہ قاضی -

ناول

۶۰ - چچا چونچ : از مرزا ادیب -

۶۱ - کونپل : از محمود الرحمان -

۶۲ - سرسوں اور شاہدرہ : از مہر نگار مسرور -

سفر نامے

۶۳ - تین مسلمان سیاح : از تابش صدیقی -

۶۴ - دو چینی سیاح : از تابش صدیقی -

۶۵ - تلاش کے سفر : از تابش صدیقی -

جدید سائنس

۶۶ - خلا میں پرواز : از مہر نگار مسرور -

۶۷ - نیو کلیئر طاقت : از سلطانہ حمید ، اکرام قمر -

۶۸ - سائنس کا آغاز : از اکرام قمر -

تہذیب و تمدن

۶۹ - انسان کی کہانی (اول) : از عظیم قدوائی -

۷۰ - انسان کی کہانی (دوم) : از عظیم قدوائی -

معلومات

۱۷ - حروف و معنی (بچوں کی انسائیکلو پیڈیا) : از مہر نگار مسرور -

مذہبی/سوانحی کتابیں

۱ - عمر بن عبدالعزیز : از خورشید احمد انور -

۲ - فاروق اعظم : از خورشید احمد انور -

۳ - فدایان رسول : از خورشید احمد انور -

۴ - محمد بن قاسم : از خورشید احمد انور -

۵ - محمد عربی : از خورشید احمد انور -

۶ - ہمارے قائد اعظم : از خورشید احمد انور -

۷ - حیدر کرار : از خورشید احمد انور -

۸ - حضرت حسینؓ : از خورشید احمد انور -

۹ - خالد بن ولیدؓ : از خورشید احمد انور -

۱۰ - صدیق اکبر : از خورشید احمد انور -

۱۱ - عثمان غنی : از خورشید احمد انور -

۱۲ - صلاح الدین ایوبی : از خورشید احمد انور -

۲۷ - ادارہ ثقافت پاکستان

مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۱۱ ایف ۷/۲ ، اسلام آباد

۱ - مضامین موسیقی :

۲ - رہنمائے موسیقی :

۳ - معلم النغمات :

۴ - قوالی ، مختصر جائزہ :

۵ - نواہائے راز :

۶ - امیر خسرو کی خدمات (سندھی مسلم موسیقی کی ترقی کی روشنی میں) :

۷ - پاکستان میں موسیقی کا اثاثہ :

۸ - قومی تشخص اور ثقافت :

۹ - اقبال کا نظریہ ثقافت :

۱۰ - ثقافتی حوالے (دو جلدیں) :

۱۱ - سندھی ڈرامے کی صدی :

۱۲ - بخیل (فرانسیسی ڈرامے کا اردو ترجمہ) :

۱۳ - انکوائری افسر (روسی ڈرامے کا اردو ترجمہ) :

۱۴ - شاکر علی ، فن اور شخصیت :

۱۵ - سیمینار ، آرٹ اور کلچر :

۱۶ - کیٹلاگ بصری فنون کی قومی نمائش ۱۹۸۰ء :

۱۷ - کیٹلاگ بصری فنون کی قومی نمائش ۱۹۸۲ء :

۱۸ - مقالات :

۱۹ - پاکستانی ادیب (شماریاتی جائزہ) :

۲۰ - اسلامی قانون اور سماجی و اقتصادی پیش رفت :

۲۱ - گل جی ، فن اور شخصیت :

۲۲ - منصور راہی ، فن اور شخصیت :

۲۳ - بشیر مرزا ، فن اور شخصیت :

۲۴ - سندھ میں موسیقی :

۲۵ - جدید تھیٹر :

زیر طبع

۲۶ - عبدالرحمان چغتائی :

۲۷ - پاکستان ثقافتی تنظیموں کی ڈائریکٹری :

۲۸ - خطاطی کی تاریخ :

۲۹ - احمد پرویز فن اور شخصیت :

۳۰ - کلام شاہ لطیف :

۳۱ - مضامین ثقافت :

۲۸ - قومی ادارہ برائے تاریخی و ثقافتی تحقیق

مکان نمبر ٦ ، گلی نمبر ۳۱ ، ایف ۸/۱ (پوسٹ بکس نمبر ۱۲۳۰)
اسلام آباد

۱ - عجائب الاسفار (سفر نامہ ابن بطوطہ) : مترجم مولوی محمد حسین -

۲ - برصغیر پاک و ہند کی جنگ آزادی میں علمائے ہند کا سیاسی کردار : ایچ - بی خان -

۳ - مولانا عبیداللہ سندھی کی سرگذشت کابل : از مولانا عبداللہ لغاری ، مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان -

۴ - جمعیت العلمائے ہند (دو جلدیں) : پروین روزینہ -

۵ - وارث شاہ ، عہد اور شاعری : عذرا سلطانہ -

٦ - حیات قائد اعظم ، چند نئے پہلو : احمد سعید -

۷ - گفتار قائد اعظم : احمد سعید -

۸ - کتابیاتی اشاریہ پاکستان ۱۹۷۹ء : شفیع النسا -

۹ - قائد اعظم اور راولپنڈی : منظور الحسن صدیقی -

۱۰ - اسلام کی انقلابی علمی تحریک : عبیداللہ قدسی -

۱۱ - فاطمہ جناح ، حیات و خدمات : آغا حسین ہمدانی -

---

۲۹ - قائد اعظم اکیڈمی

۲۹۷ - ایم - اے جناح روڈ ، کراچی

۱ - قائد اعظم کے آخری ایام : ترجمہ از الٰہی بخش -

۲ - طلبا و تعلیم : از ڈاکٹر نبی بخش بلوچ -

۳ - قرار داد پاکستان : ترجمہ از خواجہ رضی حیدر -

۴ - ملت کا پاسباں : از پروفیسر کرم حیدری -

۵ - سندھ صوبائی لیگ کانفرنس : از کریم بخش خالد -

۶ - قائد اعظم مسلم پریس کی نظر میں : مرتبہ احمد سعید -

۷ - تحریک پاکستان : از پروفیسر غلام رسول سومرو -

۸ - تحریک پاکستان : از پروفیسر شریف المجاہد -

۹ - قائد اعظم حیات و خدمات : از پروفیسر شریف المجاہد -

۱۰ - قائد اعظم میری نظم میں : از زکریا ساجد -

۳۰ - ادارہ معارف اسلامی ، منصورہ : لاہور

۱ - افغانستان ماضی و حال کے آئینے میں : از نصر اللہ غلزئی ۔

۲ - اسلام میں رجم کی سزا : از ساجد الرحمان صدیقی ۔

۳ - ہمارے پیارے مولاناؒ : از سید نظر زیدی ۔

۴ - مہکتے پھول : از سید نظر زیدی ۔

۵ - اسلامی سیاست : از مولانا گوہر الرحمان ۔

۶ - تاریخ جماعت اسلامی : از سید اسعد گیلانی ۔

۷ - امت مسلمہ کے مسائل اور ان کا حل : از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی مرتبہ مولانا خلیل حامدی ۔

۳۰۔ انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹڈیز

مکان نمبر ۳۔ گلی نمبر ۵۶ ، شالیمار ۶/۴ اسلام آباد

۱ - قرآن کریم اور نباتیات و زراعت کی تدریس : جمیل ارشد -

۲ - اسلامی نظام تعلیم ، مشرح کتابیات تعلیم : سلیم منصور خالد -

۳ - عمرانی علوم کی تدریس کا نظریاتی پہلو : عظمت اللہ خان ، عبد القدیر سلیم -

۴ - پاکستان میں نظام تعلیم کی اسلامی تشکیل کی حکمت عملی : مسلم سجاد -

۵ - حیوانیات کی تدریس کا نظریاتی پہلو : پروفیسر مسلم سجاد -

۶ - ترکستان میں مسلم مزاحمت : آباد شاہ پوری -

۷ - تعلیمی پالیسی ۱۹۷۹ء دو سالہ عملدرآمد جائزہ اور تجاویز : ڈاکٹر حفیظ الرحمان صدیقی ، پروفیسر احمد انس -

۸ - کیمیا کی تدریس کا نظریاتی پہلو : ڈاکٹر عبد السمیع -

۹ - نظام امتحانات ، خرابیاں اور اصلاح کی تدابیر : پروفیسر نیاز عرفان -

۱۰ - بلوچستان کے تعلیمی ادارے اور نظم و ضبط : ڈاکٹر انعام الحق کوثر -

۱۱ - پاکستان میں جمہوری عمل کا احیا اور متناسب نمائندگی : پروفیسر خورشید احمد -

---

۳۲ - قومی هجری کونسل

۲۰ - مسجد روڈ ، ایف ۶/۴ ، اسلام آباد

۱ - اسلام کی علمی ، انقلابی تحریک : نبی بخش بلوچ ، بہ اشتراک تاریخی و ثقافتی تحقیق کا قومی ادارہ -

۲ - علی کا آئینہ گھر : محمد خالد اختر ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۳ - علی کا خواب نگر : محمد خالد اختر ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۴ - آؤ سنائیں تمہیں کہانی : مرزا ادیب ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۵ - پیام رسول : ذوالفقار احمد تابش ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۶ - کلیلہ و دمنہ : انتظار حسین ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۷ - انوکھے سیارے : اے حمید ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۸ - اسلوبی دنیا : ذوالفقار حمید ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۹ - میں پاکستانی ہوں : ثاقبہ رحیم الدین ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۱۰ - ہمارے قائد : منظور حسین عباسی ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۱۱ - گیت کھلونے : رئیس فروغ ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۱۲ - اتباع سنت کے مفہوم کے بارے میں چند خیالات : عبد المجید مکین ، بہ اشتراک یونیورسٹی گرانٹس کمیشن -

۳۴ ۔ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی

۳۰ ۔ نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی ، کراچی - ۵

۱ ۔ کھلا خط مہاتما گاندھی کے نام : پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی -

۲ ۔ آثار الصنادید : از سر سید احمد خان -

۳ ۔ اخبار رنگین : سعادت یار خان رنگین ، ترتیب و حواشی ، ڈاکٹر معین الحق -

۴ ۔ تذکرہ علمائے ہند : مولوی رحمان علی ، ترجمہ پروفیسر محمد ایوب قادری -

۵ ۔ مشاہیر اسلام : ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن -

۶ ۔ عہد قدیم و سلطنت دہلی : ڈاکٹر معین الحق -

۷ ۔ تذکرہ صوفیائے پنجاب : اعجاز الحق قدوسی -

۸ ۔ اسلامی عہد میں فن تعمیر : ڈاکٹر معین الحق -

۹ ۔ سرکشی ضلع بجنور : سر سید احمد خان ، مرتبہ ڈاکٹر معین الحق -

---

۳۴ - پشتو اکیڈمی ، جامعہ پشاور

۱ - اردو میں پشتو کا حصہ : از امتیاز علی عرشی -

۲ - دیوان عبدالرحمان بابا مع اردو ترجمہ : از امیر حمزہ شنواری -

۳ - انتخاب خیرالبیان و مخزن : از با یزید انصاری و اخون درویش -

۴ - پٹھان (اولف کیرو کی کتاب دی پٹھانز کا اردو ترجمہ) : از سید محبوب علی و مولانا عبدالقادر -

۵ - معز اللہ خان کا اردو کلام :

۶ - منتخاب خوشحال خان خٹک مع اردو ترجمہ : از سید انورالحق -

۷ - خوشحال خان خٹک کی مشہور نثری تصنیف و دستار نامہ کا اردو ترجمہ :

۸ - تواریخ حافظ رحمت خانی کا اردو ایڈیشن :

۹ - قاسم علی آفریدی کا اردو دیوان :

۱۰ - پشتو ضرب الا مثال کا دو جلدوں میں اردو ترجمہ :

---

۳۵ - ادارہ تعلیم و تحقیق

نیو کیمپس جامعہ پنجاب ، لاہور - ۲۰

۱ - تعلیمی فلسفہ (ٹیلر کی کتاب کا اردو ترجمہ) :

۲ - تعلیمی تحقیق :

۳ - تربیت اساتذہ کے مسائل :

۴ - تدریس معاشرتی علوم (پرائمری سطح) :

۵ - اعلیٰ اردو ٹائپ نویسی :

۶ - اصول تجارت :

۷ - تعلیم ، انتظامیہ کی حکمت عملی :

۸ - ابتدائی حساب نویسی :

۹ - راہنمائے اساتذہ (برائے جماعت اول و دوم) :

۱۰ - ذرائع آمدورفت :

۱۱ - تجارتی حساب :

---

۳۶ - بہادر یار جنگ اکادمی

سراج الدولہ روڈ ، بہادر آباد - کراچی - ۵

۱ - دکن کا آخری تاجدار : نواب میر عثمان علی خان کی حیات و شاعری پر پروفیسر رشید احمد صدیقی اور مشتاق احمد خان کے مضامین -

۲ - جواہر پارے : نواب بہادر یار جنگ کی تقریروں سے اقتباسات -

۳ - تاثرات دکن : از مولانا عبدالماجد دریا آبادی -

۴ - مکاتیب بہادر یار جنگ : نواب بہادر یار جنگ کے چھ سو چار خطوط -

۵ - حیات بہادر یار جنگ : مولفہ غلام محمد -

۶ - نواب بہادر یار جنگ مشاہیر کی نظر میں :

۷ - ارمغان دکن : علامہ اقبال کی خدمت میں حیدر آبادیوں کا خراج عقیدت -

۸ - منشور پاکستان : نواب بہادر یار جنگ کی ایک تقریر -

۹ - مملکت حیدر آباد (جلد اول) : ۲۳ ہزار کتابوں کی تفصیلی فہرست -

۱۰ - مکاتیب نواب بہادر یاد جنگ (جلد دوم) : مرتبہ محمد احمد خان/ مجید احمد فاروقی -

۱۱ - جامعہ عثمانیہ : ڈاکٹر رضی الدین صدیقی اور انجینئر محمد ابراہیم کے مقالات کا مجموعہ -

---

۳۷ - مرکز تحقیقات فارسی ، ایران و پاکستان

مکان نمبر ۱۱ ، مسجد روڈ ، ایف ۶/۲ - اسلام آباد

۱ - چهار بهار ، ملفوظات حضرت نوشه گنج بخش قادری : با ترجمه اردو ''خزائن الاسرار'' از سید شرافت نوشاهی به اهتمام سید عارف نوشاهی -

۲ - رساله الیسه : تصحیح و ترجمه محمد نذیر رانجها (فارسی اردو) -

۳ - دیوان حافظ : با ترجمه اردو از قاضی سجاد حسین -

۴ - دیوان حافظ : مع ترجمه و شرح از عباد الله اختر (فارسی اردو)-

۵ - مثنوی معنوی : مولانا رومی ، با ترجمه و حواشی اردو از قاضی سجاد حسین -

۶ - جامی : از علی اصغر حکمت ، ترجمه و تحشیه و تکمله ، عارف نوشاهی -

۷ - پیوند هائے فرهنگی ایران و پاکستان : مجموعه ۲۶ مقاله از دانش مندان پاکستان (انگریزی ، فارسی اردو) -

۸ - ایران اور مصر میں کتب سوزی (مسلمانوں پر عائد ایک تاریخی الزام کا تجزیه) : از استاد مرتضی مطهری شهید -

۹ - تذکره علمائے امامیه پاکستان : از سید حسین عارف نقوی -

۳۸ - ادارہ تعلیمی تحقیق

۸ - اے ، ذیلدار پارک ، اچھرہ - لاہور

۱ - اسلام کا نظریہ تعلیم : از پروفیسر خورشید احمد -
۲ - قرآن کا تصور تعلیم : از پروفیسر سید محمد سلیم -
۳ - مغربی فلسفہ تعلیم کا تنقیدی مطالعہ : از پروفیسر سید محمد سلیم -
۴ - اسلام کا نظریہ تعلیم : از پروفیسر سید محمد سلیم -
۵ - مغربی نظام تعلیم ، ملی نقطہ نظر سے : از پروفیسر سید محمد سلیم -
۶ - مسلمان اساتذہ اور مثالی طلبہ : از پروفیسر سید محمد سلیم -
۷ - رسول اکرم[ص] کا اسوہ تعلیمی : از پروفیسر سید محمد سلیم -
۸ - رسول اکرم[ص] بحیثیت معلم : از نعیم صدیقی -
۹ - تاریخ نظریہ پاکستان : از پروفیسر سید محمد سلیم -
۱۰ - نظام تعلیم کی اسلامی تشکیل جدید :
۱۱ - ہمارے تعلیمی مسائل :
۱۲ - قومی زبان :
۱۳ - تعلیمی سفارشات :
۱۴ - آغاز اسلام میں مسلمانوں کا نظام تعلیم :
۱۵ - مسلمان اور مغربی تعلیم (پاک و ہند میں) :
۱۶ - تنظیم اساتذہ پاکستان اور نظریہ پاکستان :
۱۷ - مسلمان اساتذہ کا مثالی کردار :
۱۸ - احیائے اسلام اور معلم :

زیر اشاعت

۱ ۔ حدیث التعلیم : تعلیم سے متعلق منتخب احادیث نبوی کا مجموعہ ۔

۲ ۔ معیار تعلیم کے انحطاط کے اسباب :

۳ ۔ مکتب کا نصاب تعلیم :

۴ ۔ مقالات تعلیم : نعیم صدیقی کے منتخب تعلیمی مقالات کا مجموعہ ۔

۵ ۔ خطبات کالج : شاہ ولی اللہ کالج منصورہ حیدر آباد میں دینی تعلیم سے متعلق پروفیسر محمد سلیم کے لیکچرز کا مجموعہ ۔

۶ ۔ طبقہ نسواں کا محسن اعظم :

۷ ۔ نصاب تعلیم مدرسۃ البنات منصورہ حیدر آباد : ایک مطالعہ ۔

۸ ۔ مشنری تعلیمی اداروں کی مخالفت کیوں :

۹ ۔ ابتدائی سطح پر نصابی خاکہ اور درسی کتب (اردو ، معاشرتی علوم ، اسلامیات کا جائزہ) :

۱۰ ۔ ابتدائی سطح پر تربیت اساتذہ کے نصابات کا جائزہ :

———

۳۹ ۔ وزارت مذہبی امور

سیرت

۱ ۔ مقالات سیرت ۱۹۷۸ء :

۲ ۔ مقالات سیرت (پانچویں قومی سیرت کانفرنس) ۱۹۸۱ء :

۳ ۔ مقالات سیرت (چھٹی قومی سیرت کانفرنس) ۱۹۸۲ء :

۴ ۔ مقالات سیرت حصہ اول (ساتویں قومی سیرت کانفرنس) :

۵ ۔ مقالات سیرت حصہ دوم (آٹھویں قومی سیرت کانفرنس) ۱۹۸۳ء :

۶ ۔ مقالات سیرت (نویں قومی سیرت کانفرنس) ۱۹۸۴ء :

۷ ۔ مقالات سیرت جلد اول (دسویں قومی سیرت کانفرنس) ۱۹۸۵ء
(زیر اشاعت) :

۸ ۔ مقالات سیرت جلد دوم (سیرت کانفرنس برائے خواتین) ۱۹۸۴ء
(زیر اشاعت) :

حج

۹ ۔ ہدایات برائے عازمین حج ۱۹۸۳ء :

۱۰ ۔ تعلیمات حج :

۱۱ ۔ زیارات مقامات مقدسہ :

۱۲ ۔ ہدایات برائے عازمین حج ۱۹۸۴ء :

۱۳ ۔ راہنمائے اساتذہ برائے تربیت عازمین حج :

متفرق

١٤ - تقاریر و تجاویز علما کنونشن منعقده ١٩٨٠ء:

١٥ - تقاریر و تجاویز مشائخ کانفرنس منعقده ١٩٨٠ء:

١٦ - تقاریر و تجاویز علما کنونشن منعقده ١٩٨٤ء:

ضمیمہ نمبر ۲

غیر مطبوعہ تراجم اور شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کا سلسلہ درسیہ (سائیکلو سٹائل شدہ)

صفحہ

۱ ـ شعبہ تصنیف و تالیف و ترجمہ : جامعہ کراچی کا سلسلہ درسیہ[1]

سیاسیات

۱ ـ سیاسی افکار عہد قدیم و وسطی میں : از ڈاکٹر منظور الدین احمد ـ

۲ ـ عمرانیات (ابتدائی خطبے) : از وحید الدین قادری ـ

۳ ـ سیاسی نظام اور قانون سازی : از نہال حسن رضوی ـ

۴ ـ نظمیات عامہ (Public Administration) : از شاہد علی رضوی ـ

فلسفہ

۱ ـ فلسفہ تصوریت ، بارکلے ، کانٹ اور نٹشے : از ڈاکٹر قاضی عبد القادر ـ

۲ ـ فلسفہ تصوریت ، ثیلنگ ، ھیگل ، بریڈلے : از ڈاکٹر قاضی عبد القادر ـ

۳ ـ منطقی ایجابیت اور وٹگنشٹائین : از ڈاکٹر قاضی عبد القادر ـ

۴ ـ فلسفہ وجودیت کے اخلاقی مسلمات : از ڈاکٹر قاضی عبد القادر ـ

۵ ـ فلسفہ وجودیت ، کریکارڈ ، ہائی ڈگر اور ساختح کے نفسیاتی مسلمات : از ڈاکٹر قاضی عبد القادر ـ

---

۱ ـ یہ فہرست ڈاکٹر سید عبد اللہ کی کتاب "پاکستان میں اردو کا مسئلہ" (صفحات ۲۷۳ تا ۲۷۸) سے لی گئی ہے ـ

۶ - فلسفہ وجودیت اور سیاسی مسلمات : از ڈاکٹر قاضی عبد القادر -

۷ - وجودیت کا فلسفہ اور لسان و ادب : از ڈاکٹر قاضی عبد القادر -

عمرانیات

۱ - اطلاقی عمرانیات ، تعارف : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۲ - سماجی مسائل : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۳ - آبادی کے مسائل : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۴ - پاکستانی معاشرے میں عورت کی حیثیت : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۵ - جہیز اور شادی بیاہ کے موقع پر غیر ضروری رشوت پر بیجا اخراجات : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۶ - ماں باپ اور اولاد کے درمیان باہمی تعلقات : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۷ - تعلیمی مسائل : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۸ - تعلیمی معیار کی پستی اور ناکامیاب طلبہ کی تعداد میں اضافہ : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۹ - جرائم : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۱۰ - کجروی اطفال : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۱۱ ذات پات کی تمیز : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۱۲ - صوبائیت : از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

۱۳ - فرقہ پرستی از ڈاکٹر صبیح الدین بقائی -

معاشیات

۱ - معاشیات کی تعریف اور وسعت : از قمر الحسن -

۲ - بہبودی معاشیات ، اصول : از قمر الحسن -

۳ - معاشی نظام کی قسمیں : از قمر الحسن -

۴ - قومی آمدنی اور اس کا تخمینہ : از قمر الحسن -

۵ - زر کی قدر ، چند طویل مدّتی نظریے : از قمر الحسن -

۶ - مرکزی بینکاری و زرعی پالیسی : از قمر الحسن -

تاریخ امریکہ (تاریخ عام)

۱ - دستور نیم وفاق : از ڈاکٹر رئیس احمد -

۲ - عہد نیم وفاق : از ڈاکٹر رئیس احمد -

۳ - انقلاب امریکہ : از ڈاکٹر رئیس احمد -

ترکان عثمانی (اسلامی تاریخ)

۱ - ترکان عثمانی کا آغاز اور سلیمان شاہ کا دور : از ڈاکٹر محمد صابر -

۲ - غازی اوطغرل کا دور : از ڈاکٹر محمد صابر -

۳ - عثمانی حکومت کا آغاز : از ڈاکٹر محمد صابر -

۴ - عثمانیوں کا مرکزی نظام : از ڈاکٹر محمد صابر -

۵ - عثمانیوں کا صوبائی نظام : از ڈاکٹر محمد صابر -

۶ - عثمانیوں کا فوجی نظام : از ڈاکٹر محمد صابر -

۷ - مراد اول کے کارنامے : از ڈاکٹر محمد صابر -

۸ - عثمانی تاریخ کی اہمیت و خصوصیت : از ڈاکٹر محمد صابر -

۹ - عثمانی تاریخ کا تعارف : از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۰ - سلطان سلیم یادوز کی فتوحات : از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۱ - دور مراد خان اول : از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۲ - جنگ انگورہ کے اسباب و نتائج : از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۳ - دور سلطان سلیم خان از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۴ - جنگ مرج تابق کے نتائج : از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۵ - امیر اور خان ابن عثمان غازی : از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۶ - دور سلطان سلیم خان ، جنگ چالدران : از ڈاکٹر محمد صابر -

۱۷ - مراد اول کے دور کی خصوصیات : از ڈاکٹر محمد صابر -

معاشی جغرافیہ (جغرافیہ)

۱ - پٹ سن ایک نباتی ریشہ : از سید النسا -

۲ - دنیا میں اون کی پیداوار : از سید النسا -

۳ - چقندر کی پیداوار ، تقسیم و تجارت : از سید النسا -

۴ - گندم کی عالمی تقسیم و تجارت : از سید النسا -

۵ - چاول کی پیداوار ، تقسیم و تجارت : از سید النسا -

۶ - گنے کی پیداوار ، تقسیم و تجارت : از سید النسا -

۷ - کپاس کی پیداوار ، تقسیم ، عالمی تجارت : از سید النسا -

۸ - قہوہ کی پیداوار اور تقسیم : از سید النسا -

شماریات

۱ - تعارف ، شماریات کا موضوع و مبحث : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲ - معطیات اکھٹا کرنا (Collection of Data) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۳ - جماعت بندی (Classification) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۴ - جدول بندی (Tabulation) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد زفیق ، فرحت حسین -

۵ - وسطی پیمانے (Measure of Location) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۶ - ترسیم و اشکال (Graphs of Diagrams) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۷ - انتشاری پیمانے (Measure of Dispersion) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۸ - ارتباط (Correlation) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۹ - ریاضیاتی توقع و معیار اثر (Mathematical Expectation and Moment) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۰ - منحنا کا جانا اور طریقہ تقلیل مربعات (Fitting of the curve and the method of Least Squares) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۱ - احتمال (Probability) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۲ - ثنائی اقتسام (Binominal Distribution) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۳ - ثنائی و پائسن اقتسام (Binominal and poison Distribution) از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۴ - نارمل اقتسام (Normal Distribution) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۵ - ادراج (Interpolation) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۶ - نمونہ بندی (Sampling) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۷ - نمونہ بندی کے مسائل (Sampling Problems) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۸ - طبقہ واری نمونہ بندی (Stratified Sampling) : از منیر احمد ، محمد حییف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۱۹ - نمونے کی جسامت کی تخمین (Estimation of size and sample) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۰ - سادہ جزافی نمونہ بندی (Simple Random Sampling) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۱ - نسبتوں اور فیصدی کے لیے نمونہ بندی (Sampling for Ratios and percentages) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۲ - معتمد حدود کی تخمین (Estimation of Confidence Intervals) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۳ - تنظیم تجربات (Design of Experiments) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۴ - وقتی سلسلہ (Time Series) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۵ - شماریات اوصاف (Attributes) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۶ - معنی خیزی کی جانچ (Test of Significance) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۷ - تجزیہ مغائرت (Analysis of Variance) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۸ - مردم شماری (Population Census) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۲۹ - زراعت شماری (Agricultural Census) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

۳۰ - زرعی شماریات (Agricultural Statistics) : از منیر احمد ، محمد حنیف ، محمد شفیق ، محمد رفیق ، فرحت حسین -

ریاضیات

۱ - ابتدائی نظریہ دستہ جات (Elementary Theory of Sets) : از ڈاکٹر سید محمد یحییٰ -

۲ - نظریہ گروہ : نیم گروہ ، گروہ (Grouptheory - Semigroup Groups) : از ڈاکٹر سید محمد یحییٰ -

۳ - زیر گروہ (Sub-groups) : از ڈاکٹر سید محمد یحییٰ -

۴ - زیر گروہ : گروہوں کی ہم و ضعیت (Subgronps : Homo-morphism of Groups) : از ڈاکٹر سید محمد یحییٰ -

۵ - ترتیبوں کے گروہ (Groups of Permutations) : از ڈاکٹر سید محمد یحییٰ -

۶ - تشاکل کے گروہ (Groups of Symmetry) : از ڈاکٹر سید محمد یحییٰ -

۷ - ایبلی گروہوں کا ابتدائی نظریہ (Elementary Theory of Abelian) : از ڈاکٹر سید محمد یحییٰ -

۸ - نظریہ مساوات (Theory of Equations) : از نعیم احمد -

۹ - ملتف اعداد (Complex Numbers) : از نعیم احمد -

۱۰ - مقطعات (Determinents) : از نعیم احمد -

۱۱ - دستہ جات (Sets) : از نعیم احمد -

۱۲ - الجبری سلسلوں کا تقارب (Convergence of Algebraic Series) : از اتقان حسین فاروق -

۱۳ - مثلثی سلسلوں کا جمع کرنا (Summation of Trigonomettric Series) : از اتقان حسین فاروق -

۱۴ - علم مثلث کروی (Syherical Trignometry) : از سید شفاعت علی -

حیوانیات

۱ - حیوانیات کا تعارف : از ڈاکٹر افضال حسین قادری -

۲ - حیوانیات کی تاریخ : از ڈاکٹر افضال حسین قادری -

۳ - تخزمایہ اور حیوانی عضوی نظام (Protoplasm and animal Organic System) : از ڈاکٹر افضال حسین قادری -

۴ - اونائیکو فورا (Onychophora) : از نعیم الحسن نقوی -

۵ - مولسکا : مثیلی نمونہ پائیلا گلوبوسا (Mollusca : Type Specimen Pilaglobosa) : از نعیم الحسن نقوی -

۶ - مولسکا : مثیلی نمونہ (Mollusca : Type Specimen) : از نعیم الحسن نقوی -

۷ ۔ مریا پوڈا (Myriapoda) : از نعیم الحسن نقوی ۔

۸ ۔ خشکی پر فقریوں کا نمود (Origin of Land Vertebrates) : از منظور احمد ۔

۹ ۔ کپاس کے ضرر رساں حشرات : از منظور احمد ۔

۱۰ ۔ فقریوں کے اخراجی نظام کا تقابلی جائزہ (Comparative Study of Excretory-System of Vertebrates) : از وقار احمد زبیری ۔

۱۱ ۔ حبلیوں کے قلب کا تقابلی مطالعہ (Comparative Study of the Heart of Chordates) : از حفیظ الدین صدیقی ۔

۱۲ ۔ حبلیوں میں دموی رعائی نظام : از حفیظ الدین صدیقی ۔

۱۳ ۔ حبلیوں کے دوران افترازی غدود اور ان سے پیدا ہونے والے ہارمون : (Endocrine Glands of Chordates and Hormones Secreted by them) : از شہزاد الحسن چشتی ۔

۱۴ ۔ حشرات کی معاشی اہمیت : از شہزاد الحسن چشتی ۔

علوم فطری (Natural Science)

۱ ۔ سائنسی فکر میں مسلمانوں کا حصہ : از ڈاکٹر رضی الدین صدیقی : ترجمہ عارف رضوی ۔

۲ ۔ کونیات (Cosmology) : از ش ۔ ضحی ۔

۳ ۔ زمین کی ساخت (Earth Structure) : از ش ۔ ضحی ۔

۴ ۔ کیمیائی کھادیں (Chemical Fertilizers) : از ڈاکٹر بیگم انصاری ۔

۵ ۔ نائیٹرک ترشہ کی صنعت (Nitric Acid Industry) : از ڈاکٹر بیگم انصاری ۔

۶ ۔ نوبل گیسوں کے مرکبات اور ان کی کیمیا (Compounds of Noble Gases and their Chemistry) : از عظمت علی خان ۔

خورد حیاتیات (Microbiology)

۱ ۔ تشخیصی مطبی سماعیات ، تعارف (Diagonostic Clinical Virology : Introduction) : از ڈاکٹر محمد خلیل چشتی ۔

ارضیات (Geology)

۱ ۔ زندہ فوراسینی فیرا (Living Foraminaifera) : از سید شبیر علی ۔

۲ ۔ چٹان ساز معاون (Rock Building Mineral) : از ڈاکٹر اقبال محسن ۔

---

۲ - اسلامی نظریاتی کونسل

وفاقی قوانین جن کے تراجم اسلامی نظریاتی کونسل کے شعبہ ترجمہ میں کیے گئے

۱ - ذات پات کی نااہلی کے خاتمے کا قانون ۱۸۵۰ء -

The Caste Disabilities Removal Act, 1850.

۲ - قانونی نمائندوں کی نالشات کا قانون ۱۸۵۵ء :

The Legal Representative Suit Act, 1855.

۳ - سودی قوانین کے خاتمے کا قانون ۱۸۵۵ء :

The Usury Laws Repeal Act, 1855.

۴ - بنگال کا قانون کرایہ داری ۱۸۵۹ء :

The Bengal Rent Act, 1859.

۵ - بنگال کا مالیہ زمین کی فروخت کا قانون ۱۸۵۹ء :

The Bengal Land Revenue Sales Act, 1859.

۶ - مذہبی عطیات کا قانون ۱۸۶۳ء :

The Religious Endowments Act, 1863.

۷ - مذہب تبدیل کرنے والے مقامی لوگوں کی شادیوں کی تنسیخ کا قانون ۱۸۶۶ء :

The Native Convertu' Marraige Dissolution Act, 1866.

۸ - پنجاب کا سفاکانہ بے حرمتی کا قانون ۱۸۶۷ء :

The Punjab Murderous Outrages Act, 1867.

۹ - خصوصی شادیوں کا قانون ۱۸۷۲ء :

The Special Marraige Act, 1872.

۱۰ - عیسائیوں کی شادی کا قانون ۱۸۷۲ء :

The Christian Marraige Act, 1872.

۱۱ - قانون بابت گورنمنٹ سیونگ بینک ۱۸۷۳ء :

The Government Savings Banks Act, 1873,

۱۲ - حلفوں کا قانون ۱۸۷۳ء :

The Oaths Act, 1873.

۱۳ - شادی شدہ عورتوں کی جائداد کا قانون ۱۸۷۴ء :

The Married Women's Property Act, 1874.

۱۴ - قانون دادرسی مختص ۱۸۷۷ء :

The Specific Relief Act, 1877.

۱۵ - قاضیوں کا قانون ۱۸۸۰ء :

The Kazis Act, 1880.

۱۶ - چرچ آف سکاٹ لینڈ کرک سیشن ایکٹ ۱۸۹۹ء :

The Church of Scotland Kirk Sessions Act, 1899.

۱۷ - گلینڈرز اینڈ فرسی ایکٹ ۱۸۹۹ء :

The Glanders and Fercy Act, 1899.

۱۸ - قانون حقیقت ملکیت زمین مغربی پنجاب ۱۹۰۰ء :

The West Punjab Alienation of Land Act, 1900.

۱۹ - قیدیوں کا قانون ۱۹۰۰ء :

The Prisoners Act, 1900.

۲۰ - غیر ملکی شادیوں کا قانون ۱۹۰۳ء :

The Foreign Marraige Act, 1903.

۲۱ - قانون دیوالہ (کراچی ڈویژن) ۱۹۰۸ء:
The Insolvency (Karachi Division) Act, 1908.

۲۲ - قانون آتش گیر مادہ ۱۹۰۸ء:
The Explosive Substances Act, 1908.

۲۳ - قانون بندرگاہان ۱۹۰۸ء:
The Ports Act, 1908.

۲۴ - قانون تسجیل ۱۹۰۸ء:
The Registration Act, 1908.

۲۵ قانون تازیانہ زنی ۱۹۰۹ء:
The Wipping Act, 1909.

۲۶ - آنند ازدواج کا قانون ۱۹۰۹ء:
The Anand Marriage Act, 1909.

۲۷ - قانون بیماری اسپاں ۱۹۱۰ء:
The Daurine Act, 1910.

۲۸ - قانون بجلی ۱۹۱۰ء:
The Electricity Act, 1910.

۲۹ - پیٹنٹس اینڈ ڈیزائینز ایکٹ ۱۹۱۱ء:
The Patents and Designs Act, 1911.

۳۰ - باغیانہ اجتماعات کی روک تھام کا قانون ۱۹۱۱ء:
The Prevention of Seditious Meetings Act, 1911.

۳۱ - کواپریٹو سوسائٹیز ایکٹ ۱۹۱۲ء:
The Coopratives Societies Act, 1912.

۳۲ - جنون ایکٹ ۱۹۱۲ء:
The Lunacy Act, 1912.

۳۳ - جنگلی پرندوں اور جانوروں کی حفاظت کا قانون ۱۹۱۲ء:
The Wild Birds and Animals Protection Act, 1912.

۳۴ - امینان سرکاری ایکٹ ۱۹۱۳ء :

The Official Trustees Act, 1913.

۳۵ - ایڈمنسٹریٹر جنرل ایکٹ ۱۹۱۳ء :

The Administrator General's Act, 1913.

۳۶ - سفید فاسفورس والی ماچسوں کی روک تھام کا قانون ۱۹۱۳ء :

The White Phosphorus Matchs Prohibition Act, 1913.

۳۷ - قانون جواز وقف مسلمان ۱۹۱۳ء :

The Mussalman Wakf Validating Act, 1913.

۳۸ - کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء :

The Companies Act, 1913.

۳۹ - تباہ کن کیڑوں اور وباؤں کا قانون ۱۹۱۴ء :

The Destructive Insects and Pests Act, 1914

۴۰ - قانون حق تصنیف ۱۹۱۴ء :

The Copyright Act, 1914.

۴۱ - صوبہ سرحد کی کانسٹیبلری کا قانون ۱۹۱۵ء :

The North West Frontier Constabulary Act, 1914.

۴۲ - قانون طبی سندات ۱۹۱۶ء :

The Medical Degrees Act, 1916.

۴۳ - اندرون ملک مشینی ذرائع سے چلنے والے جہازوں کا قانون ۱۹۱۷ء :

The Inland Mechanically Prepelled Vessels Act, 1917.

۴۴ - اتلاف ریکارڈ ایکٹ ۱۹۱۷ء :

The Destruction of Records Act, 1917.

۴۵ - سنیما ٹوگراف ایکٹ ۱۹۱۸ء:
The Cinemetograph Act, 1918.

۴۶ - سودی قرضوں کا قانون ۱۹۱۸ء:
The Usurious Loans Acts, 1918.

۴۷ - مقامی اداروں کے ملازمین کی پنشن و گریجوایٹی کا قانون ۱۹۱۹ء:
The Local Authorities Pensions and Gratuities Act, 1919.

۴۸ - قیدیوں کی شناخت کا ایکٹ ۱۹۲۰ء:
The Identification of Prisoners Act, 1920.

۴۹ - صوبائی قانون دیوالیہ ۱۹۲۰ء:
The Provincial Insolvency Act, 1920.

۵۰ - خیراتی اور مذہبی اوقاف ایکٹ ۱۹۲۰ء:
The Charitable and Religious Trusts Act, 1920.

۵۱ - پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی ایکٹ ۱۹۲۰ء:
The Pakistan Red Crescent Society Act, 1920.

۵۲ - احکام نان نفقہ کی تنفیذ کا ایکٹ ۱۹۲۱ء:
The Maintenance Orders Enforcement Act, 1921.

۵۳ - پولیس (میں بے مہری ابھارنے کا) قانون ۱۹۲۲ء:
The Police (Incitement to Disaffection) Act. 1922.

۵۴ - کانوں کا ایکٹ ۱۹۲۳ء:
The Mines Act, 1923.

۵۵ - چھاؤنیوں کا قانون بابت رہائشی مکانات ۱۹۲۳ء:
The Cantonments (Housing Accommodations) Act, 1923,

۵۶ - قانون بار برداری کپاس ۱۹۲۳ء:

The Cotton Cess Act, 1923.

۵۷ - مسلمان وقف ایکٹ ۱۹۲۳ء:

The Mussalman Waqf Act, 1923.

۵۸ - کفالتوں کا قانون ۱۹۲۳ء:

The Workmen's Compensation Act, 1923.

۵۹ - قانون راز ہائے سرکاری ۱۹۲۳ء:

The Official Secrets Act, 1923.

۶۰ - قانون مرکزی بورڈ آف ریونیو ۱۹۲۴ء:

The Central Board of Revenue Act, 1924.

۶۱ - اسٹام (مخصوص دستاویزات) ایکٹ ۱۹۲۴ء:

The Stamp (Specified Instruments) Act, 1924.

۶۲ - فوجیوں (کے مقدمات) کا قانون ۱۹۲۵ء:

The Soldiers (Litigation) Act, 1925.

۶۳ - روئی اوٹنے اور گٹھے بنانے کے کارخانوں کا قانون ۱۹۲۵ء:

The Cotton Ginning and Pressing Factories Act, 1925.

۶۴ - قانون وراثت ۱۹۲۵ء:

The Succession Act, 1925.

۶۵ - سرکاری تجارتی محصولات کا قانون ۱۹۲۶ء:

The Government Trading Taxation Act, 1926.

۶۶ - قانون صنعتی اتحادیہ ۱۹۲۶ء:

The Trade Unions Act, 1926.

۶۷ - خطرناک ادویات کا قانون ۱۹۳۰ء :

The Dangerous Drugs Act, 1930.

۶۸ - دہشت پسندوں کی سرگرمیوں کو دبانے کے لیے خصوصی عدالتوں کا ترمیمی قانون ۱۹۷۶ء :

The Suppression of Terrorist activities (Special Court Amendment) Act, 1976.

۶۹ - قانون بیمہ ۱۹۳۸ء :

The Insurance Act, 1938.

۳ - صیغہ ترجمہ ، وزارت عدل و انصاف

۱ - اسلامی جمہوریہ پاکستان کا دستور ۱۹۶۲ء :

The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1962.

۲ - قانون مجالس وکلاء پاکستان ۱۹۶۵ء :

The Pakistan Bar Councils Act, 1965.

۳ - مجموعہ تعزیرات پاکستان ۱۸۶۰ء :

The Pakistan Penal Code, 1860.

۴ - قانون سمندری کسٹم ۱۸۷۸ء -

The Sea Customs Act, 1878.

۵ - قانون میعاد ۱۹۰۸ء :

The Limitation Act, 1908.

۶ - قانون راز ہائے سرکاری ۱۹۲۳ء :

The Official Secrets Act, 1923.

۷ - ہنگامی قانون برائے مسلم عائلی قوانین ۱۹۶۱ء :

The Muslims Family Laws Ordinance, 1961.

۸ - قانون انتخابی ادارہ و قواعد ۱۹۶۸ء (۸ مارچ ۱۹۶۸ء تک ترمیم شدہ) (ایک جلد) :

The Electoral College Act, and Rules. 1964 (Amended upto 8th March, 1968) One Vol.

۹ - ہنگامی قانون عدالت ہائے مصالحتی ۱۹۶۱ء :

The Conciliation Courts Ordinance, 1961.

۱۰ ۔ انتخابی فہرستوں کا حکم ۱۹۶۹ء :
The Electoral Rolls Order, 1969.

۱۱ ۔ قانون انتخابی ادارہ ۱۹۶۴ء :
The Electoral College Act, 1964.

۱۲ ۔ انتخابی قواعد ۱۹۶۹ء :
The Electoral Rules, 1969.

۱۳ ۔ انتخابی ادارے کے قواعد ۱۹۶۴ء :
The Electoral College Rules, 1964.

۱۴ ۔ قانون برائے صدارتی انتخاب ۱۹۶۴ء :
The Presidential Election Act, 1964.

۱۵ ۔ قواعد برائے صدارتی انتخاب ۱۹۶۴ء :
The Presidential Election Rules, 1964.

۱۶ ۔ قومی و صوبائی اسمبلیوں کا (انتخابی) قانون ۱۹۶۴ء :
The National and Provincial Assemblies (Election) Act, 1964.

۱۷ ۔ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کا (انتخابی) قانون ۱۹۶۵ء :
The National and Provincial Assemblies (Election) Act, 1965.

۱۸ ۔ ہنگامی قانون برائے دفاع پاکستان ۱۹۶۵ء :
The Defence of Pakistan Ordinance, 1965.

۱۹ ۔ قواعد دفاع پاکستان ۱۹۶۵ء :
The Defence of Pakistan Rules, 1965.

۲۰ ۔ قانون حلف ۱۸۷۳ء :
The Oaths Act, 1873.

۲۱ ۔ قانونی ڈھانچے کی تشکیل کا حکم نامہ :
The Legal Framework Order, 1970.

۲۲ - قومی و صوبائی اسمبلیوں کا (انتخابی) قانون ۱۹۷۰ء (ایک جلد) :

The National and Provincial Assemblies (Election) Ordinance, 1970 (One Vol).

۲۳ - قومی و صوبائی اسمبلیوں کے (انتخابی) قواعد ۱۹۷۰ء (ایک جلد) :

The National and Provincial Assemblies (Election) Rules, 1970.

۲۴ - قانون کسٹم ۱۹۶۹ء :

The Customs Act, 1969

۲۵ - انتخابی حلقوں کی حد بندی کا حکم نامہ ۱۹۷۰ء :

The Delimitation of Constituencies Orders, 1970.

۲۶ - قانون شہادت ۱۹۶۹ء :

The Evidence Act, 1969.

۲۷ - قومی خدمات کا ہنگامی قانون ۱۹۷۰ء (ایک جلد) :

The National Service Ordinance, 1970 (One Vol.).

۲۸ - قومی خدمات کے قواعد ۱۹۷۰ء (ایک جلد) :

The National Service Rules, 1970 (One Vol.).

۲۹ - اسلامی جمہوریہ پاکستان کا عبوری دستور ۱۹۷۲ء :

The Interim Constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1972.

۳۰ - اشاعت قرآن پاک (انسداد اغلاط طباعت) کا قانون ۱۹۷۳ء :

The Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing Errors) Act, 1973.

۳۱ - قانون ثالثی ۱۹۴۰ء :

The Arbitration Act, 1940.

۳۲ ۔ قومی قانون رجسٹری ۱۹۷۳ء اور اس کے بنائے گئے قواعد :

The National Registration Act, 1973 and the Rules made there under.

۳۳ ۔ مجموعہ قوانین برائے نفاذ حدود :

Collection of the Laws Relating to Enforcement of Hdood.

۳۴ ۔ قانون زکواۃ و عشر ۱۹۸۰ء :

The Zakat and Ushr Ordinance, 1980.

۳۵ ۔ دفتر وفاقی محتسب کے قیام کا قانون :

The Establishment of the Office of Wafaqi Mohtasib (Ombudsman) Order, 1983

۳۶ ۔ قانون شہادت ۱۹۸۴ء :

۳۲ - قومی رجسٹریشن ایکٹ، ۱۹۷۳ء اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد؛

The National Registration Act, 1973 and the Rules made there under.

۳۳ - مجموعہ قوانین متعلقہ نفاذ حدود؛

Collection of the Laws Relating to Enforcement of Hudood.

۳۴ - زکوٰۃ و عشر آرڈیننس، ۱۹۸۰ء؛

The Zakat and Ushr Ordinance, 1980.

۳۵ - وفاقی محتسب کے دفتر کا قیام (محتسب) فرمان، ۱۹۸۳ء؛

The Establishment of the Office of Wafaqi Mohtasib (Ombudsman) Order, 1983.

مآخذ

ماخذ

۱ - پنجاہ سالہ تاریخ انجمن ترقی اردو : مرتبہ ہاشمی فرید آبادی -

۲ - فہرست مطبوعات : انجمن ترقی اردو پاکستان ۱۹۸۴ء -

۳ - دائرہ معارف اسلامیہ اردو ، سے متعلق چند ضروری کوائف -

۴ - تعارف نامہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جولائی ۱۹۶۹ء -

۵ - اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، اہل علم کی نظر میں ، دانش گاہ پنجاب ، لاہور ۱۹۷۰ء -

۶ - اردو دائرہ معارف اسلامیہ (تعارف) شائع کردہ ڈاکٹر سید عبداللہ ۱۹۷۲ء -

۷ - عظیم کتاب اردو دائرہ معارف اسلامیہ ، تعارف نامہ ۱۹۸۱ء -

۸ - اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ (کی تاریخ و کوائف) جولائی ۱۹۸۱ء -

۹ - اردو دائرہ معارف اسلامیہ کا تعارف نامہ (۱۹۸۴ء تک کے کوائف) -

۱۰ - مختصر اردو دائرہ معارف اسلامیہ : فہرست عنوانات ، دسمبر ۱۹۸۴ء -

۱۱ - نمونۂ اردو لغت ، اردو لغت جلد اول (الفِ مقصورہ) کا نمونہ اور ترقی اردو بورڈ ، کراچی ، کا تعارف -

۱۲ - مجلسِ ترقی ادب ، لاہور ، تعارف اور خدمات از سید امتیاز علی تاج -

۱۳ - فہرست مطبوعات ۱۹۸۳ء ، مجلس ترقی ادب -

۱۴ - فہرست مطبوعات ، جنوری ۱۹۸۵ء ، مجلس ترقی ادب -

۱۵ - روداد ۷۷-۱۹۷۶ء ، مرکزی اردو بورڈ ، لاہور -

۱۶ - مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور ، فہرست کتب نومبر ۱۹۷۷ء -

۱۷ - فہرست کتب اردو سائنس بورڈ ، جولائی ۱۹۸۴ء -

۱۸ - شعبۂ تصنیف ، تالیف ، ترجمہ : اغراض و مقاصد ، طریقہ کار ، کراچی یونیورسٹی -

۱۹ - شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ : اغراض و مقاصد اور کار گزاری -

۲۰ - شعبۂ تصنیف و تالیف و ترجمہ کراچی یونیورسٹی (تعارف و روداد) ۱۹۷۸ء -

۲۱ - برگِ گل ، جوہر نمبر (مجلہ وفاق گورنمنٹ اردو کالج کراچی) -

۲۲ - برگ گل ، اقبال نمبر -

۲۳ - پیش نامہ ، وفاق گورنمنٹ اردو کالج کراچی -

۲۴ - پیش نامہ ، وفاق گورنمنٹ اردو سائنس کالج کراچی -

۲۵ - کائنات ، جشنِ سیمیں نمبر (مجلہ وفاق گورنمنٹ اردو سائنس کالج) -

۲۶ - کائنات ، توانائی نمبر -

۲۷ - پاکستان سائنٹفک سوسائٹی ، تعارف -

۲۸ - جدید سائنس ، جشن سیمیں نمبر (پاکستان سائنٹفک سوسائٹی کا دو ماہی رسالہ) -

۲۹ - جدید سائنس ، اسلام آباد کانفرنس نمبر -

۳۰ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کا دستور اساسی -

۳۱ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کی روداد کارکردگی (از ۱۹۵۶-۱۹۷۳ء) -

۳۲ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی کی ۲۵ سالہ روداد کارکردگی از ۱۹۵۵-۱۹۸۰ء -

۳۳ - تعارف نامہ ، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور از ڈاکٹر سید عبداللہ -

۳۴ - مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور کی مطبوعات کی فہرست -

۳۵ - اردو اکیڈمی بہاول پور ، قلمی رپورٹ از مسعود حسن شہاب دہلوی -

۳۶ - فہرست مطبوعات اردو اکیڈمی بہاولپور مرتبہ مسعود حسن شہاب دہلوی -

۳۷ - ادارۂ تالیف و ترجمہ ، اغراض و مقاصد مرتبہ سید ضیا احمد رضوی -

۳۸ - تاریخ ادبیاتِ مسلمانانِ پاکستان و ہند -

۳۹ - کتابچہ ''قومی زبان کا نفاذ ، چند دشواریاں'' - از بریگیڈیر گلزار احمد -

۴۰ - راہنمائے طلبہ ، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی -

۴۱ - اکادمی ادبیاتِ پاکستان ، اغراض و مقاصد اور تعارف وغیرہ (یہ کتابچہ کل پاکستان اہل قلم کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۰ء کے موقع پر شائع کیا گیا) -

۴۲ - خطبہ استقبالیہ از محمد علی خان ، وزیر تعلیم حکومت پاکستان (یہ کتابچہ کل پاکستان اہل قلم کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۰ء کے کے موقع پر شائع کیا گیا) -

۴۳ - خطبۂ استقبالیہ از محمد علی خان وزیر تعلیم حکومت پاکستان (یہ کتابچہ تیسری اہلِ قلم کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۱ء کے موقع پر شائع کیا گیا) -

۴۴ - استقبالیہ کلمات از مسیح الدین احمد صدیقی ، ڈائریکٹر جنرل اکادمی ادبیاتِ پاکستان (یہ کتابچہ چوتھی کل پاکستان اہلِ قلم کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۳ء کے موقع پر شائع کیا گیا) -

۴۵ - مقتدرہ قومی زبان ، ایک تعارف -

۴۶ - سالانہ روداد ، مقتدرہ قومی زبان (یکم جولائی ۱۹۸۳ء - ۳۰ جون ۱۹۸۴ء) -

۴۷ - ششماہی رپورٹ ، مقتدرہ قومی زبان (یکم جولائی ۱۹۸۴ء - ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء) -

۴۸ - مطبوعات ، مقتدرہ قومی زبان ، اسلام آباد ، ۱۹۸۴ء -

۴۹ - اقبال اور انجمنِ حمایتِ اسلام -

۵۰ - مطبوعات انجمن -

۵۱ - تعارف ، ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ -

۵۲ - ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ ، فہرست مطبوعات ۷۹-۱۹۷۸ء -

۵۳ - اقبال اکادمی پاکستان ، کار گزاری اور منصوبے مرتبہ ڈاکٹر محمد معز الدین -

۵۴ - فہرست کتب ، اقبال اکادمی ، پاکستان -

۵۵ - فہرست مطبوعات ، جنوری ۱۹۸۴ء ، بزمِ اقبال ، کلب روڈ لاہور -

۵۶ - آل پاکستان مسلم ایجوکیشنل کانفرنس (تعارف) از میجر شمس الدین محمد -

۵۷ - آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کی تاریخی ڈائری ۱۸۸۶ء - ۱۹۶۷ء -

۵۸ - سہ ماہی ''العلم'' سلور جوبلی نمبر (مجلہ آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس) -

۵۹ - ''العلم'' اکتوبر تا دسمبر ۱۹۷۳ء -

۶۰ - ''علم و حکمت کا خزانہ'' مطبوعات آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس -

۶۱ - ماہنامہ '' فکر و نظر'' نفاذِ شریعت نمبر (مجلہ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی) -

۶۲ - ماہنامہ ''فکر و نظر'' یومِ تاسیس نمبر -

۶۳ - مطبوعات ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی -

۶۴ - ماہنامہ ''کتاب'' نیشنل بک کونسل نمبر ۱۹۷۹ء -

۶۵ - وزارتِ قانون اور اسلامی نظریاتی کونسل کے اردو تراجم ، مقتدرہ قومی زبان -

۶۶ - مطبوعات ہمدرد -

۶۷ - کتابچہ ''ادارۂ یادگارِ غالب'' -

۶۸ - کتابچہ ''غالب لائبریری'' -

۶۹ - جریدہ ''غالب لائبریری'' -

۷۰ - دیوانِ غالب بہ تحقیق و ترتیب از حامد علی خان -

۷۱ - صد سالہ تاریخ جامعہ پنجاب -

۷۲ - تعارف علماء اکیڈمی -

۷۳ - فہرست مطبوعات ، نیشنل بک فاؤنڈیشن -

۷۴ - ادارۂ ثقافتِ پاکستان (ٹائپ شدہ رپورٹ از ادارہ) -

۷۵ - قائداعظم اکادمی ، تعارف -

۷۶ - تعارف اور روداد کار ، ادارہ معارف اسلامی ، لاہور -

۷۷ - مطبوعات ، انسٹی چیوٹ آف پالیسی سٹڈیز -

۷۸ - پشتو اکیڈمی ، ایک علمی اور تحقیقی ادارہ از پروفیسر محمد نواز طاہر -

۷۹ - فہرست کتب ، پشتو اکیڈمی ، پشاور یونیورسٹی -

۸۰ - دستور ، بہادر یار جنگ اکادمی -

۸۱ - دو سالہ رپورٹ (یکم جولائی ۱۹۸۱ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۳ء) بہادر یار جنگ اکادمی -

۸۲ - فہرست مطبوعات ، بہادر یار جنگ اکادمی -

۸۳ - قلمی رپورٹ ، ادارۂ فروغِ سائنس ، از پروفیسر عبدالرؤف نوشہروی -

۸۴ - کتابخانہ ہای پاکستان تالیف محمد حسین تسبیحی (فارسی) -

۸۵ - پنجاب آرٹس کونسل ، کارکردگی رپورٹ سال ۱۹۸۱ء-۱۹۸۴ء مرتبہ اورنگ عالمگیر -

۸۶ - قومی طبی کونسل ، قلمی رپورٹ از محمد دین خان -

۸۷ - سہ ماہی ''آباد'' شمارہ ۵ -

۸۸ - ادارۂ تعلیمی تحقیق - تنظیم اساتذہ پاکستان - ایک تعارف -

۸۹ - مجلسِ زبان دفتری : رپورٹ مرتب کردۂ مجلس -

۹۰ - آزاد کشمیر میں نفاذِ اردو از پروفیسر ایوب صابر -

۹۱ - بلوچستان میں نفاذ اردو از ڈاکٹر انعام الحق کوثر -

۹۲ - مجلہ ''علم و آگہی'' ، نیشنل کالج کراچی ، خصوصی نمبر - برصغیر پاک و ہند کے علمی، ادبی اور تعلیمی ادارے ۷۳-۱۹۷۴ء

۹۳ - ''علم و آگہی'' خصوصی نمبر ۷۴-۱۹۷۵ء -

۹۴ - پاکستان میں اردو کا مسئلہ از ڈاکٹر سید عبد اللہ -

95. A Handbook on Research Activities of Learned Bodies, by National Institute of Historical and Cultural Research.

96. Quick Facts, University of Agriculture, Faisal Abad.

97. List of Publications, University of Agriculture, Faisalabad.

98. Institute of Islamic Culture, Memorandum of Association and Rules and Regulations.

99. Report on the Activities of the "Bazm-i-Iqbal.

100. Islamization in Pakistan, by Justice Tanzeel-ul-Rehman.

101. (Cabinet Division) Resolution. Rawalpindi, the 10th March, 1984.

102. Hamdard Foundation of Pakistan Twenty Five Years of Service.

103. Hamdard Foundation of Pakistan Report 1980-1982.

104. National Book Foundation Act, 1972.

105. National Institute of Historical and Cultural Research Islamabad, Bulletin 13.

106. Quaid-i-Azam Academy, Publications.

107. Historical Studies in Pakistan. by Dr. S. Muin-ul-Haq.

108. Pakistan History Society, Catalogue.

109. Catalogue 1980, Punjab University Publications.

110. Publications of Learned Bodies and Research Organizations in Pakistan, by National Book Centre of Pakistan.

111. Khush Hal Research Cell, Pushto Academy.

112. Abasin Arts Council, Rules.

113. Research Society of Pakistan, University of Punjab, Lahore, Constitution.

114. National Education Policy and Implementation Programme.

115. The Punjab Council of the Arts Act 1975.

۱۱٦ - خبرنامہ ''اکادمی'' اسلام آباد (i) اگست ۱۹۸۴ء (ii) جون ۱۹۸۵ء -

۱۱۷ - ماہنامہ ''اخبار اردو'' (i) اکتوبر ۱۹۸۴ء (ii) مارچ ۱۹۸۵ء (iii) مئی ۱۹۸۵ء -

صحت نامہ

پاکستان میں اردو کے ترقیاتی ادارے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۷	۱۶	رحجان	رجحان
۳۲	حواشی	بھنوان	بعنوان
۳۳	۲	ربٹی	ربطی
۳۳	۲۲	قائدہ	قاعدہ
۵۲	۱۳	زرعی یونیورسٹی فیصل آباد نے	زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اردو سیل نے
۶۱	۳	خبرنامہ ''اکادمی''	''خبرنامہ اکادمی''
۶۳	۱۱	اس کلیدی تختہ کے مطابق مقتدرہ کا تیار کردہ	مقتدرہ کے تیار کردہ کلیدی تختے کے مطابق
۷۵	۱۹	پھلواری	پھلواروی
۷۶	۱۳	پیکجز	پیکیجز
۸۱	حواشی	خبر نامہ ''اکادمی''	''خبر نامہ اکادمی''
۸۷	۱۸	مطلب	مقصد
۸۹	۲۳	عبدالوحید	عبدالواحد
۸۹	۲۶	ڈائریکٹر ہیں	ڈائریکٹر جنرل ہیں
۹۳	۳	چند ایک مطبوعات	چند مطبوعات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۳	۱	کونسل نے	کونسل کے
۱۰۳	۱	بھی شائع ہوتے ہیں ۔	کیے ہیں ۔
۱۰۳	۵	جودھپور	جوہور
۱۰۸	۱۵	۱۹۶۳ء	۱۹۶۴ء
۱۰۸	۱۶	ڈاکٹر عبدالحمید خان	ڈاکٹر عبدالحمید
۱۱۲	۹	بزم اقبال	بزم غالب
۱۱۳	حواشی	از حامد علی خان	حامد علی خان
۱۳۶	۱۱	برائے	براہ
۱۴۳	۲۲	فانع	قانع
۱۴۵	۱۷	پشتو ترجمہ	پشتو ترجمہ باشتراک اقبال اکیڈیمی
۱۵۱	۶	شخصی خانوں	شخصی کتب خالوں
۱۶۲	۱۰	پنجناب	پنجاب
۱۶۲	۱۲	گررنرز	گورنرز
۱۶۴	۶	اہتمام	انتظام
۱۷۶	۱۶	زیاد	زیادہ
۱۷۶	۲۳	کاروائی	کارروائی
۱۷۸	۴	ایتوار	اتوار
۱۸۳	۲۱	وقت	رفت
۱۹۰	۱	حج	صحیح
۲۰۵	۱۰	صدیقی	صدیقی (فارسی)
۲۰۵	۱۲	قریشی	قریشی (فارسی)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۰۶	۱۳ تا ۱۹	(ہر درج کتب فارسی ہیں انہیں حذف سمجھا جائے)	
۲۰۶	۱۴	تذکرہ امیر حسن	تذکرہ میر حسن (فارسی)
۲۰۸	۵	میارز	مبارز
۲۱۱	۲۱	ترکانہ	ترخان
۲۱۲	۳	عبدالماجد بھٹی	عبدالمجید بھٹی
۲۱۳	۷	(کتاب "مقالات اختر" انجمن ترقی اردو نے شائع کی ہے -	
۲۲۳	۱۹	راج)	راج راسا)
۲۲۵	۱۸	محمسانی	محمصانی
۲۳۱	۳	نذیر حسین	نظیر حسنین
۲۳۱	۸	قومی	قوموں
۲۳۶	۲۳	عام :	عامہ :
۲۴۲	۱۷	اصلاحات	اصطلاحات
۲۵۰	۱۰	قلمی	علمی
۲۵۴	۶	مصروف	مصرف
۲۵۷	۱۸، ۱۹	پاکستان	پاکستانی
۲۶۹	۶	روز	رود
۲۷۴	۱۱	مرتبہ	مرتبہ محمود نظامی/ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی
۲۸۰	۳	گلشن بے خار	گلشن بے خار (اردو ترجمہ)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٩٨	٩	کلیکشن	کلیکشن (الگریزی)
٢٩٩	١٠	سنجری	سجزی
٣٠١	١٩	لبی احمد بلوچ	نبی بخش بلوچ
٣٠٢	٣	ڈاکٹر وحید قریشی	عبدالوحید
٣٥٩	٣	Iqbal.	Iqbal".
٣٥٩	٢٥	KhushHal	Khushhal
٣٦٠	٦	خبر نامہ "اکادمی"	"خبر نامہ اکادمی"